علاج المواشی

گوہر کفت

حصۂ اوّل

اِنّھا بقرۃٌ صفراءُ فاقعٌ لونُھا تسرّ النّاظرین

گئو رکھشا

یعنی

گائے کی پرورش اور علاج کی کتاب

مع تصاویر و نقشہ جات

اس کتاب میں گائی کی پرورش اور حفاظت اور اُس کی بیماریوں کے علاج پر مفصّل بحث کی گئی ہے۔ اسکو پنجاب نیشنل ایجنسی نے انگریزی کتابوں سے جو اس فن میں مستند اور مفید خیال کی گئی ہیں ترجمہ اور انتخاب کرایا۔ اور

ایس۔ ایم۔ حمید

مینیجر کے اہتمام سے

حالی پریس پانی پت میں

چھپوا کر شائع کیا

فہرستِ مضامین

پہلا حصہ

(دیکھو ٹائٹل پیج کا صفحہ ۳)

پہلا حصہ

باب (الف)

گائے پالنے کے فائدے

اکثر لوگ گائے شوقیہ پالتے ہیں اور اکثر گھی اور دودھ وغیرہ کی ضرورت سے اور بعض سوداگری کی غرض سے۔ غرض کچھ ہی مقصد کیوں نہ ہو گائے کا پالنا بڑا فائدہ مند ہے۔

خالص دودھ - اپنے گھر میں گائے پالنے کا پہلا فائدہ خالص دودھ کا ملنا ہے۔ خالص دودھ صحت کے لئے ضروری ہے۔ اکثر اشخاص دودھ نہیں پیتے۔ مگر گھی۔ یا مکھن ضرور کھاتے ہیں۔ اگر دودھ خالص نہیں ہے تو مکھن اور گھی بھی جو اُسی دودھ سے بنائے گئے ہیں اچھے نہ ہونگے۔ جو لوگ اپنی صحت کی پروا نہیں کرتے اور نکما دودھ اور بگڑے ہوئے مکھن و گھی کے استعمال سے اپنے تئیں ہلاک کرنے میں خوش ہیں ان کو کم سے کم اپنے عزیزوں کی صحت کا جو اس طرح بیمار ہونا اور ہلاک ہونا نہیں چاہتے خیال رکھنا چاہیے۔ خالص دودھ کی ضرورت کو زیادہ زور کے ساتھ بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے ہر فرد بشر واقف ہے۔ لیکن گوالیوں اور ادنیٰ درجہ کی قوموں سے خالص دودھ کا ملنا ناممکن ہے۔

اگر آدمی صرف اتنا ہی جان لیں کہ اکثر گوالیوں سے خریدے گئے ہوئے دودھ میں کیا کچھ ملا ہوا ہوتا ہے تو یقین ہے کہ وہ آئندہ کبھی خراب دودھ نہ پییں گے۔ گوالے اس پانی کی خاصیت

تسے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ جسکو وہ دودھ میں ملایا کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب گوالیے اپنے گاہکوں کے پاس دودھ لے جارہے ہوں تو اپنے غلیظ کپڑوں کو بدبودار پانی کے نالابوں میں ڈبوکر دودھ میں نچوڑ ڈالتے ہیں اور اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ہاتھ بھی دودھ کے اندر ہی دھو ڈالتے ہیں بہت سے گوالیے دودھ میں کھریا اور پانی۔ یا مہین پسا ہوا میدا اور پانی۔ یا بتاشے اور پانی یا بہت سی ایسی ہی قسم کی چیزیں جنکو انہیں کا اعلیٰ دماغ تجویز کرسکتا ہے ملا دیتے ہیں۔ جو گوالیے چلتے پرزے ہیں وہ سوئٹزرلینڈ کے ٹین میں بند ہوئے دودھ کو پانی میں گھولکر اپنے دودھ کے اندر ملا دیتے ہیں۔ بعض بھینس کے دودھ میں پانی ملاکر اس کو گائے کے دودھ کی حالت میں لے آتے ہیں۔ پھر اس میں گائے کا دودھ ملا دیتے ہیں۔ چونکہ بھینس کا دودھ بہت گاڑھا ہوتا ہے اس لیے گائے جیسا پتلا دودھ بنانے کے لیے اس میں بہت سا پانی ملانا پڑتا ہے۔ کیلے کا پسا ہوا گودا مکھن میں ملانے کے لیے کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔

یہ ملاوٹیں دودھ پینے والے کی صحت کے لیے نہایت ہی مضر ہیں۔ ان خطرات سے ہوشیار رہنا نہایت ہی مشکل کام ہے۔

ارزانی۔ دوسرا فایدہ گھر میں گائے پالنے کا دودھ دہی کا سستا ملنا ہے۔ گائے کی روزمرہ کی خوراک اور رکھوالی کا خرچ اس کے دیے ہوئے دودھ کی تین چوتھائی قیمت سے نہیں بڑھ سکتا۔ اگر گائے دنمیں چھ سیر دودھ دیتی ہو اور دودھ کا نرخ ایک آنہ فی سیر ہو تو اس کی ایک دن کی خوراک و رکھوالی کا خرچ ساڑھے چار آنے سے زاید نہ ہوگا۔ جہاں چارہ اور دانہ گراں ہیں وہاں نسبتاً دودھ بھی گراں ہوتا ہے۔ مثلاً کلکتہ میں عمدہ دودھ کا نرخ روپیہ کا چھ سیر ہے۔ پس اگر ایک گائے کلکتہ میں چھ سیر دودھ دیتی ہو تو اسکی ایک دن کی خوراک پر چھ آنے سے آٹھ آنے تک خرچ کردینا کچھ زیادہ خرچ نہیں ہے۔ ایک بڑی گائے جسکو اچھی طرح سے چارہ دیا جائے اور جو دن میں نو سے بارہ سیر تک دودھ دیتی ہو کلکتہ میں بھی اس کی رکھوالی اور چارہ کا یومیہ خرچ آٹھ آنے سے زاید نہ ہوگا۔

کم دودھ دینے والی گائے کی نسبت زیادہ دودھ دینے والی گائے کا رکھنا فائدہ مند ہوتا ہے۔ایک خاصی بڑی گائے دس سے بارہ سیر یومیہ دودھ دیگی اور اس کی یومیہ خوراک و رکھوالی کا خرچ اس کے دودھ کی چوتھائی حد تہائی قیمت سے زاید نہ ہوگا۔ پینے کے خرچ سے زیادہ بچا ہوا دودھ فروخت ہو سکتا ہے۔یا اس سے گھر کے استعمال۔یا فروخت کرنے کے لئے گھی اور مکھن تیار ہو سکتا ہے۔دودھ۔مکھن اور گھی ایسی چیزیں ہیں جو ہر وقت بک سکتی ہیں۔انکے ضائع ہونے کا ذرا بھی اندیشہ نہیں۔

بچھڑے ۔دودھ دہی کے علاوہ بچھڑے کا حاصل ہونا بھی فائدہ میں داخل ہے اگر بچھڑا عمدہ نسل کا ہے تو آٹھ یا دس ماہ کی عمر میں دس روپیہ سے بارہ روپیہ تک بکیگا۔

اور فائدے ۔گائے کے گوبر سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔عام لوگ اس سے بڑا فائدہ اٹھاتے ہیں۔گوبر ہر روز جمع کرنا چاہیے اور ایندھن۔یا کھاد کیلیے رکھنا چاہیے۔اس کی کنڈیاں۔یا اُپلے پاتھ لینے چاہییں اور انکو سکھا کر ایندھن کے طور پر فروخت کر دینا چاہیے۔یا ایک گڑھا کھود کر ہر روز پیشاب اس میں ڈالدیا جائے۔گائے کے گوبر اور پیشاب سے عمدہ کھاد تیار ہوتی ہے۔ایک گائے سے جو کھاد تیار ہو وہ ہر مہینے آٹھ آنے سے ایک روپیہ تک فروخت ہو سکتی ہے۔گائے کے مرجانے پر اسکی ہڈیوں اور اس کے چمڑے اور سینگوں سے بھی روپیہ حاصل ہوتا ہے۔

اگر گائے محض نوکروں کی خبر گیری اور رحم پر چھوڑ دی جائے تو وہ جلد تکلیف دہ اور زیادہ خرچ کرانے والی ہو جائیگی۔کیونکہ اکثر بدمعاش نوکر اس کے خرچ سے کاٹ چھانٹ کرکے اپنا خرچ نکالیں گے۔

گائے پالنے میں تفریح اور دلچسپی ہے ۔ایک انگریز لکھتا ہے کہ "میں اپنے گھر میں گائے پالنے سے عمدہ دودھ اور مکھن بافراط حاصل کرتا ہوں اور گو ایسا ہو جو نکما دودھ اور مکھن خریدنا پڑتا تھا اس کی نسبت میرا دودھ اور مکھن کم قیمت میں پڑتا ہے"

ایک فوجی افسر کی عورت جو عرصہ دراز تک ہندوستان میں رہی ہے۔ لکھتی ہے کہ
"بیس سال کے عرصہ میں جو گائیں میں نے خریدیں یا فروخت کیں اور جو بچھڑے اُن سے پیدا
ہوئے ان سب کی کیفیت ہمیشہ قلمبند کرنے سے مجھکو یہ نتیجہ حاصل ہوا کہ گائے جسکی
اچھی طرح سے خبرگیری کی گئی ہو آمدنی کی صورت ہے۔ ایک خریدی ہوئی گائے (اگر
اس کی بخوبی خبرگیری اور نگہداشت کی گئی ہو) ایک عمدہ سرمایہ ہے اور بچھڑا جو اس
سے پیدا ہو تمہارے سرمایہ پر ایک اضافہ ہے۔ گائے جتنا دودھ دیتی ہے اُس کی قیمت
اسکی رکھوالی اور چارہ کے خرچ سے زیادہ ہوتی ہے۔ میں نے پہاڑی اور میدانی مقاموں
میں گائیں پالی ہیں اور بعض اوقات نہیں پالیں۔ میرا روزنامچہ بتاتا ہے کہ میں نے دودھ
اور مکھن خریدنے میں اُس وقت زیادہ خرچ کیا ہے۔ جبکہ گائیں میرے پاس نہ تھیں۔
گائیں رکھنے کی حالت میں اُن کی رکھوالی اور ان کے چارہ کا خرچ ان کے دیے ہوئے
دودھ اور مکھن اور گھی کی قیمت سے زیادہ نہ ہوتا تھا۔ اور مکھن افراط سے ہوتا تھا اور گھر
کے خرچ سے بچ رہتا تھا۔ گائے نہ پالنے کے زمانہ میں دودھ اور مکھن کفایت شعاری
سے خریدنا پڑتا تھا اور احتیاط سے خرچ کیا جاتا تھا۔ ایک بڑے کنبے کے لیے جس میں
بچوں کے لیے دودھ اور مکھن ہونا چاہیے۔ گائے کا پالنا نہایت ہی فائدہ مند کام ہے"
(ہندوستان کی گائیں)

باب (ب)

گائے بیل کی نسلیں

ہندوستان میں گائے بیل کی بہت سی مختلف قسمیں۔ یا نسلیں ہیں۔ دودھ
مکھن کے کارخانہ یا کھیت کیار کے کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے عمدہ اور
بہت دودھ دینے والی نسل کا انتخاب اشد ضروری ہے۔
بعض لوگ اس مثل کے مصداق ہوتے ہیں "اشرفیاں لٹیں کوئلوں پہ مُہر"

بجائے اسکے کہ معقول قیمت دیکر ایک اچھی نسل کی گائے خریدیں وہ ادنیٰ نسل کی اور نکما دودھ دینے والی گائے خرید لیتے ہیں۔ ایک ادنیٰ نسل کی گائے تھوڑی سی قیمت میں خریدی جاسکتی ہے۔ مگر وہ تھوڑا دودھ دیگی اور بعض دفعہ بالکل نہیں دے گی اور اس کی رکھوالی اور چارہ کا خرچ اس کے دودھ کی قیمت سے کہیں زیادہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اسکا بچھڑا بہت تھوڑے داموں کو فروخت ہوگا۔ حالانکہ یہ بھی ایک بڑا نقصان ہے۔ ادنیٰ درجہ کی تین چار گایوں کے پالنے کی نسبت صرف ایک گائے کا پالنا زیادہ مفید ہے جسکا دودھ ان تین چار گایوں کے دودھ کے برابر ہو۔ کیونکہ ان گایوں کی رکھوالی اور چارہ پر جو کچھ خرچ ہوگا وہ ایک یا دو گایوں کی رکھوالی اور چارہ کے خرچ سے کہیں زیادہ ہوگا۔ اسکے علاوہ کئی ادنیٰ درجہ کی گایوں کی خبرگیری میں وقت بہت ضایع ہوگا اور ایک گائے کی خبرگیری کافی طور سے ہوسکیگی۔ اور یہ اچھی طرح ظاہر ہے کہ جب تک اچھی طرح خبرگیری اور خدمت نہ کی جائے گائے زیادہ دودھ نہیں دے سکتی۔

ہانسی۔ یا حصار کے مویشی۔ ہانسی اور حصار صوبہ پنجاب میں مشہور مقامات ہیں۔ گائے بیل کی نسل جو ان مقامات میں پائی جاتی ہے وہ نہایت ہی اعلیٰ خیال کی جاتی ہے۔ اس نسل کے جانور اونچائی میں چھپن سے چونسٹھ انچ تک ہوتے ہیں۔ ان کے سر چوڑے اور کوہان اونچے ہوتے ہیں۔ گردنیں چھوٹی اور پیٹھیں چوڑی ہوتی ہیں۔ وہ اپنا سر سیدھا رکھتے ہیں اور لمبے خمدار سینگ رکھتے ہیں جو پیچھے کو جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُن کی دم پتلی اور لمبی ہوتی ہے انکا بدن لمبا اور سینہ چوڑا اور اندر کو گھسا ہوا ہوتا ہے۔ ان کی ٹانگیں موٹی اور کسیقدر چھوٹی ہوتی ہیں جو خوبصورتی کے ساتھ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتی ہیں اور ان سے بدن کو سہارا ملتا ہے۔ بیل بہت بڑے قد کے اور مضبوط ہوتے ہیں۔ وہ بہت بوجھ اُٹھاتے ہیں اور بھاری ہل کھینچتے ہیں۔ مگر اور نسلوں کے بیلوں کی طرح تیز رفتار نہیں ہوتے۔ وہ عموماً خوب سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ مگر بعض دفعہ سرخ۔ سیاہ

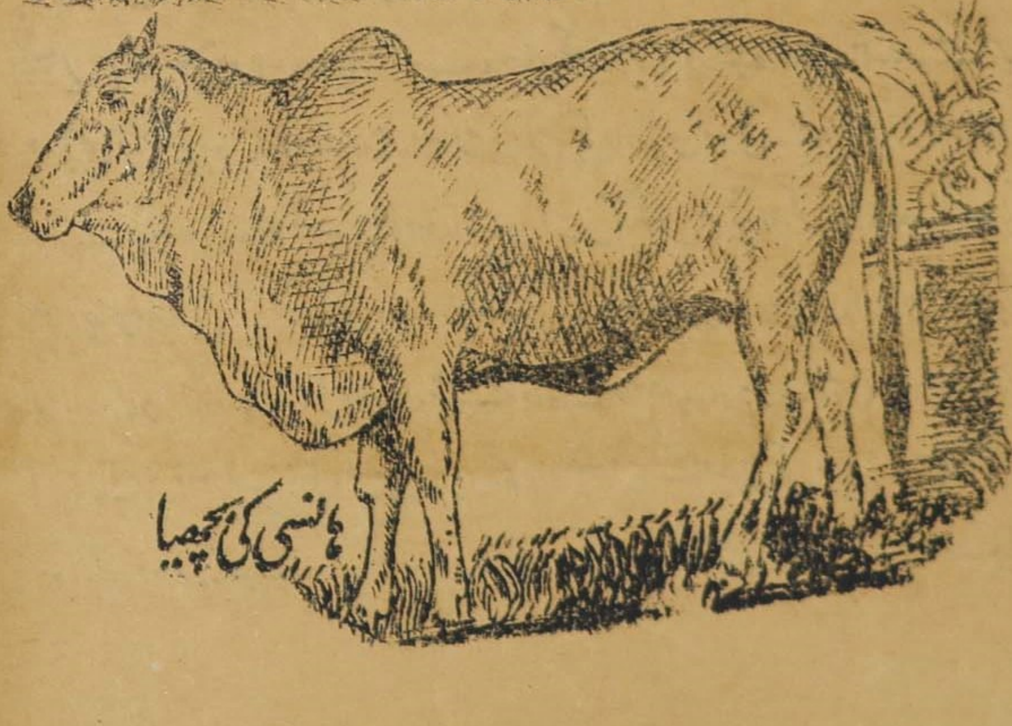
اور بھورے۔ یا چتکبرے رنگ کے بھی دیکھے جاتے ہیں۔ یہ مویشی نہایت ہی خوبصورت ہوتے ہیں۔

ہانسی حصار میں یہ گائیں دس (۱۰) سے سولہ (۱۶) سیر تک دودھ ایک دن میں دیتی ہیں۔ مگر حصار کی عمدہ چراہ گاہوں سے دور ہو جانے پر انکا دودھ کسی قدر گھٹ جاتا ہے۔ دودھ نہایت ہی عمدہ قسم کا ہوتا ہے اور عموماً ظائی جیسے سفید رنگ کا ہوا کرتا ہے۔

ہانسی حصار میں ایک گائے کی قیمت (۴۰ روپیہ) سے (۱۰۰ روپیہ) تک ہوتی ہے اور بیل کی قیمت فی راس (۴۰ روپیہ) سے (۱۵۰ روپیہ) تک ہوتی ہے مگر کلکتہ میں یہ مویشی مذکورۂ بالا قیمت سے دوگنی قیمت پاتے ہیں۔

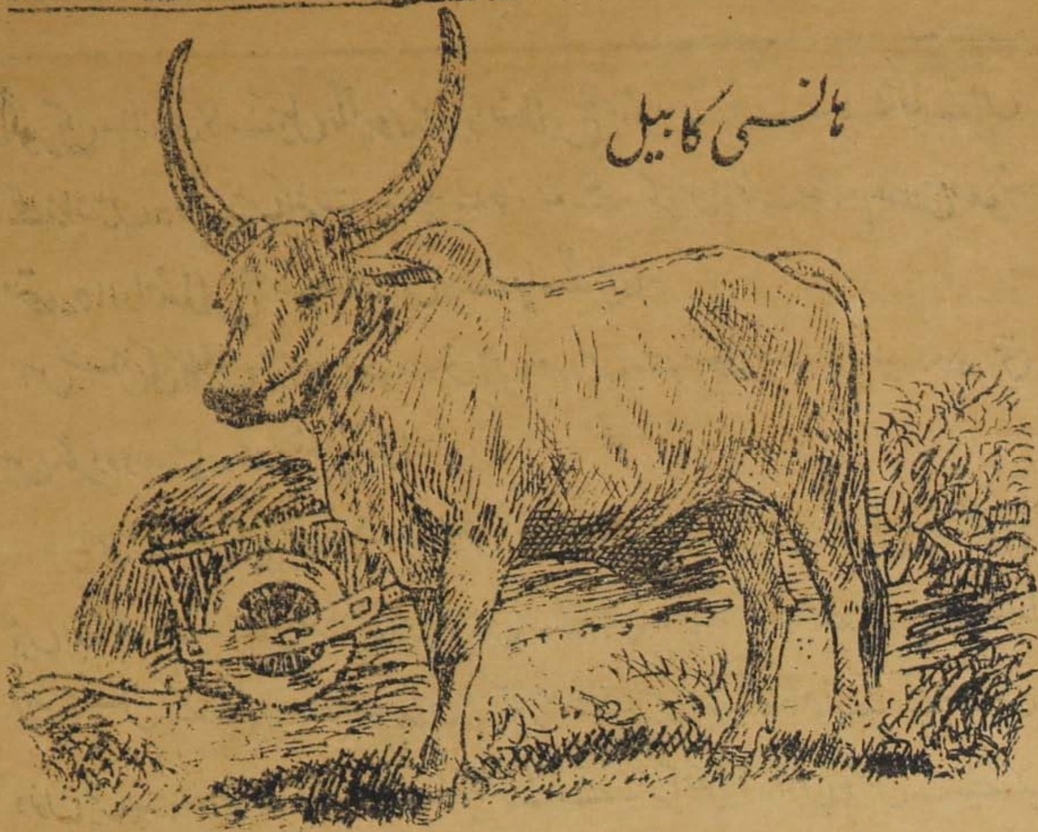
ہانسی کی گائے





ہانسی کی بچھیا

ہانسی کا بیل



ہانسی کا سانڈ



ناگوری - ناگوری گائے بیل ناگپور میں جو اضلاع متوسطہ میں ہے پائے جاتے ہیں۔ اگلے زمانہ میں یہ دہلی میں کثرت سے پالے جاتے تھے - مگر اس وقت یہ تمام اضلاع صوبہ متحدہ اور اضلاع متوسطہ میں پالے جاتے ہیں -

اس نسل کی گائیں بڑی غریب ہوتی ہیں اور دس سے سولہ سیر یومیہ دودھ دیتی ہیں - مگر دودھ زیادہ عمدہ نہیں ہوتا -

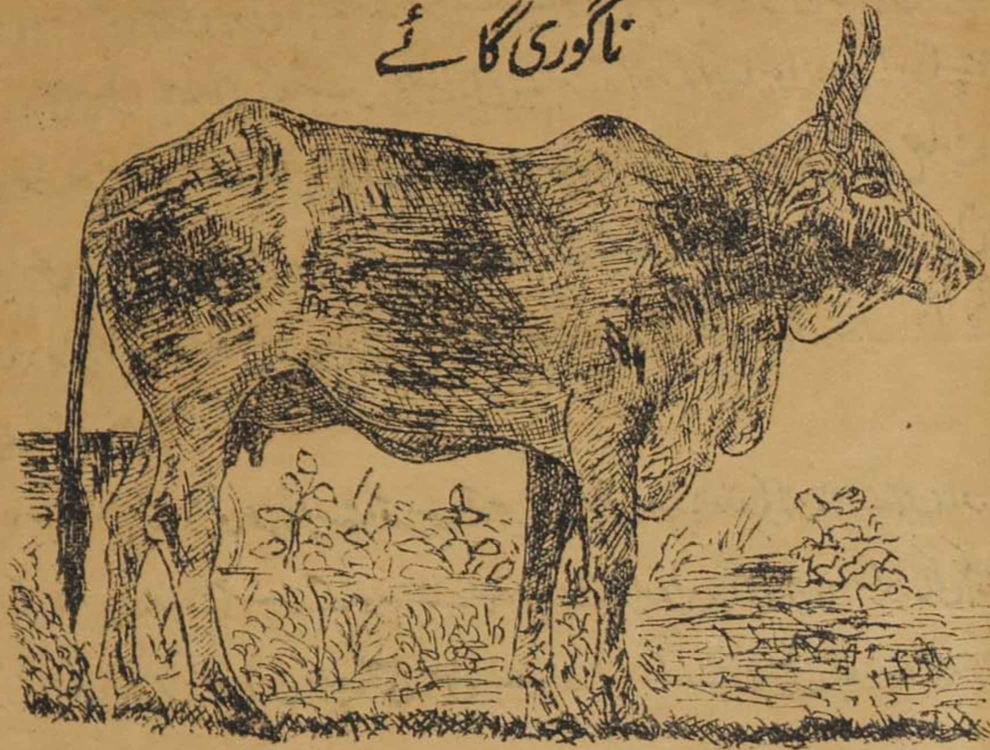
یہ گائے بیل کی ایک مشہور خوش رفتار نسل ہے - اس نسل کے بیل بہت قیمتی ہوتے ہیں اور اُنکو ہندوستانی امرا اپنی گاڑیوں میں جوتتے ہیں - قریب نصف صدی کے عرصہ ہوا کہ اس نسل کے بیل بڑے شہروں میں کثرت سے دیسی امرا کے کام آتے تھے - اور اُن دنوں میں نہایت احتیاط کے ساتھ پالے جاتے تھے - مگر آجکل وہ اس غرض کے لیے نہیں پالے جاتے اور اسی سبب سے اس نسل کے عمدہ مویشی اب کم پائے جاتے ہیں - اس نسل کے مویشی قدآور اور چھریرے بدن کے ہوتے ہیں اور چونسٹھ انچ تک اونچے ہوتے ہیں - انکے سینگ لمبے اور خمدار ہوتے ہیں - سر لمبوترے اور کم چوڑے ہوتے ہیں اور سینگوں کے درمیان ایک گول اُبھار ہوتا ہے - اُن کے کوہان اونچے اور پتلے ہوتے ہیں اُن کی دم لمبی اور پتلی ہوتی ہے جسکے سرے پر سیاہ اور ریشم جیسے نرم بالوں کا گُچھا ہوتا ہے - اُنکے کُھر لمبے ہوتے ہیں اور وہ ان کے سبب سے باآسانی چلتے ہیں - اِن مویشیوں کے بدن میں زیادہ گوشت نہیں ہوتا اور حصار نسل کے مویشیوں کی نسبت ذرا دُبلے ہوتے ہیں ناگوری بیلوں کی رفتار قریباً دُلکی چلنے والے گھوڑے کی رفتار کے برابر ہوتی ہے - مگر بہت بوجھ نہیں اُٹھا سکتے - اکثر وہ گاڑیاں جن میں یہ جوتے جاتے ہیں ہلکے یکوں جیسی ہوتی ہیں اُن میں صرف دو پہیے ہوتے ہیں اور ان کی بم کی وجہ سے بیلوں کی کمر پر زیادہ بوجھ نہیں پڑتا - ان کا رنگ سفید ہوتا ہے جس میں نیلاہٹ کی جھلک پائی جاتی ہے - یہ ہندوستان میں نہایت ہی تنک مزاج مویشی ہیں -

اعلیٰ نسل کی عمدہ گائے کی قیمت مبلغ ساٹھ روپیہ سے سو روپیہ تک ہوتی ہے - اور عمدہ

رفتار کا بیل دو سو روپیہ سے چار سو روپیہ تک بکتا ہے۔

اس نسل کی گائیں **ہانسی حصار** کی گائے کی طرح کثیر الاولاد نہیں ہوتیں۔ مگر دودھ بہت عرصہ تک دیتی ہیں۔

ناگوری گائے



نیلوری۔ شہر نیلور علاقہ مدراس میں ہے۔ جہاں ایک خاص نسل کے مویشی پائے جاتے ہیں اور وہ نیلوری کے نام سے موسوم ہیں۔ چونکہ اس نسل کی گائے زیادہ دودھ دیتی ہے اور بیل طاقتور اور جفاکش ہوتے ہیں اس لیے یہ نسل مدت دراز سے مشہور ہے اور بڑی قیمت پاتی ہے۔

اس نسل کا عمدہ جانور بہت موٹا اور اونچائی میں ساٹھ سے چونسٹھ انچ تک ہوتا ہے۔ دیکھنے میں غریب صورت اور مدھم چال کا ہوتا ہے۔ یہ اپنی شکل اور سینگوں کی ذریعہ سے فوراً پہچان لیا جاتا ہے۔ اس کے سینگ مشکل سے تین سے چھ انچ تک ہوتے ہیں۔ اور قدرے باہر کو جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن کا اوپر کا سرا پورا نوک دار نہیں ہوتا۔ اس جانور کی صورت پر سستی اور غربت برستی ہے۔ آنکھیں بڑی۔ آگے کو نکلی ہوئی سیاہ

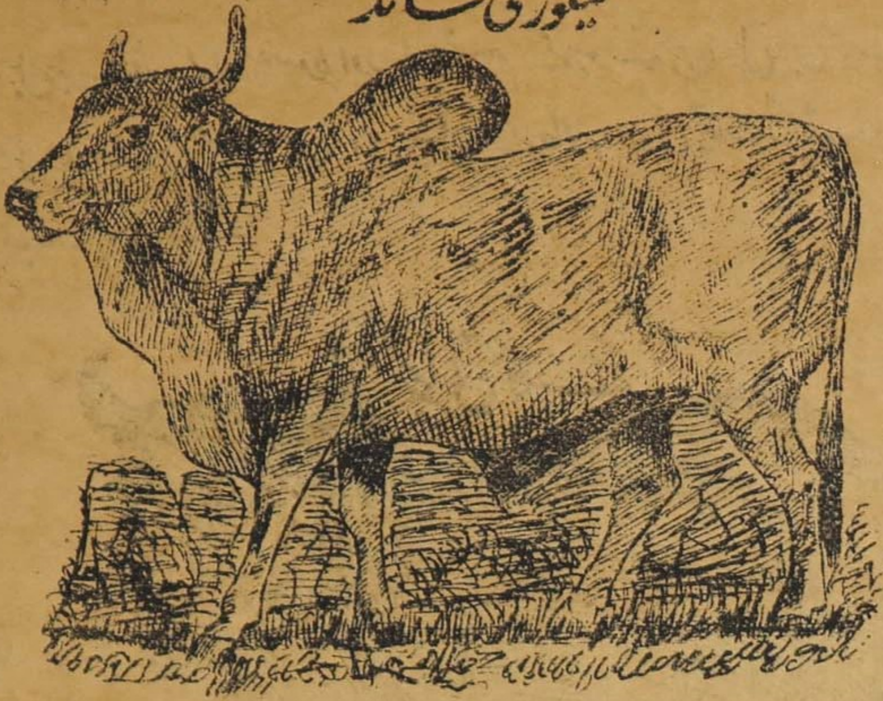
رنگ کی اور تیز نظر ہوتی ہیں۔ چہرہ چھوٹا ہوتا ہے اور پیشانی اور تھوتھنی چوڑی ہوتی ہے۔ کان لمبے اور لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ دم کا گچھا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ وہ اپنا سر سیدھا رکھتا ہے۔ گردن چھوٹی اور مضبوط ہوتی ہے۔ جو شانے اور گردن کے جوڑ پر سے خم کھائے ہوئی اور اٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ اور اکثر ایک طرف کو جھکی رہتی ہے اس کی کمر چھوٹی اور سیدھی ہوتی ہے اس کا سینہ خوبصورتی کے ساتھ اندر کو گھسا ہوا اور چوڑا ہوتا ہے اسکا جثہ بھرا بھرا اور گٹھا ہوا ہوتا ہے۔ اور کھنیگا بھاری ہوتا ہے۔ اس کی ٹانگیں صاف اور سیدھی اور موٹی ہوتی ہیں۔ اور خوبصورتی کے ساتھ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتی ہیں جو بدن کو سہارا دیتی ہیں۔ بدن پر چھوٹے چھوٹے ریشم جیسے نرم بال ہوتے ہیں۔ رنگ عموماً سفید ہوتا ہے۔

اس نسل کے مویشی عموماً پست قد ہوتے ہیں۔ مگر بعض اونچے قد کے بھی ہوتے ہیں اور ان کی ٹانگیں بہ نسبت جسم کے دوسرے حصوں کے زیادہ لمبی ہوتی ہیں۔ بیلوں کی ایک جوڑی چھکڑے میں تیس من بوجھ کھینچ سکتی ہے۔ اور ہل کے لئے یہ بیل نہایت ہی کارآمد ہیں۔

ایک جوڑی بیل کی قیمت ایک سو پچاس سے تین سو پچاس روپیہ تک ہوتی ہے۔ گائے ایک دن میں دس سیر سے چودہ سیر تک دودھ دیتی ہے۔ دودھ بہت گاڑھا ہوتا ہے۔ اچھی گائے کی قیمت سو روپیہ سے تین سو روپیہ تک ہوتی ہے۔

نیلوری سانڈ اور بچھیا کی تصویریں صفحۂ آیندہ پر دیکھو

نیلوری سانڈ



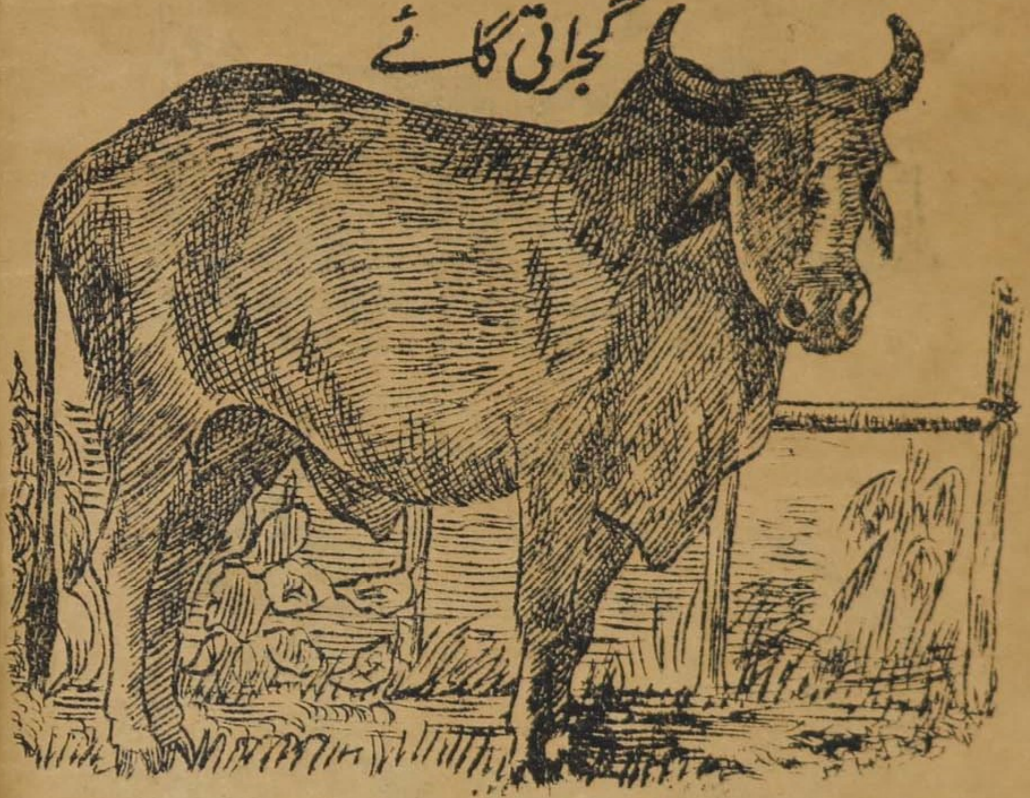
نیلوری بچھیا



گجراتی - یا سورتی - گجرات اور سورت احاطۂ بمبئی میں واقع ہیں - وہ نسل جو ان اضلاع میں پائی جاتی ہے صورت شکل - قد اور جثّہ میں ہانسی نسل سے ملتی جلتی ہے - مگر ہانسی نسل کی نسبت ان کے سینگ چھوٹے اور کان بڑے ہوتے ہیں اور اکثر

کے کوہان بھی ویسے بڑے نہیں ہوتے۔

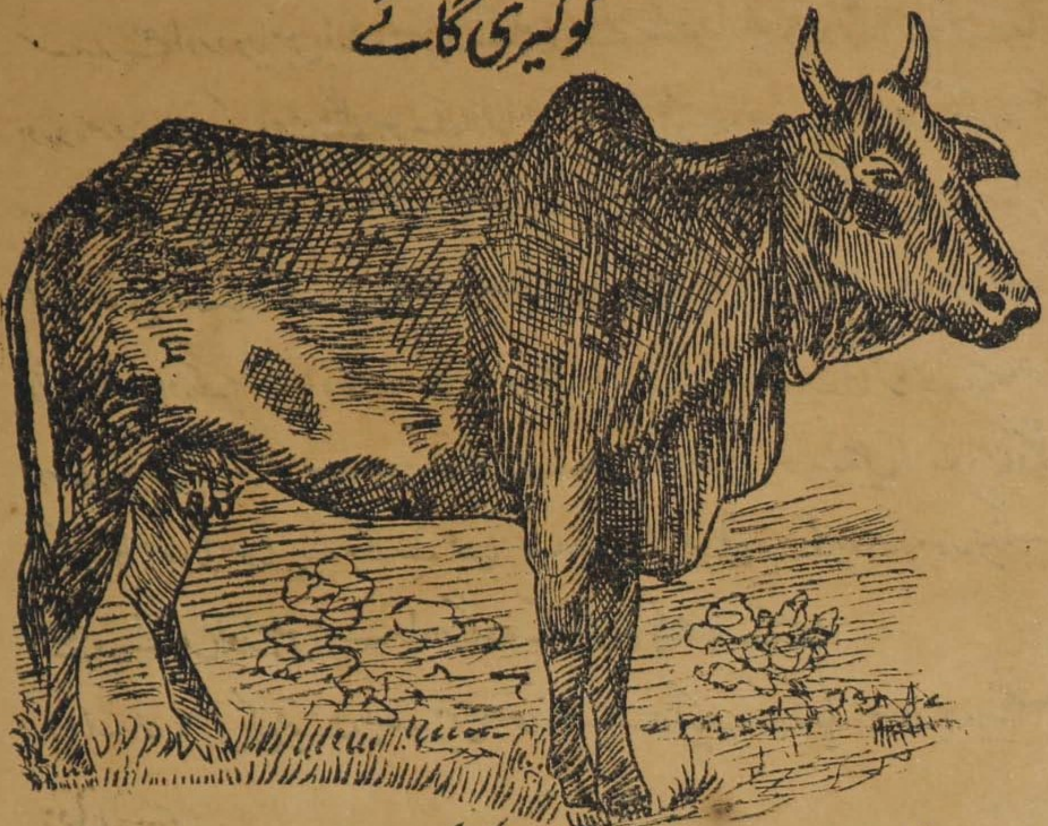
بیل بڑے قد کے اور مضبوط اور بھاری جسم کے ہوتے ہیں۔ ہل میں خوب چلتے ہیں اور بھاری بھاری بوجھ کھینچتے ہیں۔ اس نسل کے جانوروں کی قیمت ساٹھ روپیہ سے دوسو روپیہ تک ہوتی ہے۔



گوگیری۔ شہر گوگیرا ضلع ملتان میں واقع ہے اور اس شہر میں بھی گائے بیل کی ایک عمدہ نسل ہوتی ہے۔ اس نسل کی گایوں میں حصار نسل کی گایوں کی تمام صفات موجود ہوتی ہیں۔ مگر ان جیسی قد آور اور تنک مزاج نہیں ہوتیں۔ وہ خوبصورتی میں اوسط درجہ کی ہوتی ہیں اور انکا بدن چوڑا اور بھرا بھرا ہوتا ہے۔ مگر ان کا رنگ چمکیلا نہیں ہوتا۔ اور اکثر کے بدن پر سیاہ رنگ کے دھبے ہوتے ہیں۔ وہ مضبوط اور تندرست ہوتی ہیں اور اچھا دودھ دیتی ہیں۔ ان کے سینگ زیادہ لمبے نہیں ہوتے۔ ایک گائے آٹھ سیر سے دس سیر تک یومیہ دودھ دیتی ہے اور اس کی قیمت

وہاں تیس روپیہ سے ساٹھ روپیہ تک ہوتی ہے۔

گوگیری گائے



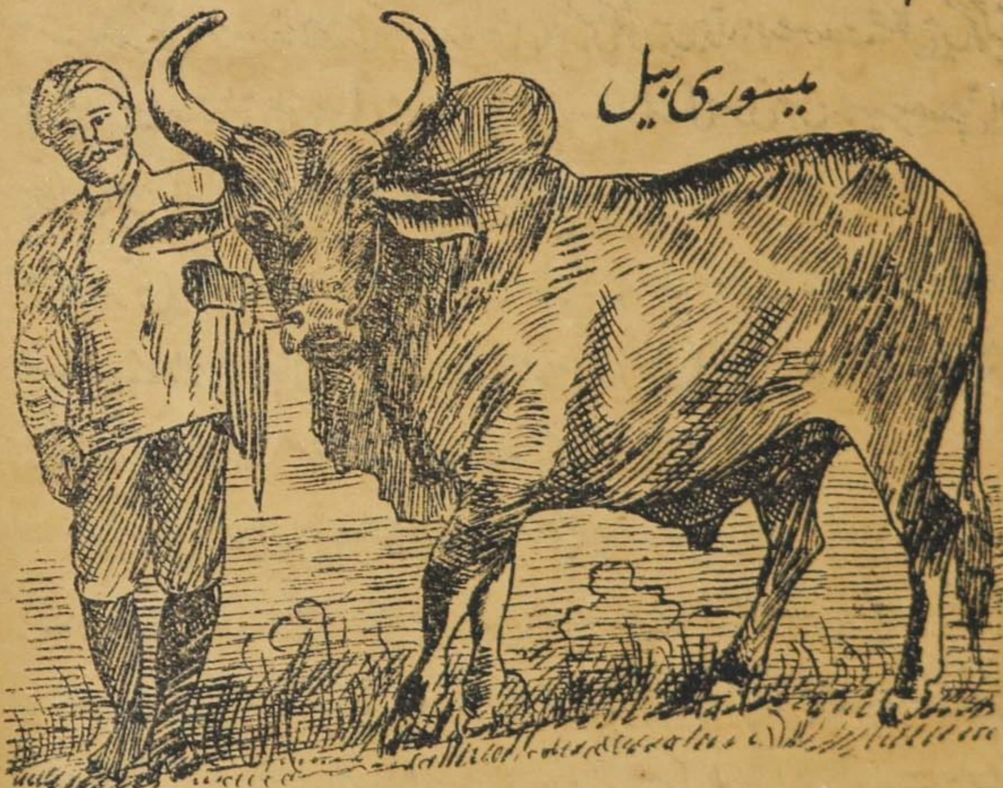
سندھی۔ سندھ میں اکثر عمدہ گائیں دیکھی گئی ہیں جو قد اور صورت شکل میں گوگیری گائے سے بہت ملتی جلتی ہوتی ہیں۔ یہ ہلکے بھورے رنگ کی ہوتی ہیں۔ جسپر سفید چتیاں ہوا کرتی ہیں۔ اور ان میں سے اکثر بہت کثرت سے دودھ دیتی ہیں۔

میسوری۔ مذکورۂ بالا دودھ دینے والی اور ہل کھینچنے والی نسلوں کے علاوہ میسوری نسل کے جانور بھی نہایت ہی عمدہ ہوتے ہیں۔ اس نسل کی گائیں زیادہ دودھ نہیں دیتیں کیونکہ وہ ایک دن میں صرف دو سیر دودھ دیتی ہیں۔

اس نسل کے بیل اپنی مضبوطی اور جفاکشی کی وجہ سے زیادہ تر مشہور ہیں۔ اور وہ شاذونادر ہی ساٹھ انچ اونچے ہوتے ہیں عام طور پر وہ اڑتالیس ۴۸ انچ اونچے دیکھے جاتے ہیں اور قد کی مناسبت کے ساتھ انکا سینہ بھی گہرا اور چوڑا ہوتا ہے۔ ان کی پیٹھ لمبی اور چوڑی ہوتی ہے۔ انکا پیٹ شراب کے پیپے کی طرح گول ہوتا ہے۔ پسلیاں بھری بھری ہوتی ہیں اور کھوے اور دیگر اعضا مضبوط ہوتے ہیں۔ وہ پھرتیلے اور غضبناک

ہوتے ہیں اور اکثر ان میں سے فوجی گھوڑوں کی نسبت زیادہ تیز چلتے ہیں۔ ان کے سینگ سپید ہے اور دو یا تین فٹ لمبے ہوتے ہیں۔ جنکے سر باریک اور نوکدار ہوا کرتے ہیں اور وہ سر سے باہر کی طرف نکلے ہوئے اور ان کے سر ایک دوسرے کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُن کی صورت سے چستی اور چالاکی ٹپکتی ہے۔ ان کی آنکھیں بڑی۔ باہر کو نکلی ہوئی۔ سیاہ رنگ کی اور چمکیلی ہوتی ہیں ان کا چہرہ لمبا اور اوسط درجہ کا چوڑا ہوتا ہے انکی تھوتھنی اور کھر سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان کے سر ان کی گردنوں پر جو اوسط درجہ کی لمبی اور خوبصورت ہوتی ہیں سپید سے واقع ہوتے ہیں اور کوہان اونچا اور کھینگا چھوٹا ہوتا ہے۔ گائے عموماً سفید رنگ کی ہوتی ہے مگر سانڈ بہورے رنگ کے ہوتے ہیں اور بعض سیاہ رنگ کے بھی دیکھے جاتے ہیں۔

ایک عمدہ بیل کی قیمت میسور میں سو روپیہ سے ایک سو پچاس روپیہ تک ہوتی ہے۔



میسوری بیل

بنگالی۔ بنگال میں کوئی خاص نسل نہیں ہے۔ بنگال کی نسل کا عمدہ جانور عموماً

دوغلا جانور ہوتا ہے جو بنگال کی گائے اور مذکورۂ بالا نسلوں میں سے کسی نسل کے سانڈ کے آپس میں مل جانے سے پیدا ہو۔

چند سال کا عرصہ ہوا کہ حصار کے سانڈ نسل بڑھانے کی خاطر بردوان میں لائے گئے تھے۔ اور سوری اور بانکے پور میں ضلع کے یورپین افسروں نے مویشیوں کی ترقی میں دلی شوق ظاہر کیا تھا۔ مگر عام لوگوں نے نسل کشی کے فائدہ پر توجہ نہیں کی اور جو بیل اور سانڈ منگائے گئے تھے۔ ان کے مر جانے کے بعد پھر کوئی کوشش نئے سانڈوں کے منگانے کی نہیں کی گئی۔

اب ملک کے اور اضلاع میں چند آسودہ زمینداروں نے کچھ ہانسی نسل کے اور کچھ دوغلی نسل کے سانڈ منگائے ہیں اور ان کو خیراتی سانڈوں کی طرح کھلا چھوڑ دیا ہے جو شہروں میں پھرتے ہیں اور لوگوں کو اُن سے نسل کشی کا کام لینے کی عام اجازت ہے۔ باوجود اس کے بہت تھوڑے آدمی اپنے مویشیوں کی ترقی کے لیے تکلیف گوارا کرتے ہیں تاہم ان سانڈوں کی وجہ سے بنگال کے اضلاع بانکے پور۔ سوری۔ اور بردوان میں کچھ عمدہ نسل کے جانور اس وقت ملنے لگے ہیں۔

کلکتہ میں اصلی نسل کے سانڈ بہت کم ہیں۔ ہاں کچھ دوغلے سانڈ نسل کشی کی غرض سے موجود ہیں۔

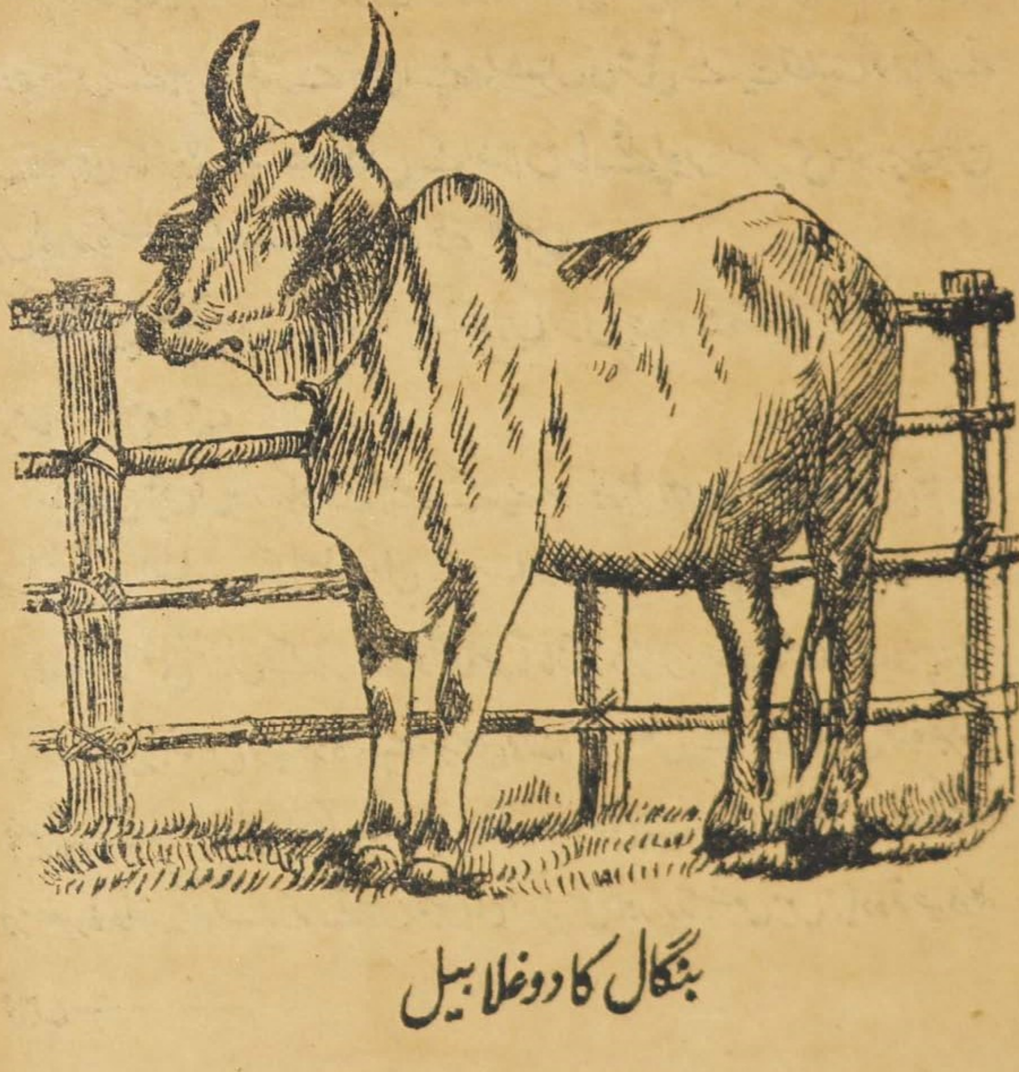
بنگال میں ہل اور چھکڑے کھینچنے کے لیے دوغلے بیل ہیں جو بنگال کی دوغلی گائے اور ہانسی۔ یا نیلور کے اصلی نسل کے سانڈ کے ملنے سے پیدا ہوئے ہیں۔

عمدہ اور اصلی نسل کے بڑے مویشی عموماً نازک مزاج ہوتے ہیں۔ ان کی پرورش اور خبر گیری میں خاص توجہ درکار ہے۔ بنگالی لوگ اصلی نسل کے جانوروں کی عمدہ خبر گیری نہیں کرتے۔ اس لیے ان کی حالت عموماً خراب ہو جاتی ہے۔ وہ دوغلی نسل کے جفاکش اور مضبوط جانوروں کو پسند کرتے ہیں۔ جن کی خبر گیری اور پرورش میں زیادہ توجہ درکار نہیں ہے۔

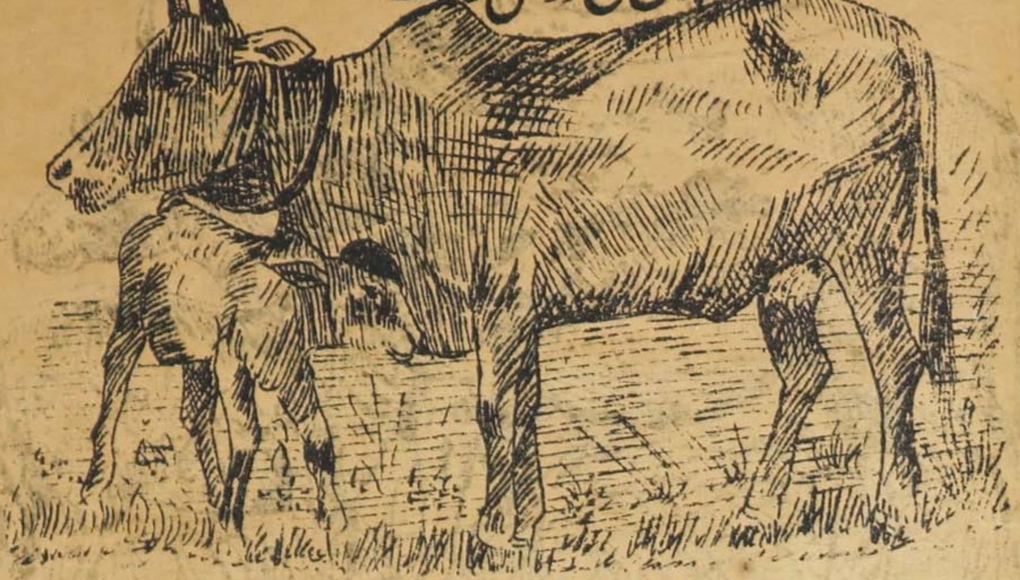
دوغلی نسلیں تمام ہندوستان میں پائی جاتی ہیں خاصکر یہ صوبۂ متحدہ میں زیادہ ہوتی ہیں
اکثر ان میں سے اچھا دودھ دیتی ہیں اور اصلی نسل کے مقابلہ میں زیادہ جفاکش ہوتی ہیں
ان کی قیمت اصلی نسل کے مویشیوں کی قیمت کے نصف سے تین چوتھائی تک ہوتی ہے

ایک بنگالی دوغلی گائے ایک دن میں چھ ۶ سیر پختہ دودھ دیتی ہے۔ اور اسکی قیمت
مبلغ بیس روپیہ سے ساٹھ روپیہ تک ہوتی ہے۔ دوغلا بیل اڑتالیس انچ اونچا ہوتا ہے
اور ایک جوڑی بیل کی قیمت مبلغ اسّی روپیہ سے ایک سو پچاس روپیہ تک ہوسکتی ہے۔

معمولی بنگالی گائے بہت چھوٹی اور کمزور ہوتی ہے۔ اور اونچائی میں بتیس ۳۲ سے بیالیس ۴۲
انچ تک ہوتی ہے اس کی قیمت چھ ۶ روپیہ سے بارہ روپیہ تک ہوتی ہے۔ بنگالی بیل
نہ چھکڑے میں کام دیتا ہے اور نہ ہل میں اور گائے بھی دو سیر سے کم ہی دودھ دیتی ہے



بنگال کا دوغلا بیل



بنگال کی دوغلی گائے

دارجیلنگ کے مویشی - دارجیلنگ میں ایک نسل دیکھی جاتی ہے - اور معلوم نہیں کہ آیا وہ نسل اس دیس کی ہے - یا اس ملک کی گائے اور انگریزی سانڈ کے ملنے سے پیدا ہوئی ہے - کیونکہ اس نسل کے بعض جانور انگریزی نسل کے مویشیوں کے مشابہ ہوتی ہیں اور بعض صورت شکل میں جنگلی مویشیوں سے ملتے جلتے ہیں - وہ قریباً انگریزی مویشیوں کی طرح قدآور ہوتے ہیں اور اُنکے سینگ اور بال لمبے ہوتے ہیں - بعض کی پشت پر اوسط درجہ کی اونچائی کے کوہان ہوتے ہیں اور بعض کے بالکل نہیں ہوتے - وہ عموماً سیاہ - یا سُرخ - یا ابلق رنگ کے ہوتے ہیں اور بعض ان میں سے بہت ہی خوبصورت ہوتے ہیں - بیل نہایت ہی مضبوط ہوتے ہیں اور گائے ایک دن میں قریباً چھ سیر دودھ دیتی ہے - شاید یہ مویشی میدان میں زندہ نہیں رہ سکتے -

دارجیلنگ کی گائے کی تصویر صفحۂ آئندہ پر

دیکھو

دارجیلنگ کی گائے



انگریزی گائے بیل:- انگریزی گائے بیل ہندوستان میں کامیابی کے ساتھ پالے نہیں جاسکتے۔ ان کو گرمی کی وجہ سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور ان کا دودھ بہت کمی پر آجاتا ہے اور اکثر آدمی ان کی کافی خبرگیری جیسی کہ کرنی چاہیے نہیں کرسکتے تاہم بعض آدمی ہندوستانی گایوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص بہت سرد مکان اور چند بیگہ زمین رکھتا ہو جس میں گھنے درخت ہوں اور ایک بڑا تالاب ہو اور ہر گائے کے لیے علیحدہ نوکر رکھنے پر قادر ہو تو وہ انگریزی نسل کی گائیں کامیابی کے ساتھ پال سکتا ہے۔

ان کو پہاڑی مقاموں پر اس قدر تکلیف نہیں ہوتی جس قدر کہ میدانی مقاموں میں ہوتی ہے۔ بعض گائیں میدانی مقاموں میں ایک۔ یا دو سال اچھی رہکر اچانک بیمار ہوجاتی ہیں اور مر جاتی ہیں۔ اور بہت سی پہلے ہی سال مرجاتی ہیں۔

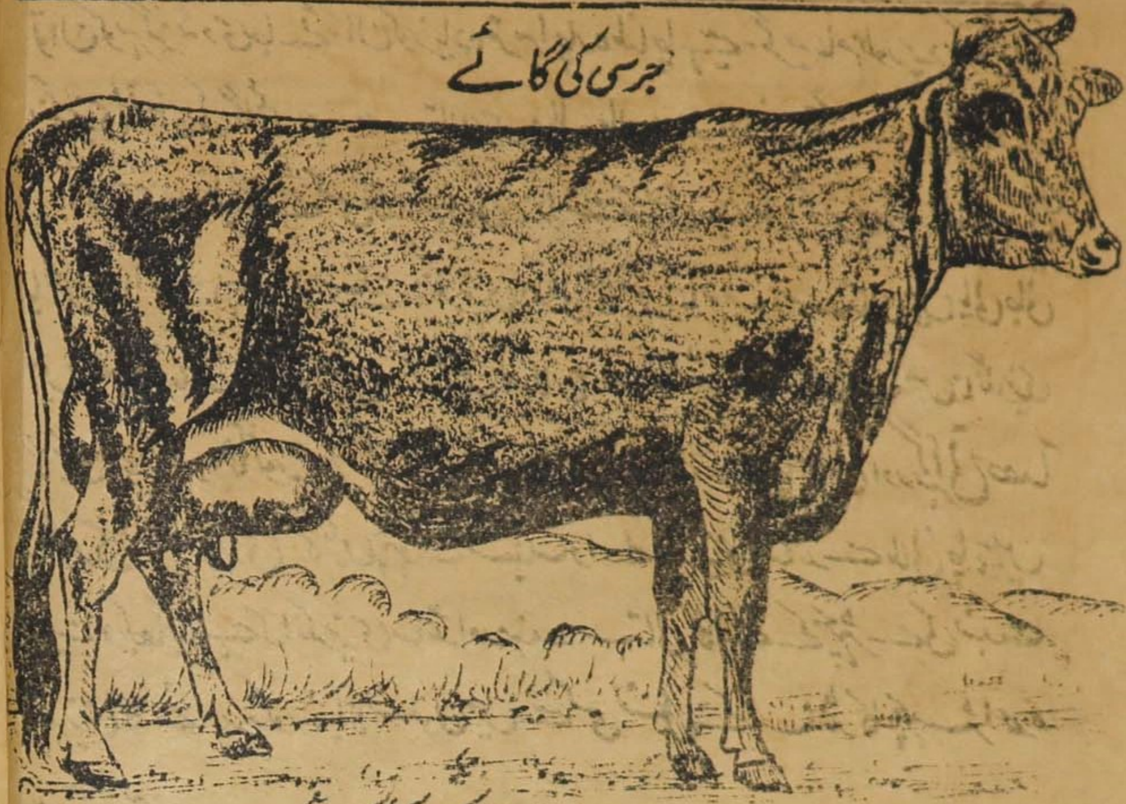
ان کو ہندوستان میں وہی چارہ دینا چاہیے۔ جس کی وہ اپنے وطن میں عادی ہوتی ہیں۔ چارہ کا ایک دم سے تبدیل ہوجانا ان کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اور سرسوں کی کھلی

تو ان کو ہرگز نہ دی جائے۔ ان کو زیادہ تر ہرا چارہ ملنا چاہیے۔ مگر یہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ انگریزی نسل کی گائیں ہندوستان میں وبال جان اور زیادہ خرچ کرانے والی ہوجاتی ہیں۔ انگریزی دوغلی گائے کسی قدر گرمی کی برداشت کرلیتی ہے۔ مگر انگریزی دوغلے بیل گرمی کی بالکل برداشت نہیں کرسکتے۔ انگریزی دوغلی گائیں تمام ہندوستان میں پائی جاتی ہیں خصوصاً مدراس۔ بمبئی کے بعض اضلاع۔ صوبۂ متحدہ اور پنجاب میں۔ انگریزی گائیں حصار۔ ناگوری۔ گجراتی نیلوری سانڈ سے ملانی چاہییں اور گجراتی حصار ناگوری۔ نیلوری گائیں چھوٹے سینگ والے انگریزی سانڈ سے ملانی چاہییں۔ ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ انگریزی سانڈ اور ہندوستانی گائے کے بچھڑے کی نسبت انگریزی گائے اور مذکورۂ بالا نسلوں میں سے کسی نسل کے سانڈ کا بچھڑا عمدہ ہوتا ہے۔

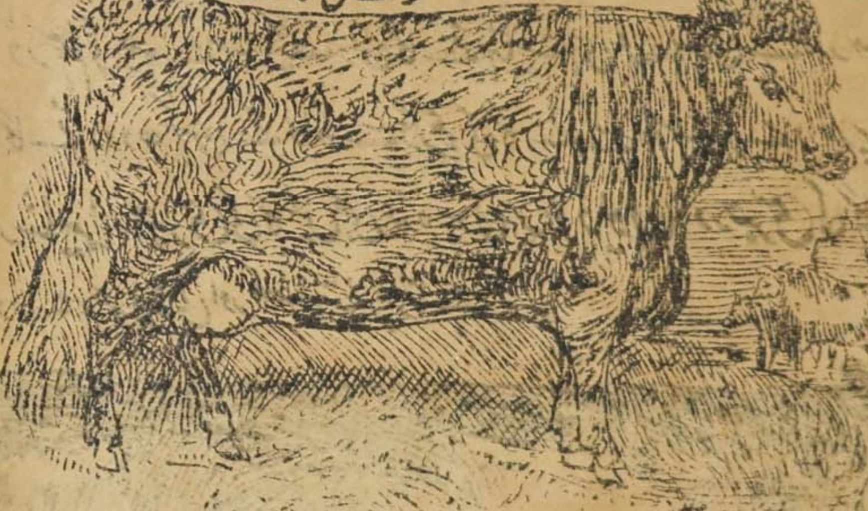
ڈرہم کی چھوٹے سینگ والی گائے نہایت ہی عمدہ ہوتی ہے اور سفوک کی گائے دودھ مکھن کے لحاظ سے ڈرہم کی گائے سے دوسرے درجہ پر ہوتی ہے آئرشایر اور جرسی کی گائیں بھی عمدہ ہوتی ہیں۔ ڈیون اور جرسی کی گایوں کے دودھ سے عمدہ ملائی اور مکھن تیار ہوتا ہے۔



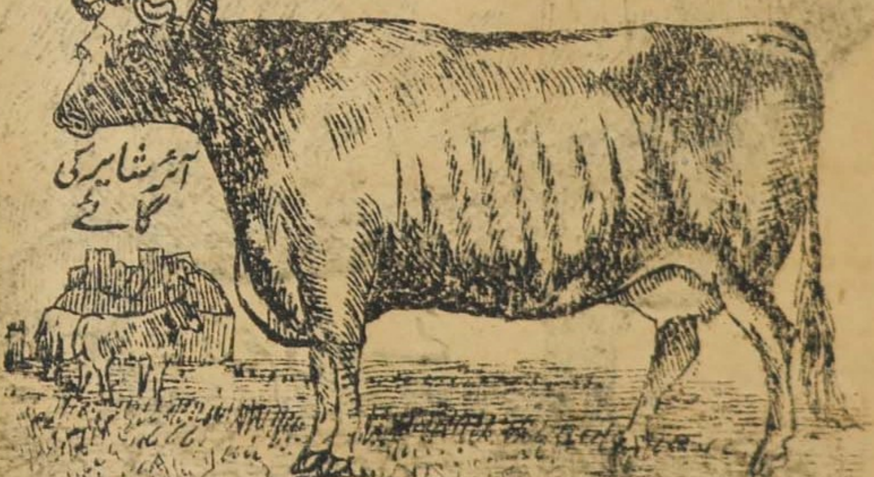
ڈرہم کی گائے



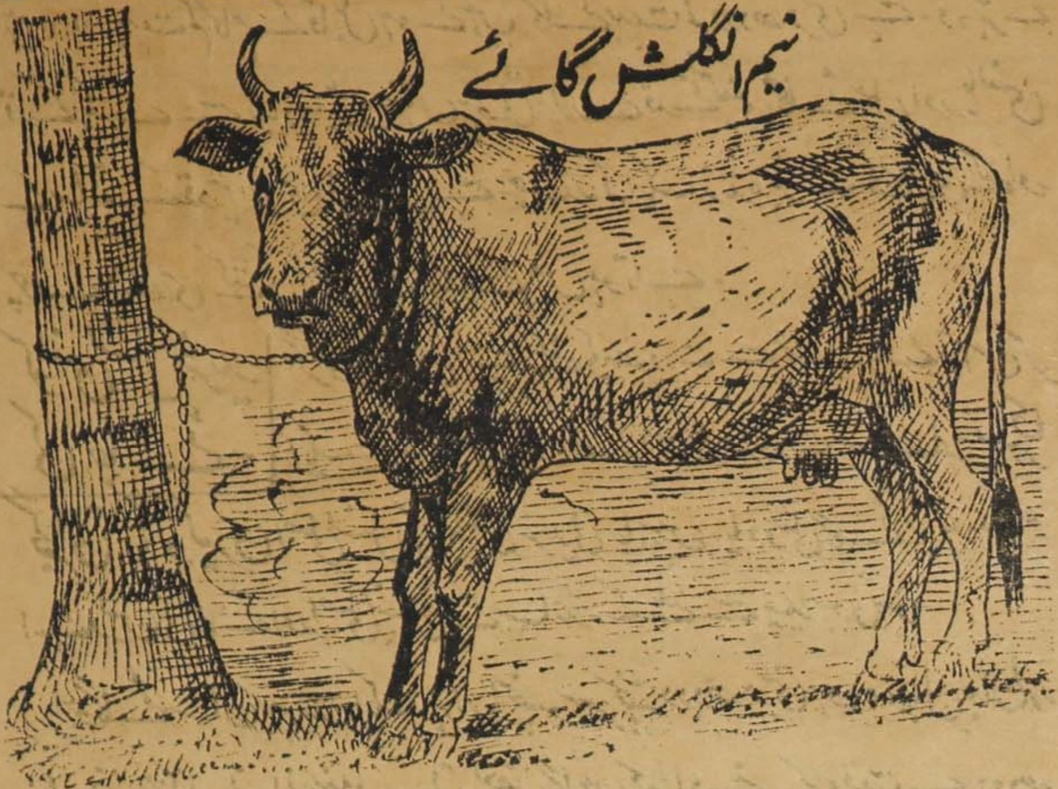
جرسی کی گائے



سفوک کی گائے



آئرشایر کی گائے



نیم انگلش گائے

ڈیون اور سیلور نسل کی دوغلی گائے



دیگر نسلیں۔ بھاگلپوری گائے بیل اچھے نہیں ہوتے۔ بیلوں کی عموماً لمبی ٹانگیں ہوتی ہیں اور وہ نسل کشی کے لائق نہیں ہوتے۔ گائے ایک دن میں پانچ سیر سے زیادہ دودھ نہیں دیتی۔

گینی ایک خوبصورت چھوٹی نسل ہوتی ہے۔ یہ مویشی بطور شوق کے پالے جاتے

ہیں۔ اور بہت کم کام کے قابل ہوتے ہیں۔ گائے بہت کم دودھ دیتی ہے۔ وہ بڑے قد کے بکرے سے زیادہ بڑی نہیں ہوتی۔ پورے قد کے گینی گائے بیل اور ہانسی کے سانڈ کے قد میں اُسی قدر فرق ہے۔ جسقدر کہ ایک زندہ بڑے شکاری کتے اور چھوٹے شکاری کتے کی شکل کے کھلونے میں ہوتا ہے۔

کونسی نسل خرید کی جائے۔ اگر کوئی شخص اپنے کنبے کی ضرورت سے گائے پالے تو اس کو ایک یا دو۔ یا تین جس قدر کہ اس کو ضرورت ہو حصار۔ نیلوری گجراتی۔ یا گوگیری اصلی نسل کی گائیں خریدنی چاہییں۔ یا دوغلی گائے خریدے جو اپنے دیس کی گائے اور اصلی نسل کے سانڈ کے ملنے سے پیدا ہوئی ہو۔

جو گائے سال بھر میں ایک ہزار پانچسو سیر پختہ دودھ دیتی ہو وہ وبال جان اور زیادہ خرچ کرانے والی نہیں ہوتی۔ بعض گائیں بچھڑا دینے کے وقت سے دودھ سے بھاگ جانے کے وقت تک دو ہزار سے تین ہزار سیر پختہ دودھ دیتی ہیں۔

ایک شخص نے ہانسی نسل کی ایک گائے کی نسبت یہ بیان کیا تھا کہ وہ برس کے بارہ مہینے دودھ دیتی رہی اور اسکا اس عرصہ کا دودھ چار ہزار سیر پختہ سے زیادہ تھا۔

اگر کوئی شخص دودھ مکھن کا کارخانہ چلانا چاہے تو اُس کو زیادہ دودھ دینے والی گائیں پالنی چاہییں اور ہر ایک نسل کی گائے مہیا کرنی چاہیے

باب (ج)

گائے کی خریداری

مطلوبہ دودھ کی مقدار گائے خریدنے سے پیشتر ہر ایک شخص کو خیال کرنا چاہیے کہ اس کو ہر روز کس قدر دودھ درکار ہے۔ پھر اُسکو معلوم ہو جائیگا کہ اُس کو کس قدر گایوں کی ضرورت ہے۔

اگر گائے پورا دودھ دینے کے ایام میں دس سیر فی یوم دیتی ہو تو نو مہینے کی روزانہ

اوسط سات سیر ہوگی۔ پھر چار یا پانچ اور بعض اوقات چھ ماہ دودھ نہ دیگی۔ عمدہ گائے جسکی بخوبی خبرگیری کی گئی ہو ہر پندرہ۔ یا سولہ ماہ میں بالضرور بچہ دیتی ہے۔ تم اس لحاظ سے تخمینہ لگاؤ اور دیکھو کہ کتنی گائیں درکار ہیں جو ہر روز بلاناغہ مطلوبہ مقدار کا دودھ دیتی رہیں۔

اگر کنبہ کی ضرورت کو دودھ درکار ہو اور تمنے کوئی گائے نہ خریدی ہو تو مفصلۂ ذیل تدبیر پر عمل کرنا چاہیے۔ یعنی شروع میں پوری مقدار کا دودھ دینے والی گائے خریدو۔ پھر پانچ ماہ بعد دوسری خریدو۔ پھر پانچ ماہ بعد تیسری خریدو۔ اس طرح تم کو پورے سال بھر بلاناغہ دودھ کی کافی مقدار حاصل ہوتی رہے گی۔ کیونکہ جب پہلی گائے کو دودھ دینے کا آدہا زمانہ گذر جائیگا تو دوسری گائے آجائیگی اور جب پہلی گائے دودھ دینے سے بھاگ جائیگی تو تیسری آجائیگی۔ پھر جب دوسری گائے دودھ دینا بند کریگی اور تیسری کا دودھ دینے کا نصف زمانہ گذر جائے گا تو پہلی گائے دوبارہ بیاہ جائیگی اور جب تیسری دودھ دینا بند کرے گی اور پہلی کا دودھ دینے کا نصف زمانہ گذر جائیگا تو دوسری گائے بیاہ جائیگی علیٰ ہذا القیاس۔ مگر اس احتیاط اور انتظام کا خریدنے سے پیشتر خیال رکھنا چاہیے۔ ورنہ تینوں گائیں ایک ساتھ دودھ دینے سے بھاگ جائینگی۔

اگر بہت زیادہ دودھ کی ضرورت ہے اور بہت سی گائیں خریدلی ہیں اور دودھ نہ دینے کی حالت میں انکا رکھنا اور پالنا دشوار ہے تو پورے مقدار کی دودھ دینے والی گائیں خریدنی چاہییں اور جب وہ دودھ دینا بند کردیں تو ان سب کو بیچ دیا جائے اور ان کی جگہ نوبیاہتا گائیں خرید کرنی چاہییں۔

یہ تجویز صرف ان اشخاص کے لیے مناسب ہے جنکا مقصد حتی الامکان تھوڑے عرصہ میں اُسی قدر روپیہ حاصل کرنا ہو جس قدر کہ انہوں نے خرچ کیا ہو۔ مگر کنبہ والے کو۔ یا دودھ دہی کے بڑے کارخانہ والے کے لیے یہ تدبیر درست اور مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ کنبے والے اور بڑے کارخانہ والے کے لئے مقدم تدبیر گائے کا سستا خریدنا اور اصلی قیمت سے کم پر فروخت نہ کرنا ہے۔

اگر کوئی شخص عمدہ گائے رکھتا ہے تو اس کو وہی گائے رکھنی چاہیے۔ کیونکہ عمدہ گائیں بہ آسانی دستیاب نہیں ہوتیں۔ نیز وہی گائے بیاہ جانے پر گیابھن پن کے زمانہ کے چارہ اور رکھوالی کے خرچ کا پورا معاوضہ اس کو دیدیگی۔ علاوہ ازیں عمدہ گایوں کو قصائی کے ہاتھ فروخت کردینا رحم دلی کے خلاف ہی نہیں ہے۔ بلکہ اس عمل سے ملک کا صریح نقصان ہے اور یہ سخت غلطی کی بات ہے۔ اگر کوئی شخص عمدہ نسل کی گیابھن گائیں رکھتا ہو اور وہ ان کو فروخت کرنا چاہتا ہو تو اس کو انکا اشتہار دینا چاہیے۔ اس لیے کہ بہت سے یورپین اور دیسی لوگ ان کو خوشی سے خریدیں گے اور قصائیوں کی نسبت عموماً زیادہ قیمت دینگے۔

امیر لوگ اپنے نوکروں۔ ماتحتوں۔ نیز رشتہ داروں کی بے ایمانی کی وجہ سے سخت نقصان اٹھاتے ہیں۔ کسی راجہ یا بابو کے ہاتھ چیز فروخت کرنے میں فروخت کرنے والے کو تمام نوکروں اور خوشامدیوں کی یعنی بہنوئی یا سالے سے لیکر چپراسی۔ یا سائیس تک سب کو رشوت دینی پڑتی ہے۔ اس وجہ سے وہ مال کی اصلی قیمت کو بڑھا دیتا ہے۔ اور اس طرح دولتمند خریدار کو محض ایک گائے۔ یا گدھا خریدنے کی خاطر اپنے بددیانت رشتہ داروں اور نوکروں کو بہت کچھ دینا پڑتا ہے۔ حالانکہ گائیں پالنے میں اہل وعیال کے آرام کے علاوہ روپیہ کا بھی فائدہ ہونا چاہیے۔

بچھڑے کے ہمراہ گائیں خریدنا اگر بیاہتا گائے خریدی جائے تو تھوڑے دنوں کی سوئی ہوئی خریدنی چاہیے اور خریدتے ہی خریدار کو اپنے مکان پر لے آنا چاہیے اور جب تک بچھڑا تین مہینے کا نہ ہو جائے اس کی بخوبی ٹہل کرنی چاہیے۔ ایسے موقع پر بد احتیاطی سے گائے ہمیشہ کے لیے خراب ہو جاتی ہے۔ گائے بیاہنے سے اکیس روز پیشتر پورا دودھ نہیں دیتی اور اس عرصہ میں وہ بہت سی بیماریوں میں مبتلا رہتی ہے۔

گیابھن گائے کا خریدنا۔ اگر گیابھن گائے خریدی جائے تو اس کو بیاہنے کے

وقت سے کم از کم دو ہفتہ پیشتر خریدار اپنے مکان پر لے آئے۔ تاکہ اس عرصہ میں وہ نئے گھر اور نئے نوکروں سے پرچ جائے۔ ایسی گائے کو جسکو خریدار خود جانتا ہو۔ یا کسی معتبر شخص نے جو گایوں کی نسبت پوری واقفیت رکھتا ہو اس کی تعریف کی ہو تو بیاہ جانے سے پیشتر اسکا خرید لینا اچھا ہے۔ ورنہ دھوکے میں آنے کا خطرہ ہے۔

گیابھن گائے خریدنے میں بہت سے فوائد ہیں (دیکھو بارھواں باب)

اگر کسی شخص کو مویشی خریدنے کی تمیز نہ ہو تو اسکو کسی دوسرے شخص کی جو مویشیوں کی نسبت واقفیت رکھتا ہو مدد لینی چاہیے گو کہ اس خدمت کا معاوضہ بھی دینا پڑے۔ مگر ملازموں سے مدد لینی نہیں چاہیے۔ کیونکہ وہ طرح طرح کے فریب کرتے ہیں۔

باب (۵)

عمدہ گائے کی علامتیں

ظاہری شکل و صورت۔ عمدہ گائے چوڑے چکلے اعضا اور بڑے جسم کی ہوتی ہے۔ اسکا سر چھوٹا۔ پیشانی چوڑی۔ جلد نرم اور ملایم۔ دم پتلی اور نرم ہوتی ہے جسکے سر۔۔ پر بالوں کا بھرا ہوا چنول (اکثر ہلتا ہوا) گچھا ہوتا ہے اس کے سینگ بجائے آگے کو پیچھے کو جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگرچہ اتفاقاً آگے کو جھکے ہوئے سینگوں کی گائے بھی عمدہ ہوتی ہے۔ اسکی ٹانگیں چھوٹی۔ پٹھیں چوڑی۔ سینہ گہرا اور چوڑا۔ پیٹ شراب کے بڑے پیپے کی طرح گول ہوتا ہے۔ اس کی رانیں زیادہ کھلی ہوئی ہوتی ہیں۔ گویا کہ قدرت ہی کا تقاضا ہے کہ گائے دودھ دینے کے موقع پر بڑی باکھ رکھے۔ بچھیا پن کی حالت میں دودھ کی رگ نظر نہیں آتی مگر جب وہ قریب بیاہنے کے ہوتی ہے تو بہت دودھ دینے والی ہونے کی حالت میں وہ رگ مانند ایک رسی کے معدہ کے نچلے حصہ میں پھیلی ہوئی صاف طور پر نظر آتی ہے۔ اس کے تھن خاصے پھولے ہوئے اور بڑے ہوتے ہیں۔

اچھی گائے کے اعضا چوڑے چکلے اور بڑے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ابھی بیان کیا اور ان پر کا گوشت پیچھے کو ڈھلکا ہوا ہوتا ہے۔ موٹی اور چکنی جلد والی گائے بہت کھانے والی ہوتی ہے اور جو کچھ وہ کھاتی ہے اس کی چربی بن جاتی ہے۔

سڈول ہرن کی بچھیا جسکے اعضا خوبصورتی کے ساتھ گول ہوں اور چوتڑ اور پٹھیں (بلکہ رانیں بھی) موٹے ہونے کی قابلیت رکھتی ہوں اچھی دودھیل گائے نہیں بنتی۔

خصلت۔ عمدہ گائے چلنے پھرنے میں سست اور کاہل ہوتی ہے۔ اور صورت سے بے آزار اور محبت والی معلوم ہوتی ہے۔ چست اور چالاک گائیں شاذ و نادر ہی زیادہ دودھ دیتی ہیں اور وہ دودھ دیتے وقت شرارت اور شوخی بھی کرتی ہیں۔ زیادہ دودھ دینے والی گائے حلیم اور غریب طبیعت کی ہوتی ہے۔ اور اسی وقت برانگیختہ ہوتی ہے۔ جب اس کے بچہ کو ڈرایا جائے۔ یا اجنبی آدمی اس کو ہاتھ لگائے بعض ایسی حلیم اور نرم طبیعت والی ہوتی ہیں کہ اگر ان کو یا ان کے بچہ کو اجنبی شخص بھی چھوئے تو برانگیختہ نہیں ہوتیں عمدہ گائے پہلی بیہات میں بہ نسبت آئندہ بیہات کے زیادہ غصیلی اور مرکھنی ہوتی ہے۔

رنگ۔ سیاہ اور گہرے بھورے رنگ اور سرخ رنگ کی گائیں عموماً مضبوط اور تندرست ہوتی ہیں۔ سرخ رنگ کی گائے کا دودھ میٹھا ہوتا ہے اور عموماً اسکا ہاضمہ اچھا ہوتا ہے۔ ہندوستان میں خاکی نما سفید رنگ کی گائیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اس رنگ کی گائے ایک موسم میں بالکل سفید رنگ کی ہو جاتی ہے اور دوسری موسم میں گہرے خاکی رنگ کی ہو جاتی ہے یہ رنگ کسی خاص نسل کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ مگر موافق قاعدہ کے اس رنگ کی گائیں عمدہ دودھ دینے والی نہیں ہوتیں جب خاکی رنگ ابلق رنگ سے تبدیل ہو جاتا ہے تو غالباً گائے عمدہ دودھ دینے والی ہو جاتی ہے۔ ملائی جیسا سفید رنگ گائے کی عمدہ نسل پر دلالت

کرتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ کانوں اور سموں کا اندرونی حصہ چمکدار اور زرد رنگ کا ہو تو دودھ اعلیٰ قسم کا ہوگا اور اس میں سے مکھن زیادہ نکلیگا۔

موتی جیسے سفید۔ یا سفید مائل بہ نیلگوں رنگ کی گائے جس کی جلد پر کسی قدر زردی کی جھلک مارتی ہو۔ یا بالکل زردی نہو۔ پتلا اور نیلگون رنگ کا دودھ دیتی ہے۔

دودھ کی کیفیت۔ "ہر گائے مختلف کیفیت اور رنگ کا دودھ دیتی ہے۔ خریدتے وقت دودھ کی کیفیت، مقدار، اور دودھ کے رنگ کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر خریدنے کے موقع پر گائے دودھ دیتی ہو تو اسکا تھوڑا سا دودھ لیکر صاف واش گلاس میں ڈالو اور غور سے دیکھو۔ اگر دودھ کا رنگ نیلگون ہے تو وہ بہت پتلا ہوگا۔ زیادہ دودھ دینے والی گایوں کے دودھ میں مائیت زیادہ ہوتی ہے۔ اور ملائی اور مکھن زیادہ نہیں تا مگر ایسا دودھ بچوں کے لئے نہایت ہی عمدہ اور فائدہ بخش ہوتا ہے۔ جتنا زیادہ زرد رنگ کا دودھ ہوگا اسی قدر عمدہ ہوگا۔ پس اسی لیے زرد رنگ کا دودھ دینی والی گائے بہ نسبت نیلگوں رنگ، کا دودھ دینے والی گائے کے زیادہ قیمت پاتی ہے۔ بہت سی گائیں عمدہ زرد رنگ کا دودھ دیتی ہیں۔ مگر مقدار میں تھوڑا ہوتا ہے۔ لیکن دودھ کی عمدہ کیفیت دودھ کی مقدار کی کمی کو پورا کر دیتی ہے۔ بہت زیادہ دودھ دینے والی گائیں عموماً بہت کمزور ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان کی جسمانی طاقت دودھ دینے کے سبب سے سلب ہوجاتی ہے۔ اور بعض اوقات تھوڑی عمر میں بچہ دینے سے رہ جاتی ہیں۔ جو گائے ایک دن میں آٹھ سے دس سیر تک دودھ دیتی ہو تو وہ ہر حالت کے لحاظ سے اچھی ہوتی ہے"

(ہندوستان کی گائیں)

مرے ہوئے تھن۔ عمدہ دودھ دینے والی نسل کی بعض گایوں میں مرے ہوئے تھن کی بیماری ہوتی ہے مرا ہوا تھن بالکل میں اندر اندر جمع ہونے کی قابلیت رکھتا ہے اور بہت تکلیف دہ ہوتا ہے اور گائے کو بالکل ناکارہ کر دیتا ہے۔ مرے ہوئے تھن کی گائے نہ خریدنی چاہیے۔ چاروں تھن یکساں، لمبے اور ایک دوسرے سے

یکساں فاصلہ پر ہوں۔

داغ زدہ گائیں۔ چونکہ گائے اتفاق سے گردن چہرے اور کاندھوں کے پاس سے داغ دی جاتی ہے تو یہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کو خریدنہ کیا جائے۔ کیونکہ دیسی لوگ اپنی گایوں کو خفیف سی بیماری پر داغ دیتے ہیں اور شاید یہ داغ ایسی بیماریوں کی وحشیانہ علاج کے باعث سے ہوں۔ لیکن گائے کا پورے طور پر ملاحظہ کرلیا جائے اور یہ دیکھ لیا جائے کہ آیا وہ کسی مرض میں مبتلا ہے۔ یا نہیں۔

عمر۔ جب گائے خریدنی ہو تو چھوٹی عمر کی خریدو اگرچہ بڑی عمر کی گائے زیادہ اور عمدہ دودھ دیتی ہو کیونکہ چھوٹی عمر کی گائے چھ یا آٹھ سال دودھ دینے کے بعد اچھے داموں کو فروخت ہوگی اور بڑی عمر کی گائے یا تو بہت جلد بچہ دینا چھوڑ دیگی۔ یا ایک دم دودھ دینا بند کردیگی اور پھر وہ کسی کام کی نہ ہوگی اسکے علاوہ بڑی عمر کی گائے کو بیاہنے میں بہت سی رکاوٹیں پیش آتی ہیں جو چھوٹی عمر کی گائے کو پیش نہیں آتیں۔ یہ بھی خیال رہے کہ دوسری بیات کی گائے خریدی جائے کیونکہ وہ اول بیات کی مشکلات سے رہائی پا چکتی ہے۔ اور دودھ پوری مقدار میں دیتی ہے۔

"بوڑھی گایوں سے دودھ حاصل کرنے میں بہ نسبت جوان گایوں کے جو اسی مقدار کا دودھ دیتی ہیں جسقدر کہ بوڑھی دیتی ہیں زیادہ خرچ آتا ہے۔ تمام گایوں کا کم خرچ سے زیادہ دودھ دینے کا زمانہ یکساں طور پر ایک ہی عمر میں ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض گائیں بعض کی نسبت زیادہ عرصہ تک دودھ دیتی ہیں۔ مگر موافق قاعدہ کے گائے کی آٹھ سال کی عمر کے بعد دودھ بڑھانے کی کوششیں کارگر نہیں ہوتیں۔ اگرچہ کہتے ہیں کہ عموماً گائے کی دس سال کی عمر تک۔ یا کچھ زیادہ عرصہ تک دودھ کی مقدار بڑھ سکتی ہے مگر خوب یاد رہے کہ جب گائے آٹھ سال کی ہو جاتی ہے تو اسکا دودھ چارہ پر بہت خرچ آنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس عمر کے بعد اس کو فربہ رکھنے کے لئے زیادہ خرچ اٹھانا پڑتا ہے۔ حالانکہ ایسی صورت میں اسکا گوشت ناقص ہو جاتا ہے"

(امریکا کا کسان)

بچھڑوں کی تعداد جو گائے کی قیمت اُسی قدر گھٹتی جاتی ہے جسقدر کہ وہ بچے دیچکی ہو اس گائے دیچکی ہے۔ امر میں بیچنے والیکا بیان قابل اعتبار نہیں ہوتا۔ بلکہ خریدار کو اپنی تحقیقات اور جانچ پر بھروسا رکھنا چاہیے۔ "گائے کی صورت شکل سے نہایت عمدہ جانچ ہو سکتی ہے۔ زیادہ بیاہنے پر پٹھیں اوپر کو اُٹھ جاتی ہیں اور پیٹ نیچے کو لٹک پڑتا ہے اور بدن کی جلد ڈھیلی ہوجاتی ہے اور نیچے کو لٹک جاتی ہے۔ اور بالکھ ہر بیات پر زیادہ کھردری ہوجاتی ہے۔ اول مرتبہ کی گیابھن گائے کی حالت بہت کم معلوم ہوتی ہے۔ مگر بوڑھی گائے کی حالت صاف طور پر ظاہر ہوجاتی ہے۔ یہاں تک کہ تھوڑے تجربہ سے بھی آسانی کے ساتھ اندازہ ہو سکتا ہے کہ گائے کتنے مرتبہ بیاہ چکی ہے"

"یہ بتانا کہ گائے کتنے مرتبہ بچہ دیگی بالکل ناممکن ہے۔ اکثر گائیں بیس تک بچے دیتی ہیں۔ اور بعض پانچ سے زاید نہیں دیتیں۔ عام اوسط آٹھ بچوں کی ہے۔ آٹھویں بچہ کے بعد گائے کی قیمت کچھ نہیں رہتی۔ اگرچہ بعد میں وہ دو تین بچے اور دے"

(ہندوستان کی گائیں)

زیادہ دودھ دینے والی گائے اگر پورا دودھ دیتی ہوئی گائے خریدو تو اپنے سامنے اس کی دھار نکلواؤ۔ اگر وہ پورا دودھ نہ دیتی ہو تو اس کی دھار کی چوڑائی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ زیادہ دودھ دینے والی ہے۔ یا کم۔ چوڑی دھار اچھا اور زیادہ دودھ ہونے پر دلالت کرتی ہے اور پتلی اور باریک دھار دودھ کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ جب زیادہ دودھ دینے والی گائے کی دھار نکالی جائے تو دودھ برتن کے اندر ایک مستقل ریلے کے ساتھ گڑگڑاتا ہے۔ ہر ایک شخص جس نے دھار نکلتی ہوئی دیکھی ہو اُس خاص آواز کو پہچان لیگا۔ اور اگر تھوڑا دودھ دینے والی گائے کی دھار نکالی جائے تو دودھ کے ریلے نامکمل اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور دودھ برتن میں آزادی سے چکر نہیں لگاتا۔

زیادہ دودھ دینے والی گائے اپنا تمام دودھ ایک دفعہ کے بچہ چونگانے میں دیدیتی ہے۔ مگر تھوڑا دودھ دینے والی گائے کا تمام دودھ نکال لینے سے پیشتر دو یا تین

مرتبہ تھنوں کو بچہ کا منھ لگانا پڑتا ہے۔

ٹوٹی ہوئی گائے۔ اگر گائے نے ایک مرتبہ بچہ گرادیا ہے تو اُس میں دوبارہ بچہ گرانے کی قابلیت ضرور ہوتی ہے۔ ایسی گائے کا گیابھن ہونے کی حالت میں خریدنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ بسا اوقات اسقاطِ حمل موروثی مرض ہوتا ہے۔

اگر کسی گائے نے پورے دنوں سے بہت پہلے بچہ دیدیا ہو تو اس کی دودھ کی مقدار پر بالضرور بُرا اثر ہوتا ہے یعنی اسکا دودھ گھٹ جاتا ہے۔ اگر بچہ پیدا ہوتے ہی مرجائے تو بھی گائے کا دودھ فوراً گھٹ جاتا ہے۔

بچھڑا۔ گائے خریدتے وقت اس امر کا خیال ضرور ہونا چاہیے کہ اس کا بچھڑا بھی ماں جیسی عمدہ نسل کا ہو بچھڑے کی نسل کا ماں کے دودھ کی کمی اور زیادتی پر اور بچھڑے کی قیمت کی کمی اور زیادتی پر بہت کچھ اثر ہوتا ہے۔ (دیکھو چودھواں باب)

باب (۷)
چارہ اور سانی

دودھ دینے والی گایوں کی گائیں نازک مزاج جانور ہیں اور ان کے دودھ کی کثرت واجبی خبرگیری اور ٹہل۔ اُس خبرگیری پر جو ان کے ساتھ کی جائے منحصر ہے۔ گائے کا دودھ بچے کے پینے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ مگر مناسب انتظام اور خبرگیری سے اس مقدار سے بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ عمدہ طور پر کاشت کئے ہوئے پودے کی مانند کہ وہ غفلت کرنے سے خراب حالت میں ہوجاتا ہے مویشی بھی واجبی خبرگیری اور خدمت نہ ہونے کے سبب سے بہت جلد خراب ہوجاتے ہیں۔

گلّے ذرا سی غفلت میں خراب ہوجاتی ہے۔ اور اگر مالک بلاناغہ خبرداری نہ رکھے تو یہ ناممکن ہے کہ گائیں پورا دودھ دیں اور سانڈ اور بیل کام کے لایق ہوں۔ خبرداری

کے ساتھ مالک کو یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ بیماری یا تندرستی کی حالت میں جبکہ گائیں دودھ خوب دیتی ہوں۔ یا نہ دیتی ہوں ان کی خدمت کس طور پر کی جائے

چارہ۔ یا سانی۔ گائے کا چارہ۔ یا سانی ایک ایسی چیز ہے کہ اُس پر ہوشیاری کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ گائیں چارہ اور سانی وغیرہ کہانے میں صفائی پسند اور مزاج دار ہوتی ہیں۔ اور ہر ایک گائے ایک ہی قسم کا چارہ۔ یا سانی نہیں کہاتی۔ اگر کہور۔ یا سانی کہانے کے برتن وغیرہ صاف نہ ہوں اور اُن میں سے کسی قسم کی بدبو آئی تو گائے چارہ اور سانی نہ کہائیگی۔ اگر اتفاقاً سانی میں کوئی بدبودار چیز ملجائے تو گائے منھ نہیں لگائیگی۔۔ بہوسے۔ یا کہلی میں بعض اوقات ذرا سا گوبر مل جانے سے تمام سانی خراب ہو جاتی ہے۔ سانی میں ملانے کا پانی بھی صاف، اور شفاف ہونا چاہیے۔ کیونکہ خراب سانی اور پانی دودھ کو بہت خراب کردیتا ہے۔

گائے کو دہار نکالنے سے تھوڑے عرصہ پیشتر کچھ چارہ اور سانی دینی چاہیے۔ ورنہ خالی معدہ میں دودھ کا ریلا گائے کی طاقت کو زائل کردیگا۔ مثلاً اگر صبح کے وقت کہور میں پڑے ہوئے چارہ پر آدھ سیر جو کر ڈالدیا جائے تو یہ کافی ہے۔

صبح کے وقت دہار نکالنے کے بعد گایوں کو آٹھ بجے تک چرنے چگنے کے لیے کُھلا چھوڑا جائے۔ پھر گھر میں لاکر صبح کے وقت کی معمولی سانی دی جائے۔

تمام دن اور رات گائے کو کہونٹے سے باندھے رکھنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ اگر اسکو کافی مشقت نہ کرائی جائے تو وہ تندرست نہ رہیگی۔

گائے کو ہر موسم میں زور کی بارش پڑنے کے وقت کے سوا ہمیشہ صبح کو دو تین گھنٹہ کے لیے باہر چرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے۔ آٹھ بجے اسکو سانی دیں پھر باقی دن بندھی رہنی چاہیے۔ گائے خاموشی کی جگہہ تنہا رہنا اور اپنی مرضی کے موافق سانی کہانا پسند کرتی ہے۔ اور اسکو پینے کا پانی صاف اور ستھرا دینا چاہیے۔

شام کو پھر چھ بجے سانی دی جائے۔ اکثر دو دفعہ کی نسبت تین۔ یا چار دفعہ سانی

دینا اچھا ہوتا ہے۔ اگر ایک ہی دفعہ بہت سی سانی دیجائے تو بعض گائیں سانی کے بہت سے حصّہ کو ضایع کر دیتی ہیں۔ کیونکہ سانی چند گھنٹوں کے بعد بدبو دینے لگتی ہے۔
سانی کہلانے میں باقاعدگی کا زیادہ تر خیال رکھنا چاہیے۔

اقسام اناج جو گایوں کی خوراک (گیہوں)۔ جو دودھ دینے والی گائے کو کہلانے چاہییں کے لئے اچھے ہیں۔ ان کے علاوہ دوسری قسم کے اناج گایوں کو تھوڑا بہت نقصان ضرور پہونچاتے ہیں۔ چاول بیمار گائے کے لیے عمدہ ہے۔ مگر اس میں غذا بہت نہیں ہوتی۔ مکئی گائے کو موٹا کرتی ہے۔ مگر دودھ نہیں بڑہاتی۔ مکئی کی چوکر البتہ اچھی ہوتی ہے۔

سانی کا وزن۔ مفصلہ ذیل وزن کی سانی چوبیس گھنٹہ کے اندر دو دفعہ دو برابر حصّہ کر کے۔ یا کئی مرتبہ اُتنے ہی برابر حصّے کر کے دینی چاہیے۔ اور اس وزن کی سانی آٹھ سیر دودھ والی معمولی قد کی گائے کو بخوبی کفایت کرے گی۔ مگر آٹھ سیر سے زیادہ دودھ دینے والی گائے کے لیے دودھ کی مناسبت سے سانی بڑھا دینی چاہیے۔ چھوٹے قد کی گایوں کو جو سارے دن میں چار۔ یا پانچ سیر دودھ دیتی ہوں اس قدر وزن کی سانی نہ دینی چاہیے۔

گیہوں ڈیڑھ سیر۔ گیہوں کی بہوسی دو سیر۔ کھلی ایک سیر۔ بنولہ آدھ سیر۔ گیہوں یا جو کا بہوسہ تین سیر۔ سبز گھانس عمدہ طور پر کاٹا ہوا بارہ سیر۔ نمک ایک چھٹانک گندھک پاؤ چھٹانک۔ کل بیس سیر سوا چھٹانک۔

اگر مذکورۂ بالا وزن کی سانی سے گائے نہ پنپے تو بہوسہ۔ یا چری دو سیر سے آٹھ سیر تک زیادہ کر دو۔ اگر سبز گھانس دستیاب نہ ہو تو بہوسہ زیادہ دو۔ اگر بہوسہ بھی دستیاب نہ ہو تو دہانوں کے تُس اور ایک سیر بہوسی زیادہ کر دو۔ صحت کے لئے سبز گھانس نہایت ہی ضروری ہے۔ مگر وہ مئی اور جون کے مہینوں میں مشکل سے دستیاب ہوتا ہے۔ اس حالت میں بجائے سبز گھانس کے بہوسہ کی مقدار بڑھا دی

جائے۔ یا خشک گھانس۔ یا دھانوں کے تُس جسقدر کہ گائے کھا سکے دینے چاہئیں۔ چاولوں کا دُھلا ہوا پانی اور کانجی۔ یا پیچ بھی گائے کے لئے بہت مفید ہے۔

سانی اعلیٰ قسم کی ہونی چاہیئے۔ خراب اناج اور بھوسی یا سڑی ہوئی کھلی اور چری کھلانے میں کوئی فائدہ نہیں ہے +

سانی کا اثر۔ کولائی اناج کی ایک قسم ہے جو گایوں کو دی جاتی ہے۔ یہ دودھ دینے والی گائے کے لئے عمدہ ہے۔ کیونکہ اس سے دودھ بڑھتا ہے۔ اور گائے طاقتور ہوتی ہے۔ مگر کولائی۔ جو اور گیہوں تینوں کو ملا کر دیں تو یہ سب سے بہتر ہے۔ کیونکہ کولائی سرد ہے اور اگر محض کولائی دی جائے تو بعض گائیں جاڑے کے موسم میں اسکی سردی سے بیمار ہو جاتی ہیں +

اگر گائے مضبوط نہ ہو اور اسکی صحت اچھی نہ ہو تو اناج کی مقدار بڑھا دیجائے کیونکہ اناج طاقت پیدا کرتا ہے۔

اگر گائے کا ہاضمہ درست نہیں ہے تو اناج کی مقدار کم کردی جائے۔ اور گیہوں کی بھوسی بڑھا دی جائے۔

اگر گائے کم خوراک ہے۔ تو بھوسہ یا چری کم کردیجائے۔ ورنہ وہ طاقت بخش خوراک کے بہت سے حصہ کو چھوڑ دیگی۔

سبز گھانس دودھ اور مکھن کو گاڑھا اور آبدار کرتا ہے۔

اناج دودھ کی مقدار کو بڑھاتا ہے۔ اور اسکی کیفیت کو درست کرتا ہے۔ اور گائے کو طاقت بخشتا ہے۔

بنولے دودھ میں مکھن زیادہ پیدا کرتے ہیں۔ مگر کسی گائے کو آدھ سیر فی یوم سے زیادہ نہ دینے چاہئیں۔ کیونکہ وہ بہت گرم ہوتے ہیں اور ان کا ہضم کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اور اکثر پاکھ کو سُجا دیتے ہیں۔

کھلی دودھ اور مکھن پیدا کرنے میں مدد دیتی ہے۔

بھوسی ہاضمہ زیادہ کرتی ہے اور دودھ پیدا کرتی ہے۔

نمک اور گندھک مصفی خون ہیں اور بہت سی بیماریوں کو روکتی ہیں۔

دھانوں کے تُس میں کوئی غذا نہیں ہوتی۔گیہوں۔جو۔اور کولائی کا بھوسہ بہت اچھا ہوتا ہے۔

ہر قسم کی کھلی دودھ دینے والی گائے کے لیے مفید نہیں ہوتی۔تِل۔السی اور ناریل کی کھلی نہایت عمدہ ہوتی ہے۔دیگر اقسام کی کھلیاں بہت گرم ہوتی ہیں۔اور اس لیے وہ گائے کو مضر پڑتی ہیں۔سرسوں یا رائی کی کھلی بیلوں اور سانڈوں کے لیئے مفید ہوتی ہے۔

تِلوں کی کھلی ذائقہ میں شیریں ہوتی ہے۔اور اس میں تیل کی سی بُو ہوتی ہے اور اُس کا رنگ عرق ناریل کا سا ہوتا ہے۔اور وہ پُرانی ہو کر خشک اور سخت ہو جاتی ہے۔یہ کھلی گائے کے واسطے نہایت ہی اچھی ہے۔مگر مشکل سے دستیاب ہوتی ہے۔اور دوسری کھلیوں کی نسبت زیادہ مہنگی ہوتی ہے۔اس دوسرے درجہ پر خوبی کے لحاظ سے ناریل کی کھلی ہے۔مگر اول اول گائے اِسکو پسند نہیں کرتی۔پس یہ تازہ اور تھوڑی دینی چاہیے۔حتیٰ کہ گائے اسکی عادی ہو جائے۔سرسوں کی کھلی عام ہے۔عموماً ہندوستانی اسکو استعمال کرتے ہیں۔مگر یہ کھلی دودھ دینے والی گائے اور چھوٹے بچھڑے بچھیا کو راس نہیں آتی۔

کھلی کی یہ تمام قسمیں طاقت ور غذا ہیں۔اور اس وجہ سے بے بہا ہیں گائے بیل کے جسم میں جو مختلف بناوٹ کی چیزیں ہیں۔اُن کی ترکیب میں مدد دیتی ہیں اور اس طرح وہ خون اور دودھ کو زیادہ کرتی ہیں۔اس بات کی بڑی احتیاط رہے کہ کھلی تازہ ہو اور اس میں کیڑے نہ ہوں۔خصوصاً تلوں کی کھلی جلد خراب ہو جاتی ہے۔اور اُس میں کثرت سے کیڑے ہو جاتے ہیں ✣

سانی تیار کرنا۔ اناج کو ہمیشہ دَل لینا اور خوب اُبال لینا چاہیے۔ پھر ٹھنڈا کر لینا چاہیے۔ چار یا پانچ سیر پانی ایک سیر غلہ میں ملا کر اُبالنا چاہیے یا اناج کو دَل کر بارہ۱۲ گھنٹے تک بھیگا رکھنا چاہیے۔ کولائی کو اُبالنا نہ چاہیے اسکو دَل کر بارہ۱۲ گھنٹے تک بھیگا رکھنا چاہیے۔ اُبلی ہوئی کولائی مویشی کو موافق نہیں آتی۔

بھوسی کو سُکھا لینا چاہیئے۔ بنولوں کو کوٹ لیا جائے اور بھگو کر نرم کر لیا جائے۔ کھلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے چار گھنٹے تک بھگوئے رکھنا چاہیے۔ یا اسکو خوب باریک پیس لیا جائے۔

خُشک بھوسہ اور سبز گھانس۔ اور چری کے ٹکڑے ایک ایک انچ لمبے کاٹ لینے چاہئیں۔

نمک اور گندھک کو کوٹ لینا چاہیے اور جب ناج ٹھنڈا ہو جائے تو اُسکو ملا دینا چاہیے۔ اور تمام اجزا کو پانی اور چاولوں کی کانجی کی کافی مقدار میں ملا کر پتلا کر لیا جائے۔ اِس بات کی بڑی احتیاط رہے کہ اناج ثابت بغیر اُبلا ہوا یا بھگویا ہوا نہ دیا جائے اور سانی خشک نہ دی جائے۔

ایک ضروری بات۔ دودھ دینے والی گائے کو موٹا نہ کیا جائے۔ کیونکہ جب خوراک چربی میں تبدیل ہو جائیگی تو دودھ کم ہوگا اور گائے بانج ہو جائیگی۔ اگر گائے موٹی ہو جائے تو غلہ کم دیا جائے یا بالکل نہ دیا جائے۔ غرضکہ گائے کو ہمیشہ تندرست حالت میں رکھنا چاہیئے۔

سانی اور چارہ کا خرچ۔ سانی اور چارہ کا خرچ مختلف اضلاع میں بوجہ مختلف موسموں کے مختلف ہوتا ہے۔ مگر یہ خرچ دودھ کی قیمت کے نصف ½ یا تین ¾ چوتھائی سے کبھی زیادہ نہ ہونا چاہیئے ❖

سبز چارہ۔ گائے کو سبز چارہ سے محروم نہ رکھنا چاہیئے ورنہ گائے تندرست نہ رہیگی اور دودھ اچھا نہ ہوگا۔

عام دہقانی اپنی گایوں کو کسی قسم کی خاص سانی دینے کا خیال کبھی نہیں کرتے غریب جانور صبح کو چرنے کے لئے باہر چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ اور شام کو باندھ لئے جاتے ہیں۔ غرضکہ جو کچھ وہ بذات خود چر چگ کر کھا لیتے ہیں وہی اُن کا چارہ اور وہی ان کی سانی ہوتی ہے۔ صرف اسقدر زیادتی البتہ ہوتی ہے کہ کبھی رات کو دھانوں کے سوکھے ہوئے تُس اُن کے آگے ڈال دیئے جاتے ہیں۔

دوب مویشیوں کے لئے نہایت ہی عمدہ گھانس ہے۔ گیہوں۔ جو۔ کولائی۔ مٹر۔ مکئی کے چھوٹے بڑے پودے اور پھلدار درختوں کے ہرے پتے مویشیوں کے لئے نہایت ہی مفید ہیں۔ لمبا لمبا رسیلا گھانس جو مکئی۔ گیہوں۔ اور دیگر اناج کے درمیان پیدا ہوتا ہے۔ مویشیوں کا عمدہ چارہ ہے۔ کتری ہوئی گاجر۔ گنّا۔ چقندر۔ گاہے گاہے گوبھی ان کی خوشگوار اور عمدہ خوراک ہیں۔ ایک گائے کو سال بھر سبز چارہ ملنے کے لئے ساڑھے تین بیگہ۔ یا ایک ایکڑ زمین ہونی چاہیئے۔

بھوسہ یا چری۔ بھوسہ یا چری پسند کرنے میں بھی خاص احتیاط درکار ہے گیہوں یا جَو کا بھوسہ بلاشک و شُبہ ایسا عمدہ ہے کہ مویشیوں کو دیا جائے۔ بھوسہ خرید کرتے وقت دیکھ لینا چاہیئے کہ وہ صاف اور خوشگوار ہے یا نہیں۔ کیونکہ بعض دفعہ اس میں گارا۔ گوبر۔ پتّے اور کانٹے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور وہ بدبودار اور سڑا ہوا ہوتا ہے۔

دھانوں کے تُس میں تھوڑی غذائیت ہوتی ہے۔ لیکن بنگال میں اسکی سانی کثرت سے مویشیوں کو کھلائی جاتی ہے۔ چاولوں کے تُس خریدتے میں اس بات کی احتیاط رہنی چاہیئے کہ وہ نشیبی اور سیلابی زمین میں پیدا

نہ ہوا ہو - کیونکہ اکثر ایسا بھوسہ گائے کو بیمار کر دیتا ہے - مگر اونچی زمین کا پیدا ہوا چاولوں کا بھوسہ مویشی کے لایق ہوتا ہے - اسکی شناخت یہ ہے کہ وہ باریک اور خوش نُما اور ہلکے زرد رنگ کا ہوتا ہے - مگر ذائقہ میں قدرے نمکین ہوتا ہے +

خشک گھانس - خشک گھانس کو گائے پسند نہیں کرتی - مگر صاف خوشگوار - اور نرم و خشک گھانس تھوڑا تھوڑا کر کے دیا جائے - تو کچھ مضائقہ نہیں +

گندا چارہ - ہندوستان کے بعض حصوں میں گائے کو نجاست یعنی لید اور مویشیوں کے نیچے بچھا ہوا گھانس کھلایا جاتا ہے - لید خاصکر توپخانہ اور رسالہ کے گھوڑوں کے اصطبل سے یا گھوڑوں کی منڈی اور ڈپو سے جہاں پر زیادہ دانہ گھوڑوں کو دیا جاتا ہے - اکٹھی کی جاتی ہے - صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا جاتا بلکہ انسان کا فضلہ بھی کھلایا جاتا ہے - لوگ کہتے ہیں کہ اس سے دودھ کا رنگ ملائی جیسا ہو جاتا ہے اور ذائقہ نہیں بگڑتا - غریب گایوں کو یہ گِھندار چیز زبردستی بھوکا مار کر کھلائی جاتی ہے - اول اول جب وہ اسکے کھانے کی عادی نہیں ہوتیں تو انہیں کچھ چارہ ملا کر ذائقہ دار کر دیا جاتا ہے - مگر وہ بہت جلد اِس تمام فضلہ کو اپنی خوشی سے کھا لینا سیکھ جاتی ہیں +

(ہندوستان کی گائیں)

جس گائے کی اچھی طرح خبرگیری کی گئی ہو اور جسکو ہمیشہ عمدہ چارہ دیا گیا ہو وہ کبھی ایسی گندی چیز نہیں کھاتی - ایسی گائیں باہر چرنے اور پھرنے کے لئے آزاد چھوڑ دی جاتی ہیں اور یہ اندیشہ نہیں ہوتا کہ وہ کوئی ایسی چیز کھا لینگی جو اُن کو یا اُنکے دودھ کو نقصان پہنچاتی ہو -

بعض گائیں گندہ چارہ کھانے سے مر جاتی ہیں - مگر کیا عجب ہے کہ وہ آدمی جو گندہ چارہ کھانے والی گائے کا دودھ پیتے ہوں اُن کی نسبت زیادہ

مرتے ہوں -

نمک - اگر گائے کو سانی میں کافی نمک اور گندھک نہ دی جائے تو وہ ہڈیاں چگلنے اور زمین چاٹنے لگتی ہے -

پینے کا پانی - گائے کے پینے کے پانی پر بھی توجہ ہونی چاہیے - گائے کی صحت کے لیے صاف اور ستھرا اور کافی مقدار کا پانی بھی عمدہ اور کافی سانی کی طرح ضروری ہے - بیل گائے کو زیادہ پیاس لگتی ہے - اگر ان کو صاف پانی پینے کو نہ ملے تو ہر قسم کے خراب پانی کو جو انکے سامنے آئیگا پی جائینگی -

آجکل کہا جاتا ہے کہ گاؤں کا دودھ جو خراب طور پر کھلائی پلائی ہوئی گایوں سے حاصل کیا جاتا ہے - ٹائفائیڈ بخار پیدا کرتا ہے - اور یہ بھی مانی ہوئی بات ہے کہ بازاری دودھ میں گندا پانی ملا ہوا ہوتا ہے لیکن اگر گایوں کے پینے کے پانی کی بخوبی احتیاط رکھی جائے تو ہمارے خیال میں ڈاکٹر کی ضرورت کم ہوگی - کیونکہ نہ آدمی بیمار ہونگے نہ ڈاکٹر کے بلانے کی حاجت ہوگی +

ہم یہ بخوبی جانتے ہیں کہ عام لوگ جھیلوں اور تالابوں کو کس طرح گندا کر دیتے ہیں - پس ایسے چشموں کا پانی گایوں کو پلانے کے قابل ہرگز نہیں ہو سکتا - کیونکہ ایسے پانی سے دودھ پر گندا چارہ کا سا اثر ہوتا ہے - مگر جب دودھ ہی میں ایسا گندا پانی ملایا جائے تو اسکا کیا علاج ؟

باب (۶)

گائے باندھنے کا مکان اور اسکا سامان

گائے کے مکان کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے - مویشی رات کے وقت مکان کی چھت کے نیچے ہونے چاہئیں اور دوپہر کی دھوپ اور سخت بارش اور آندھی سے

اُن کو بچانا چاہیے +

سردی کے موسم میں ان کے مکان میں سرد ہوا کے جھونکے گزرنے نہ پائیں۔ بارش کے موسم میں وہ خشک ہونے چاہئیں۔ گرمی کے موسم میں مکان کھُلے ہوئے اور ٹھنڈے ہوں۔ اور ہر موسم میں اُن میں ہوا کی آمد و رفت کافی طور پر ہو +

ہندوستان میں مویشیوں کے لیے مکان کا بنانا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ پکّا مکان بہ نسبت کچّے کے بہتر ہوتا ہے۔ لیکن نہایت ہی نفیس مکان لکڑی یا مٹی کے ستونوں اور چھپّر کی چھت کا تھوڑے داموں میں تیار ہو جاتا ہے۔ مکان خواہ کچّا ہو یا پکّا مگر فرش اینٹوں اور چونے کا پُختہ ہونا چاہیے۔ کچّے فرش میں فوراً گڑھے پڑ جاتے ہیں اور بدبو دینے لگتا ہے۔ تختوں کا فرش خطرناک ہے۔ کیونکہ مویشی کو اُس پر پھسل جانے کی وجہ سے سخت چوٹ آتی ہے۔ کھرنجے کا فرش سب سے اعلیٰ ہے۔ وہ اِس طور پر بنتا ہے کہ اوّل روڑے اور کنکر خوب کوٹے جائیں۔ پھر اُن کے اوپر اوّل درجہ کی پُختہ اینٹیں گچ یا چونے کے ساتھ کھڑی لگائی جائیں۔ یہ فرش عرصۂ دراز تک قائم رہتا ہے + فرش کا لیول چوطرفہ زمین کی عام سطح سے ڈیڑھ فٹ سے ۲ دو فٹ تک اونچا ہونا چاہیے +

اِس میں کچھ شک نہیں کہ گائے کا مکان بہت سے مختلف طریقوں سے بنایا جاتا ہے۔ اگر صرف ایک دو گائیں ہوں تو اُن کے لیے ایک یا دو کمرے باہر کے مکان میں مخصوص کر دیے جائیں۔ یا اصطبل میں ایک۔ یا دو مقام ان کے باندھنے کے لیے مقرر کر دیے جائیں۔ لیکن بہت سی گائیں رکھنے کی حالت میں باقاعدہ گویا گڑھی بنائی جائے مگر گایوں کی تعداد کتنی ہی ہو ہر حالت میں فرش اور ہوا پر خاص توجہ ہونی چاہیے +

اُس مکان کا نقشہ واقع میں نہایت عمدہ ہے جو نقشہ **ب** کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔ یہ نہایت ہی سادہ اور مختصر سی عمارت ہوتی ہے۔ اور ضرورت کے موافق بڑی اور چھوٹی ہو سکتی ہے۔ اسکے تین حصے ہوتے ہیں ایک بیاہنے والی گایوں کے لیے۔ دوسرا بچھڑوں کے لیے جب وہ ماں سے علیحدہ ہوں۔ تیسرا بڑے مویشیوں کے لیے مکان ہمیشہ جنوب

کی طرف کھلا ہوا ہونا چاہیئے اور شمال کی جانب دیوار ہونی چاہیئے۔ اور اِس دیوار میں تین ۳ فٹ اونچی اور دو فٹ چوڑی کھڑکیاں ہوں اور یہ کھڑکیاں زمین سے پانچ فٹ اونچائی پر بنائی جائیں اور ہر ایک کھڑکی چھ ۶ فٹ کے فاصلہ پر ہو۔ گائے بندھنے کے مکان کی اندرونی چوڑائی کم سے کم سولہ ۱۶ فٹ ہو۔ شمالی دیوار کے آگے جنوب کی طرف دس فٹ زمین گایوں کے کھڑا ہونے کے لئے ہونی چاہیئے۔ اور اِس سے آگے تین ۳ فٹ چوڑی کھور ہو اور کھور کے پیچھے تین ۳ فٹ چوڑا رستہ چھوڑا جائے۔ کھور تمام مکان میں پختہ اینٹوں اور گچ کی بنائی جائے۔ کھور کی اندرونی چوڑائی اٹھارہ سے اکیس انچ تک ہو۔ اور وہ بارہ سے پندرہ انچ تک گہری ہو۔ مکان کے فرش کے لیول سے کھور کی تہ قریباً چار انچ اونچائی پر ہو۔ اور اس کی تمام اونچائی چوبیس ۲۴ سے ستائیس ۲۷ انچ تک ہو۔ مکان کا ڈھلان جنوب کی طرف سے شمال کی جانب ہونا چاہیئے۔ یعنی گائے کے سر کی طرف سے چوتڑوں کی طرف ہو۔ تین ۳ انچ کا ڈھلان پیشاب وغیرہ بہائے جانے کے لیئے کافی ہے۔ شمالی دیوار کے عین مقابل ایک نالی ہونی چاہیئے جو تمام گندے پانی اور پیشاب کو بہالے جائے۔ نالی چھ ۶ سے نو ۹ انچ تک چوڑی اور تین ۳ انچ گہری پختہ اینٹوں اور گچ اور چونے سے بنائی جائے۔ گائے کے مکان سے باہر شمال کی طرف آٹھ فٹ کے فاصلے پر چار ۴ فٹ مربع اور دو ۲ فٹ گہرا چوبچہ ہو۔ جس میں تمام گندہ پانی اور پیشاب جمع ہوتا رہے اور گائے کے مکان کی نالیاں اِس چوبچّے میں پڑنی چاہئیں +

چھت جنوب کی طرف تھموں یا کھمبوں پر کھڑی ہونی چاہیئے۔ تھم خواہ پختہ یا کچّی اینٹوں کے ہوں۔ یا لکڑی کے ہوں۔ اگر پختہ اینٹوں کے ہوں تو ان کا آثار چوبیس ۲۴ انچ لمبا اور پندرہ انچ چوڑا ہونا چاہیئے۔ اور کچّی اینٹوں کی حالت میں چھتیس انچ لمبا اور اٹھارہ انچ چوڑا ہونا ضروری ہے۔ تھموں کا درمیانی فاصلہ چھ ۶ فٹ سے کم نہ ہو۔ بچّہ دینے اور بچھڑوں کے مکان بڑی گایوں کے مکان جیسے ہوں۔ مگر اتنا فرق ہو کہ بچھڑوں کی کھور ایک فٹ سے زیادہ چوڑی نہ ہو۔ اور چھ ۶ انچ سے نو ۹ انچ تک گہری ہو اور اسکی تمام

اونچائی پندرہ انچ سے زاید نہ ہو +

مکان میں ہوا رسانی کا انتظام پورا ہونا چاہیئے - ہر موسم میں اس کے فرش کو صاف اور خشک رکھنا مشکل کام نہیں ہے - موسم گرما میں تمام دروازے اور کھڑکیاں رات دن چوپٹ کھلی رہیں - اور برسات اور سردی کے موسم میں شمالی کھڑکیاں رات دن بند رہیں - مگر دروازے دن کو کھول دیئے جائیں اور رات کو بند کر دیئے جائیں - دروازہ کے کواڑوں کے سروں پر روشندان ہونے چاہئیں - تاکہ دروازے بند ہونے کی حالت میں اندر کافی ہوا جا سکے - دروازوں اور کھڑکیوں کے کواڑ لکڑی کے ہوں اور لکڑی کے کواڑ عموماً اچھے ہوتے ہیں - نہایت ہی مضبوط کرمچ اور ٹاٹ کے پردے بھی کواڑوں کا کام دے سکتے ہیں +

مکان کی اونچائی فرش سے لیکر چھت تک دس فٹ سے کم نہ ہو - اور دروازے آٹھ فٹ اونچے ہوں - اگر چھت چھپّر اور کھپریل کی ہو تو دونوں طرف کم سے کم آٹھ فٹ اونچی ہو - اور بیچ میں سے بارہ فٹ اونچی ہو +

وسعت - زیادہ مویشی کم جگہ میں نہ رکھنے چاہئیں - ان کو علاوہ کھڑے ہونے کے آرام سے بیٹھ جانے اور لیٹ جانے کے لیے کافی جگہ دی جائے - کبھی گائے تندرست نہیں رہتی - اگر اس کے کھڑا ہونے کے لئے چالیس مربع فٹ زمین نہ ہو - بڑی اور قد آور گایوں کو ساٹھ مربع فٹ فی راس جگہ دی جائے تو اچھا ہے - ایک تنہا گائے کے لیئے دس فٹ لمبا آٹھ فٹ چوڑا مکان ہونا ضروری ہے - تاکہ اسکو باسانی اور آرام سے چو طرفہ مڑ جانے کے لیئے جگہ ملے -

فرش کا صاف رکھنا - فرش پر صبح و شام صرف جھاڑو ہی نہ دی جائے بلکہ جمے ہوئے گوبر وغیرہ کو کھرچ دیا جائے اور فرش کو ہر صبح دھویا جائے - اور جب گائیں گوبر کریں تو فوراً اٹھالیا جائے - گوبر اور

کیچڑ فرش پر اور نالیوں میں زیادہ عرصہ تک نہ پڑا رہے۔ مکان ہر وقت صاف ستھرا اور بغیر بدبو کے اور کامل طور پر خشک رکھنا چاہیے۔ فی نایل اور پانی۔ یا کاربولک پوڈر ہر روز فرش پر چھڑکا جائے۔ پختہ فرش پر ریت۔ یا کچھ گھاس بچھا دی جائے تاکہ مویشی کا پیر نہ پھسلے۔ سردی اور بارش کے موسم میں گائے کے نیچے خشک گھاس بچھا دی جائے۔ تاکہ وہ اس پر بیٹھ سکے اور لیٹ سکے۔ خاص توجہ بچھڑوں کے مکان اور اُن مکانوں پر ہونی چاہیے۔ جو گایوں کے بچّہ دینے کے لیے مخصوص کیئے گئے ہوں۔

گایوں کے مکان کو دھونے کا عمدہ وقت وہ ہے۔ جب گائیں صبح کے وقت باہر صحن میں کھلی چھوڑ دی جائیں ٭

موری۔ گائے باندھنے کے مکان کی موریاں یا تو گلی کے بدررو میں یا اُس چو بچّہ میں جس کا اوپر ذکر آچکا ہے۔ پڑنی چاہئیں۔ اِس چو بچے کو ہر روز صاف کرنا اور دھونا چاہیے۔ اور اس کی آلایش یا تو گہری زمین کھود کر دبا دی جائے یا مکان سے بہت فاصلہ پر ڈال دینی چاہیے ٭

گوبر کو فرش پر سے اُٹھا کر گایوں کے چھپر کے پچھواڑے کھتّے میں اکٹھا کرنا چاہیے اور ہر صبح کو وہاں سے اُٹھا کر کھاد جمع ہونے کی جگہ ڈال دیا جائے ٭

گائے گھر کا سامان۔ اگر ایک۔ یا دو گائیں ہیں تو جست۔ یا بجلی کی قلعی کیے ہوئے (مگر لوہے کے نہ ہوں) ٹب رکھنے چاہییں۔ مٹی اور لکڑی کے ٹب استعمال کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ وہ بخوبی صاف نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ جست اور بجلی کی قلعی کیے ہوئے ٹب ہر صبح شام اچھی طرح گھسے یا مانجھے اور دھوئے جا سکتے ہیں۔ اگر اس قسم کے ٹب میسّر نہ ہوں تو مٹی کے گملے لینے چاہییں۔ مگر ان میں بدبو نہ پیدا ہونے دیں اور وقتاً فوقتاً نئے گملے بدل لیے جایا کریں۔ ٹب اور کھور کو ہر صبح شام گھسنا۔ یا مانجھنا اور دھونا چاہیے ٭

حوض۔ ہر ایک مکان میں ایک حوض ہونا چاہیے اور وہ صحن میں چھپر سے باہر شمال کی طرف ہو۔ اور اُس میں ہر وقت صاف و شفاف پانی بھرا رہے۔ ہر صبح اس کو صاف کرکے تازہ پانی سے بھر دینا چاہیے۔ تاکہ جب گائیں صحن میں آئیں تو وہ تازہ اور صاف پانی پییں۔ گائے کو دن میں دو مرتبہ پانی پلانا چاہیے ٭

گائے باندھنے کا قاعدہ۔ جب ایک۔ یا دو گائیں ہوں تو انکو جُدا گانہ کھونٹوں سے ایک دوسرے سے علیحدہ فاصلہ پر باندھا جائے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کے پاس نہ آسکیں۔ مگر جب بہت سی گائیں ایک ہی کھور میں کھائیں تو ان کو ایک دوسرے سے اِس قدر فاصلہ پر باندھا جائے کہ وہ ایک دوسرے سے نہ ملیں۔ باندھنے کا قاعدہ یہ ہے کہ کھور کے برابر چار چار فٹ کے فاصلہ پر لوہے کی سلاخیں بطور کھونٹے کے زمین میں گاڑ دیجائیں۔ اور اُن سلاخوں میں مضبوط رسّیوں کے ٹکڑے باندھ دیے جائیں ٭

رسّی کا ٹکڑا چھ فٹ لمبا ہو اور اس رسّی کے دونوں سرے دو کھونٹوں سے باندھ دیے جائیں۔ اُس کے بیچ میں چار فٹ لمبی رسّی اور باندھی جائے۔ جسکو گائے کے گلے میں ڈالدیا جائے۔ اِس طریق سے بندھے رہنے میں گائے اپنی دائیں بائیں طرف کی گائے کے پاس نہیں جا سکتی۔ لیکن اپنی جگہ پر آرام سے کھڑی اور بیٹھ اور لیٹ سکتی ہے۔ رسّیاں کھور کے بالائی کنارے کے لیول میں کھونٹوں سے باندھی جائیں۔ اِس سے بہتر یہ ہے کہ کھونٹوں کے گرد لوہے کے کُنڈے پڑے ہوئے ہوں۔ اور اِن کُنڈوں میں رسّیاں باندھ دی جائیں۔ اِس طرح گائے زیادہ آرام سے اُٹھ بیٹھ سکتی ہے۔ کیونکہ کُنڈے موافق ضرورت کے اوپر اور نیچے کو ہو جائیں گے ٭

بیل اور بڑے بچھڑے بھی گائے کی طرح باندھے جائیں۔ مگر سانڈوں کو بہت فاصلہ پر مضبوط رسّیوں۔ یا زنجیروں سے باندھنا چاہیے۔ کیونکہ اگر انہوں نے

اتفاقاً رسی تڑالی تو سخت نقصان پہنچائیں گے +

صحن- گائے کے باندھنے کے مکان کے آگے صحن ہونا چاہیئے - تاکہ صبح کے وقت گائیں اِس صحن میں دو گھنٹے کے لیئے چھوڑ دی جائیں ایسی آزادی گایوں کے لئے ضروری ہے - اور اُن کے صحت کے لیئے نہایت فائدہ مند ہے - صحن مکان کے سامنے ہو - اور ہر ایک جانور کے لیئے ۴۰ فٹ لمبی اور ۱۰ فٹ چوڑی زمین ہو - بلکہ جسقدر زیادہ جگہ ہوگی اسی قدر بہتر ہوگا - دودھ نہ دینے والی گائیں اور بیل اور بچھڑے دن میں باہر چرنے کے لیئے چھوڑ دئے جائیں - یا ان کو صحن میں کھلا چھوڑ دیا جائے +

دیگر مکانات خدمتگار کا مکان اور گودام گھر گائے کے مکان سے پچاس فٹ کے فاصلہ پر علٰحدہ ہوں - یا ایک قطار میں مغرب کی سمت رہوں دودھ تولنے اور رکھنے اور دودھ کے برتن رکھنے کے لئے چھوٹا سا مکان ہونا چاہیئے اگر ممکن ہوسکے تو گائے گھر سے علٰحدہ سانڈ کا مکان بنایا جائے - اور صحن بھی اسکے لئے علٰحدہ ہو +

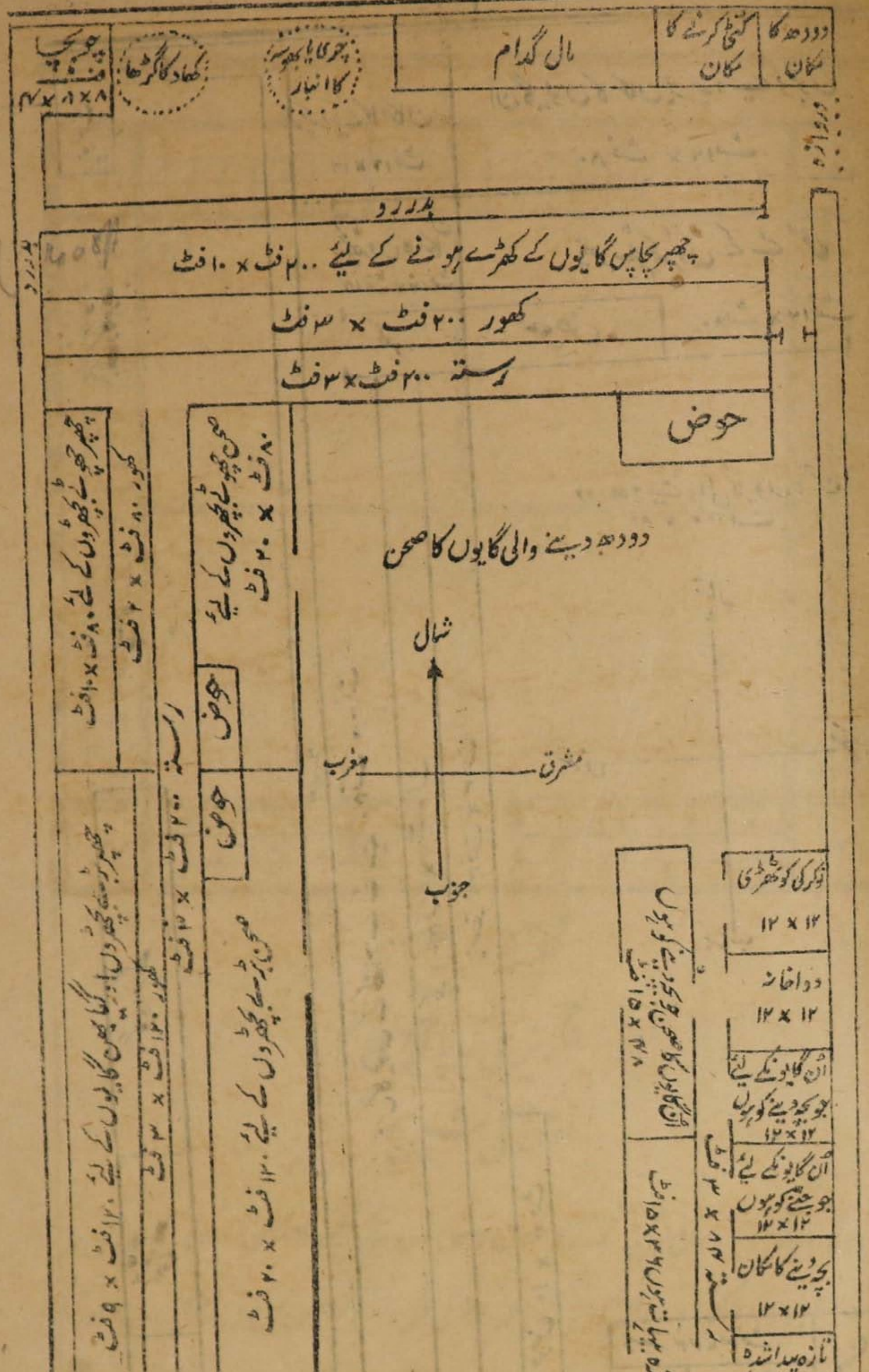
اِن نقشوں کو غور سے دیکھو :-

صفحہ ۴۵ پر نقشہ الف ہے +

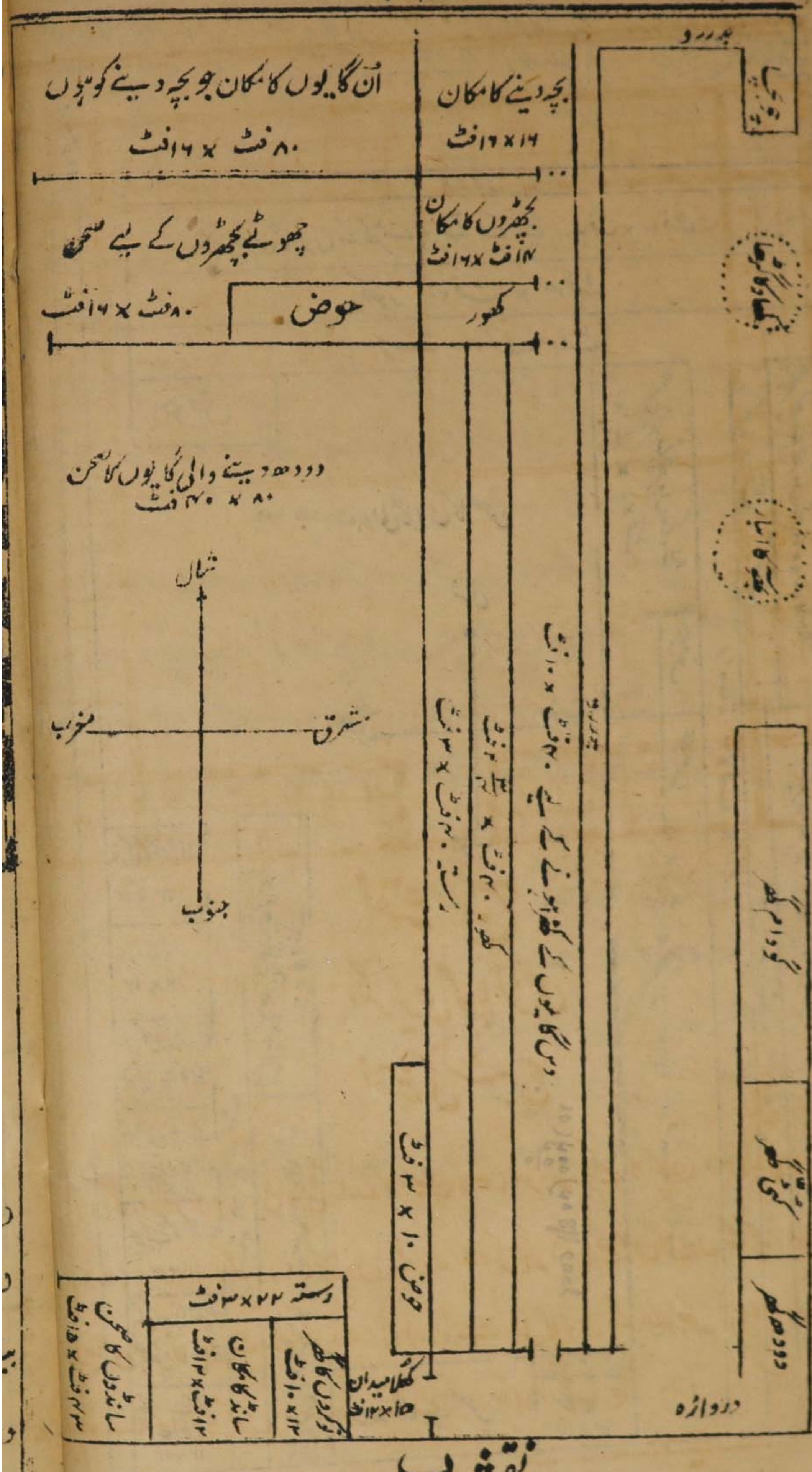
صفحہ ۴۶ پر نقشہ ب ہے +

صفحہ ۴۷ پر نقشہ ج ہے +

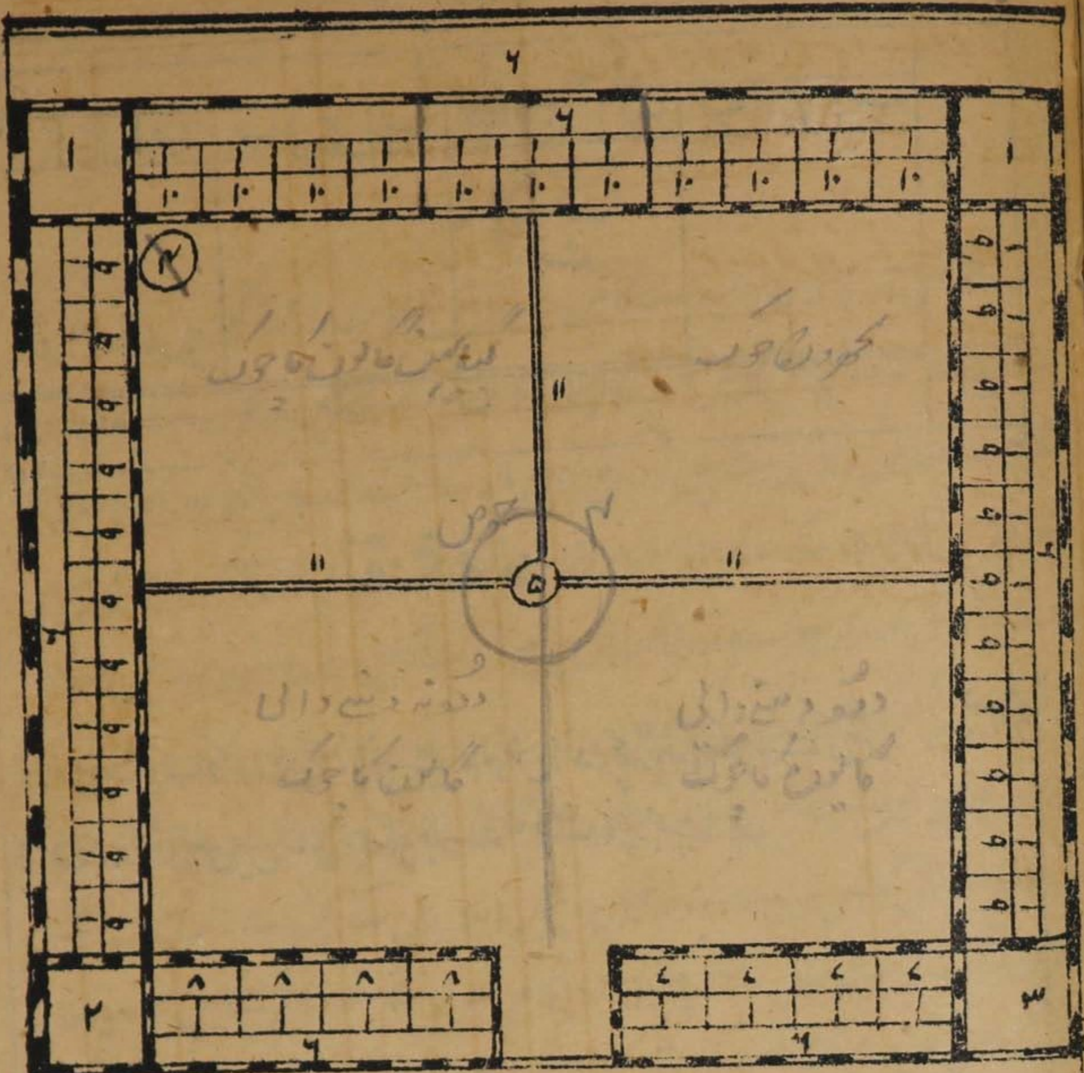
صفحہ ۴۸ پر نقشہ د اور سائبان کی تصویر دیکھو - جس میں گائے باندھی جاتی ہے +



نقشہ الف۔ ہندوستانی گوپاگرھی


اُن گایوں کا مکان جو بچہ دینے کو ہوں
۸۰ فٹ × ۱۶ فٹ
بچہ دینے کا مکان
۱۶ × ۱۶ فٹ
بچھڑوں کا مکان
چھوٹے بچھڑوں کے لیے صحن
۸۰ فٹ × ۱۶ فٹ
حوض
کھور
دودھ دینے والی گایوں کا صحن
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
بدررو
دروازہ
گودام گھر
دودھ گھر
کھلا میدان
ساندوں کا مکان
ساندوں کا صحن

نقشہ ب

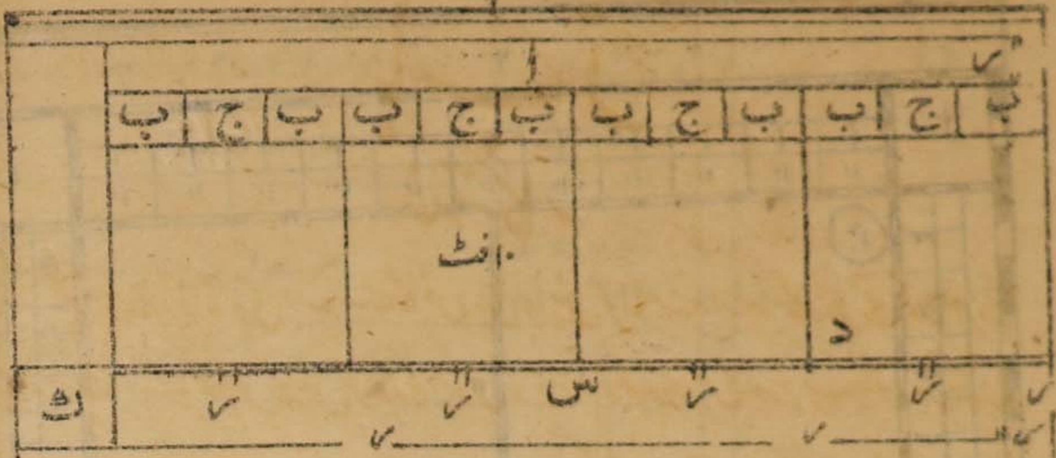


نقشہ ج

انگریزی گوپا گڑھی

نقشہ کی تشریح

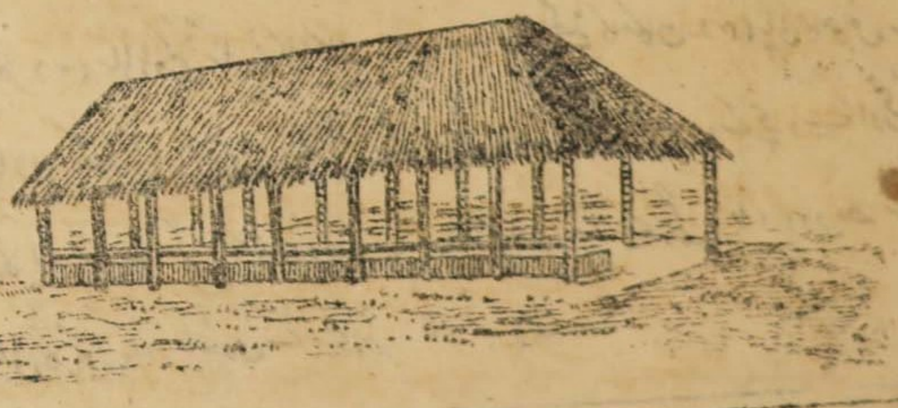
(۱) گودام گھر (۲) سانی اور کُٹّی بنانے کا مکان (۳) دودھ رکھنے کا مکان (۴) پانی کا حوض ۔ (۵) چوبچا (۶) کھور (۷) بچھڑوں کے باندھنے کی جگہ (۸) گیابھن گایوں کے بچہ دینے اور نئی بیاہی ہوئی گایوں کے لیے جگہ (۹) دودھ دینے والی گایوں کے لیے جگہ (۱۰) دودھ نہ دینے والی گائیوں اور سانڈوں کے لیے جگہ (۱۱) موریاں ۔



نقشہ د

(ا) رستہ (ب) کھور (ج) پانی پینے کا حوض (د) بچھڑوں کے رہنے کی جگہ (س) دروازے
(ص) برانڈا جس میں سانی تیار کی جائے (ث) پرنچا +

سائبان جسمیں گائے باندھی جاتی ہے



باب (ز)

خدمتگار

اگر کسی قدر فائدہ کی امید سے گائیں پالی جائیں تو امانت دار خدمتگاروں کا رکھنا ضروری ہے۔ بہت سے اشخاص گائیں خرید کر گوالیوں کو ملازم رکھ لیتے ہیں اور غریب جانوروں کو اُن کے پھندے میں ڈال دیتے ہیں۔ اور چند ہی ماہ کے بعد جب ان کو گایوں کا خراب ہونا اور بچھڑوں کا کثرت کے ساتھ مرنا معلوم ہوتا ہے تو وہ سخت پریشان ہوتے ہیں بعض یورپین لوگ بھی گائیں خرید کر بہرے اور خانساماں پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اسکو یہ راز نہیں معلوم ہوتا کہ گائیں تھوڑا دودھ کیوں دیتی ہیں۔ اور سانی اور چارہ کا خرچ زیادہ کیوں ہوتا ہے۔ ناچار وہ یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ ہندوستان میں گایوں کا پالنا سراسر خسارہ ہی خسارہ ہے اور ہندوستانی گائیں زیادہ دودھ نہیں دیتیں۔ اور اُن کے بچھڑے زندہ نہیں رہ سکتے ناظرین کتاب کو ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کہ ہر کام کے کرنے کے دو طریقے ہیں۔ سیدھا اور اُلٹا۔ جس شخص نے اُلٹا رستہ اختیار کر لیا اسکو ناکامیابی ہی کی امید رکھنی چاہیئے۔ اگر کوئی شخص گائیں پال کر خوش ہونا۔ اور فائدہ اُٹھانا چاہے تو اس کو بذاتِ خود اپنے اہتمام میں اُن کی خور و پرداخت رکھنی چاہیئے۔ نوکر یا غیر شخص کو اُن کے انتظام کا کلّی اختیار دینے کی حالت میں انجام کار ٹوٹا ہی ہوگا۔ جو شخص بذاتِ خود مویشیوں کی خبرگیری کرتا ہے وہ اپنی ہدایت کے موافق نوکروں سے کام لے سکتا ہے +

اگر ایک گائے پالی جائے تو سائیس کی جورو۔ یا کسی دوسرے خدمتگار کی جورو دو روپیہ ماہوار تنخواہ پر بخوبی خدمت کریگی۔ مگر جب زیادہ گائیں پالی جائیں تو ان کے لیئے علیحدہ خدمتگار ضرور رکھنے چاہییں۔ موافق قاعدہ کے ایک خدمتگار چھ گایوں کی ٹہل کر سکتا ہے۔ لیکن وہ صرف چار گایوں کی خدمت بہت اچھی طرح کرتا ہے۔ اور جب اُس کی سپردگی میں زیادہ گائیں دی جائیں تو اس سے اچھی طرح سے ٹہل نہ ہوگی

خدمتگار کی عادت۔ گائے کے رکھوالے کی عادت کو مویشیوں کی صحت اور ان کے مزاج میں دخل ہونا چاہیے وہ محض جانوروں کے حق میں صفائی پسند اور پھرتیلا ہی نہ ہو۔ بلکہ اسکو گایوں سے دلی محبت یا کم سے کم انکے ساتھ دلچسپی ہو۔ اگر وہ بدسلیقہ ہوگا تو وہ گایوں کو اِدھر اُدھر ہنکاتے پھریگا۔ اور اِس طرح پر سانڈ اور گائیں شہوت پذیر ہو جائینگی اور آپس میں ہل جائینگی۔ علاوہ اسکے پیٹ بھر کر چارہ بھی نہ چریں گی۔ اور گائیں دودھ دیتے وقت شرارت کرینگی۔ مویشی عموماً سختی سے پیش آنے کی وجہ سے دُبلے اور بیمار ہو جاتے ہیں۔ اس لیے بدمزاج خدمتگار کسی حالت میں نہ رکھا جائے ÷

ملازموں کی راستبازی۔ مویشیوں کے خدمتگار کو سرسری دیکھ بھال ہی پر قناعت نہ کرنی چاہیے۔ بلکہ وہ دل سے جانوروں کی خدمت کرے۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسے خدمتگار کا ملنا نادر بات ہے۔ ہاں اگر خدمتگاروں کو مویشیوں کی جو اُن کی سپردگی میں ہوں دل سے خدمت کرنی بتائی جائے تو وہ بخوبی کام دینگے۔ ورنہ جب مالک اتفاقاً سفر پر چلا جائیگا۔ یا دو تین روز کے لیے بیمار ہو جائیگا تو مویشیوں کو سخت تکلیف ہوگی۔ کبھی یہ امید نہ کی جائے کہ خدمتگار مالک کی طرح مویشیوں کی دل سے ٹہل کریگا۔ مگر خدمتگاروں کو اچھی طرح سمجھا دینا چاہیے کہ اگر وہ نوکر رہنا چاہیں تو اُن کو جانوروں کی ٹہل اور خبرگیری مالک کی طرح کرنی ہوگی۔ اور کام باقاعدہ کرنا ہوگا۔ خدمتگار کے دل میں اس خیال کے ڈالنے کے لیے بہت دن بلکہ مہینے چاہئیں۔ مگر جب وہ جان جائیگا کہ مالک ہوشیار ہے۔ اور ہر امر کی خبرگیری رکھتا ہے تو زیادہ توجہ سے کام کریگا ÷

ہندوستانی ملازموں کو گمان ہوتا ہے کہ وہ مالکوں کی نسبت مویشیوں کی نسبت زیادہ واقفیت رکھتے ہیں۔ بعض حالتوں میں ان کا ایسا خیال درست ہوتا ہے۔ جبکہ مالک اپنے ناکارہ اور جاہل خدمتگاروں سے بھی زیادہ جاہل ہو مگر حقیقت یہ ہے کہ ہندوستانی خدمتگاروں کی جہالت پر در آنا مشکل کام ہے۔ وہ ہرگز اُس کام

کرنے میں خوش نہیں ہوتے - جو اُن کے باپ دادا اور پردادا نے نہ کیا ہو - گویا کہ ملک کا رواج اُن کے نزدیک قانون کا حکم رکھتا ہے ❖

خدمتگاروں کی ذات - گوالے خدمتگاری کے لیے اچھے نہیں ہوتے کیونکہ سخت تکلیف دہ ہوتے ہیں ہندوستان میں گوالے کی قوم مویشیوں کے حق میں سخت ترین ظالم ہے - اگر اسکی سپردگی میں مویشی کر دیے جائیں تو وہ خبرگیری نہیں رکھتا - اور اُن کو بھوکا مار ڈالتا ہے - اُسکو گمان ہوتا ہے کہ وہ مویشیوں پر مطلق العنان ہے - اور اپنی کارروائی میں غیر شخص کی مداخلت سے ناراض ہو جاتا ہے - کسی اور ذات کا آدمی خاصکر مسلمان آدمی مویشیوں کی خدمت کے لیے البتہ موزوں ہوتا ہے ❖

"اہیر" بہت اچھا مویشیوں کا رکھوالا ہوتا ہے - یعنی اگر اسکو بخوبی کام سکھا دیا جائے تو وہ بہت اچھا خدمتگار ہو سکتا ہے ❖

باب (ح)

نہلانا - کھریرا کرنا - برش کرنا - اور محنت لینا

نہلانا - مویشیوں کو صاف اور ستھرا رکھنا چاہیے - تندرستی کی حالت میں اُن کو باقاعدہ نہلانا چاہیے - گرمی کے موسم میں ہفتہ میں ایک یا دو دفعہ اور برسات کے موسم میں ہفتہ - یا پندرواڑہ میں ایک دفعہ - اور سردی کے موسم میں مہینے میں ایک دفعہ تیز دھوپ کے دن میں جبکہ مطلع صاف ہو مویشیوں کو ضرور نہلانا چاہیے - اور نہلانے کے بعد اُن کے بدن کو خوب خشک کر کے کھلا چھوڑ دیا جائے - اِس بات کی زیادہ احتیاط ہونی چاہیے کہ مویشی سردی نہ کھائیں - چھ مہینے سے چھوٹے بچھڑوں کو نہ نہلانا چاہیے ❖

کھریرا کرنا - اور برش پھیرنا - مویشیوں کو ہر روز کھریرے سے صاف کیا جائے - گھوڑے کے بدن پر پھیرنے کا

برش ہی گائے کے بدن پر پھیرا جائے۔ باقاعدہ برش پھیرنے اور کھریرا کرنے سے گائے اچھی حالت میں رہتی ہے اور اسکی جلد میں جوئیں اور چیچڑیاں نہیں پڑتیں ٭

محنت لینا۔ گایوں سے ہمیشہ محنت لینی چاہیئے۔ کھیتی کے بیلوں کو تو ہل میں کافی مشقت ہو جاتی ہے۔ مگر گایوں اور بچھڑوں کو چرنے اور پھرنے کے واسطے کچھ گھنٹے کے لیئے روز کھلا چھوڑ دیا جائے۔ مویشیوں کو ہر وقت کھونٹے سے باندھے رکھنا سخت غلطی ہے۔ کیونکہ اس طریق سے مویشی بیمار ہو جاتے ہیں۔ دودھ نہ دینے والی گائیں اور بچھڑے چرنے کے لیئے تمام دن کھلے رہنے چاہییں۔ سانڈوں کو مشقت کی سخت ضرورت ہے۔ وہ صحن میں چالیس فٹ لمبی رسی سے باندھ دیئے جائیں۔ اگر صحن کا احاطہ ہو تو وہ کھلے چھوڑ دیئے جائیں ٭

حفاظت۔ مویشیوں کو دوپہر کی دھوپ اور زور کی بارش سے بچایا جائے۔ اگرچہ اگاہ میں بڑے درخت نہ ہوں جنکے سایہ میں وہ کھڑے ہو سکیں تو سخت دھوپ اور زور کی بارش کے وقت اور جبکہ ٹھنڈی ہوا زور سے چل رہی ہو اُن کو مکان میں واپس لے آنا چاہیئے ٭

باب (ط)

نسل کشی

اپنے گھر کی گائے سے نسل کشی کرانے میں دودھ دہی کے کام میں یقینی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ جب تم کوئی گائے خریدتے ہو تو تم کو اسکی ذات ٹھیک طور پر نہیں معلوم ہوتی۔ اگرچہ گائے بذات خود زیادہ اور عمدہ دودھ دینے والی ہو۔ مگر یہ یقینی امر نہیں ہے کہ اسکی اولاد میں بھی یہ صفات موجود رہیں۔ اگر اسکے والدین اچھا دودھ دینے والے نہیں ہیں۔ اور وہ بذاتِ خود اتفاقاً اچھی گائے ہو تو اسکی اولاد اس سے آدھی اچھی نہ ہو گی۔ بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ ادنی گائیں اعلیٰ قسم کی بچھیا پیدا کرتی ہیں۔ مگر ہمیشہ ایسا

نہیں ہوتا۔ عام قاعدہ ہے کہ جیسا بیج ویسا پھل۔ ادنیٰ قسم کی گائے سے کبھی نسل نہ لیجائے گائے پالنے کے ہنر سے جو کامل طور پر واقف ہیں وہ کبھی ایسی گائے سے نسل کشی نہیں کراتے جسکے ماں باپ بلکہ دادا پردادا۔ نانا۔ پرنانا ویسے ہی اچھے نہ ہوں جیسی کہ وہ ہے۔ بسا اوقات گائے اور دیگر حیوانات پیچھے کو رجوع کرتے ہیں یعنی بچے ماں باپ پر نہیں ہوتے۔ بلکہ دادا۔ پڑدادا۔ نانا۔ پڑنانا پر ہوتے ہیں +

گھر کی نسل کشی کی ہوئی گائے خریدی ہوئی گائے کی نسبت سستی پڑتی ہے۔ اگر کوئی شخص نیار کے لیئے بڑی زمین رکھتا ہے تو اسکو بہ نسبت بازار سے گائیں خریدنے کے نسل کشی میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ مگر زمین نہ ہونے کی حالت میں بڑے شہروں میں جہاں چارہ پر بڑا خرچ آتا ہے۔ ایسا کثیر فائدہ نسل کشی سے نہیں ہوتا ہے۔ گھر کی گائے سے نسل کشی کرنے میں بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ متعدی بیماریوں سے بچاؤ رہتا ہے۔ اکثر خریدی ہوئی گائے جو وبائی مقام سے آتی ہوگئے ہیں بیماری پھیلا دیتی ہے +

اپنے گھر کی گایوں سے نسل کشی کرنا فائدہ کی بات ہے

بچھڑا دس ماہ تک۔ یا جب تک کہ گائے دودھ دے نہ فروخت کیا جائے۔ اگر بچھیا کی بخوبی خبرگیری اور ٹہل کی گئی ہو تو سوا دو سال کی عمر میں آلنگ پہ آجائیگی اور تین۳ سال کی عمر میں اول بچہ دیگی۔ اور ان چھتیس۳۶ مہینوں کا خرچ پچاس روپیہ سے ستر روپیہ تک ہوگا۔ اور یہ رقم اچھی گائے کی قیمت کے نصف کے برابر ہوتی ہے۔ اگر بچھیا نے بیا ہنے پر دس سیر فی یوم دودھ دیا تو وہ کم سے کم ایک سو بیس۱۲۰ روپیہ کو فروخت ہوگی۔ اور یہ رقم اسکے خرچ خوراک اور رکھوالی سے قریباً دگنی ہوگی +

نسل کشی کا طریقہ

نسل کشی کا طریق چند سہل اور آسانی کے ساتھ سمجھ میں آجانے والے قواعد پر موقوف ہے۔ اگر کامیابی حاصل کرنا اور فائدہ اُٹھانا ہے تو ان قواعد کا پابند ہونا چاہیئے +

ان قواعد میں سے پہلا اور نہایت ہی مشہور قاعدہ یہ ہے کہ جیسا بیج ویسا پھل جسکے یہ معنی ہیں کہ خاص قسم کی صورت۔ شکل۔ رنگ۔ روپ۔ مزاج۔ عادت کی گائے اور سانڈ کے آپس میں ملانے سے جو بچے پیدا ہوتے ہیں ان میں بھی یہی صفات موجود ہوتی ہیں۔ تجربہ سے یہ قاعدہ بالکل ایک ہی طرح پر اور برابر جاری رہنے والا ثابت ہوا ہے۔ اور ایسا عقل میں آنے والا اور قدرتی ہے۔ کہ گائیں پالنے کے لیے ہمیشہ اسکو مدنظر رکھنا چاہیے۔ ہر ایک شخص روزانہ زندگی میں اس قاعدہ کا تجربہ کر سکتا ہے۔ مویشیوں اور انسانوں میں تھوڑی بہت خاندانی مشابہت ضرور ہوتی ہے۔ ہانسی نسل کا سانڈ اور ہانسی نسل کی گائے کے آپس میں ملنے سے ہانسی نسل کا ہی بچھڑا پیدا ہوگا۔ اور یہی قاعدہ ہر ایک نسل کے لیے ٹھیک ہے۔ اچھا دودھ دینے والی نسل کے والدین کے بچے بھی اچھا دودھ دینے والے ہوتے ہیں۔ اور وہ تمام اچھی صفات میں والدین سے بڑی مشابہت رکھتے ہیں ÷

نسل کشی میں سانڈ کا تجویز کرنا بڑی احتیاط کا کام ہے۔ کیونکہ عموماً بچھیا باپ پر ہوتی ہے۔ سانڈ گائے کی نسبت اعلیٰ قسم کا اور زیادہ دودھ دینے والی نسل میں سے ہونا چاہیے۔ بہتر تو یہ ہے کہ گائے اور سانڈ دونوں اپنی اپنی نسل کے عمدہ ترین جانور ہوں۔ (دیکھو دسواں باب) ÷

(۱) ادنیٰ قسم کے سانڈ سے گائے مت ملاؤ ÷

(۲) ادنیٰ قسم کی گائے سے نسل کشی نہ کی جائے ÷

(۳) نسل کو بڑھانے کے خیال سے گائے اپنے سے اچھے سانڈ کے ساتھ ملائی جائے۔ اگر سانڈ گائے کی نسبت ادنیٰ قسم کا ہے تو بچھڑا گائے کی نسبت ادنیٰ قسم کا پیدا ہوگا۔ لیکن جب سانڈ گائے کی نسبت اعلیٰ قسم کا ہے تو بچھڑا گائے کی نسبت اعلیٰ قسم کا ہوگا ÷

(۴) باپ کو بیٹی کے ساتھ۔ بیٹے کو ماں کے ساتھ۔ اور بھائی کو بہن کے ساتھ

نہ ملاؤ۔ اگر ایسے نزدیک کے رشتے ملا دیے جائینگے تو اولاد ادنی درجہ کی ہوگی ؛

(۵) کامیابی کے ساتھ نسل کشی کرنے میں عمدہ خوراک اور مناسب انتظام کا ہونا ضروری ہے ؛

ایک تجربہ کار دودھ دہی والا اور نسل کشی کرنے والا تحریر کرتا ہے کہ :-

"بچھڑے اور بچھیاں گلہ کی ترقی کا ذریعہ ہیں - اگر کوئی شخص مویشیوں کا کارخانہ رکھتا ہو اور وہ آہستہ آہستہ مویشیوں کو پالتا اور ان سے بچے لیتا اور انکی تعداد کو بڑھاتا رہے تو اس سے اُسکو اپنے کام میں پوری مہارت ہو جائیگی - اور وہ اپنے ذخیرہ کو بڑھانے اور ترقی دینے میں اچھی طرح سے کامیاب ہوگا۔ عمدہ خوراک اور اچھی خبرگیری سے نسل عمدہ تیار ہوتی ہے۔ عقلمندانہ انتظام سے بچھڑوں اور بچھیوں میں اپنے والدین کی نسبت اولاد پیدا کرنے کی زیادہ قابلیت پیدا ہو جاتی ہے یہانتک کہ ترقی نسلاً بعد نسلٍ اولاد میں موروثی ہو جاتی ہے - تمام ترقی شدہ نسلیں اسی طرح عمدہ بنائی گئی ہیں" ؛

بچھیا کو دن میں کئی بار کھلایا جائے - اور اسکو بھی وہی سانی دی جائے - جو گائے کو ملتی ہے - مگر وزن میں گائے کی نسبت قریب نصف کے ہو - کیونکہ اتنی سانی آسانی سے کھائی جا سکتی ہے - اور کئی بار کھلانے میں بچھیا کی قوت ہاضمہ ترقی کر جائے گی دودھ دینے کے لیے تیار کرنے میں حتی الامکان اس کی خوراک کے صحت بخش اجزا بتدریج بڑھاتے رہیں - اگر بچھیا موٹی ہوتی جاتی ہے - اور یہ موٹاپا اسکی بالیدگی میں ہارج نہیں ہے - تو کوئی مضائقہ کی بات نہیں مگر جب وہ حد سے زیادہ موٹی ہو جائے تو سانی کم کر دی جائے - کیونکہ حد سے زیادہ موٹاپا دودھ کو کم کر دیتا ہے - اگر بچھیا حد سے زیادہ موٹی ہونے کی قابلیت رکھتی ہے تو اس میں عموماً وہ نقص پیدا ہو جاتا ہے جو اسکو اچھا دودھ دینے والی گائے نہیں ہونے دیتا ؛

بیشک نسل کا اچھا ہونا یا بُرا ہونا اچھے یا بُرے چارہ اور سانی دینے پر منحصر ہے

اور اچھی طرح کھلانے پلانے اور سدھانے سے نسل ترقی کرجاتی ہے مگر اس ترقی کو بعد ازاں اچھی طرح کھلانے اور پلانے سے ہمیشہ قائم رکھنا چاہیئے۔ ورنہ خراب چارہ دینے سے مویشی خراب ہو جائینگے اور ان کی آیندہ نسل بھی خراب ہوگی۔ عام غلطی یہ ہے کہ عمدہ نسل کا مویشی خرید لیا جاتا ہے اور اسکی خبرگیری کچھ نہیں کی جاتی۔ لیکن خریدنے والے امید یہ رکھتے ہیں کہ یہ مویشی اپنے والدین کی اچھائی کی وجہ سے چند سال میں تمام گلّہ کی اصلاح کر دیگا۔ اور جلد اُسکی قیمت دوگنی تگنی بلکہ چوگنی ہو جائیگی۔ ایسی امید شروع ہی سے ناکامی کی مستحق ہوتی ہے۔ اگر اچھی نسل کا جانور خریدا جائے تو کم سے کم اس کی خبرگیری اسقدر تو کرنی چاہیئے۔ جسقدر کہ اس کی خبرگیری خریدنے سے پیشتر ہوتی تھی۔ نیز گلّہ کو اسی طور پر کھلایا پلایا جائے اور ویسی ہی ٹہل کی جائے۔ اگر ایسا کیا گیا تو یقیناً کامیابی حاصل ہوگی اور دلی مراد بر آئیگی +

باب (ی)

سانڈ

سانڈ کی ضرورت جب گلّہ میں بہت سی گائیں ہیں تو نسل کشی کی خاطر ایک سانڈ کا رکھنا ضروری ہے۔ مگر جب ایک یا دو گائیں ہوں اور پڑوس میں عمدہ سانڈ ہو تو ذاتی خرچ سے سانڈ کا رکھنا چنداں ضروری نہیں ہے۔ جب انکا آلنگ پر آنے کا زمانہ آئے تو پڑوس کے سانڈ سے ان کو ملا دینا چاہیئے۔ اِس طرح خرچ زیادہ نہ ہوگا۔ شمالی ہندوستان میں پبلک کے فوائد کے لئے مختلف مقامات میں سرکاری سانڈ رکھے گئے ہیں اور رعیّت کو ان سے نسل کشی کرانے کی عام اجازت ہے۔ اگر پڑوس میں کوئی عمدہ نسل کا سانڈ نہیں ہے تو عمدہ نسل کا سانڈ فوراً خرید کر لیا جائے۔ ورنہ اعلیٰ نسل کی گائے پر ادنیٰ نسل کے سانڈ کو چڑھا دینے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا +

ہر ایک گلّہ میں ایک یا دو اوّل قسم کے سانڈ ضرور ہونے چاہئیں۔ کیونکہ اگر گائیں

ٹھیک آننگ کے موقع پر سانڈ سے نہ ملائی جائیں تو آیندہ دودھ دہی کے مطلب کی نہیں رہتیں ٭

گائے کو ادنیٰ نسل کے سانڈ کے ساتھ ملانے میں سخت نقصان ہے۔ اگر گائے اچھے سانڈ کے ساتھ ملائی جائے تو اس کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور نکمّے سانڈ کے ساتھ ملانے سے اس کا دودھ گھٹ جاتا ہے۔ ادنیٰ درجہ کے سانڈ کے ساتھ ملانے سے عمدہ نسل کی گائیں خراب ہو جاتی ہیں۔ ادنیٰ نسل کے سانڈ کا بچھڑا بھی نکمّا ہی ہوگا۔ اور بہت تھوڑے داموں کو فروخت ہوگا۔ یا بالکل اسکا مول نہ اُٹھیگا ٭

کوئی نسل کیوں نہ ہو مگر احتیاط ضرور ہے کہ سانڈ اپنی نسل کا عمدہ نمونہ ہو۔ ہانسی۔ نیلور۔ اور گجراتی اصلی نسل کے سانڈ نسل کشی کے مطلب کے لیے بہت عمدہ ہیں۔

ہندوستانی سانڈ اور انگریزی سانڈ۔ دیسی گائے کو انگریزی سانڈ سے ملانا سخت غلطی ہے۔ کیونکہ اسکی اولاد بہت جلد ابتر ہو جاتی ہے۔ مگر دیسی عمدہ سانڈ کو چھوٹے سینگوں والی انگریزی گائے سے ملانا نہایت ہی عمدہ ہے۔ اگر انگریزی خون کی خواہش ہے تو ذیل کی تدبیر کو کام میں لاؤ۔ چھوٹی سینگوں والی یا سنوک۔ یا جرسی نسل کی عمدہ گائے کو۔ حصار۔ نیلور۔ یا گجراتی نسل کے سانڈ سے ملاؤ۔ اور اس ملاپ سے پیدا ہوئے بچھڑے کو تین سال کی عمر میں حصار نسل کی گائے سے ملاؤ۔ یا اُس نسل کی گائے سے ملاؤ جس نسل کا اس کا باپ تھا۔ اس طریق سے بڑی مضبوط بچھیاں پیدا ہونگی جو زیادہ دودھ دینگی۔ انگریزی اور حصار نسل کی دوغلی بچھیا حصار نسل کے بے عیب سانڈ سے ملائی جانے ٭

عمدہ سانڈ کی علامات۔ سانڈ کی اونچائی اسکی نسل پر منحصر ہے۔ مگر جس قدر اونچا ہوگا اسی قدر اچھا ہوگا۔ اس کا سینہ گہرا اور چوڑا ہو۔ اسکا پیٹ شراب کے پیپے کی طرح گول ہو۔ اس کی کمر بڑی اور چوڑی ہو۔ پسلیاں بھری ہوئی ہوں۔ کھوے اور ہاتھ پیر مضبوط ہوں۔ ٹانگیں موٹی ہوں۔ مگر بڑی نہ ہوں

جوڑ بڑے بڑے ہوں - اور ٹانگیں بدن کو سہارنے کے لیے خوبصورتی کے ساتھ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں - بدن بھرا بھرا اور سڈول ہو - چہرہ چھوٹا ہو - آنکھیں بڑی اور آگے کو نکلی ہوئی ہوں - جو ایک دوسرے سے فاصلہ پر ہوں - پیشانی اور تھوتنی چوڑی ہو - گردن چھوٹی اور مضبوط ہو - جو گردن اور شانہ کے جوڑ پر سے ایک خوشنما خم کے ساتھ اُٹھی ہوئی ہو - سر سیدھا ہو - کھینگا بڑا ہو مگر کان بہت بڑے نہ ہوں ٭

عمر - ساںڈ کو پیش از سنِ بلوغ نسل کشی کے کام میں لانا سخت غلطی ہے - ایسے ساںڈ سے بہت کمزور اولاد پیدا ہوتی ہے - اور اس کی مشکل سے پرورش ہوتی ہے کیونکہ وہ بچہ دائم المرض رہتا ہے - اور جس گائے کے ساتھ یہ ساںڈ ملایا جائے اکثر اُس گائے کا دودھ گھٹ جاتا ہے - ساںڈ تین سال کی عمر سے پیشتر اور آٹھ سال کی عمر کے بعد ہرگز نہ ملایا جائے - بعض دفعہ دو سال کی عمر کا ساںڈ ملا دیا جاتا ہے - مگر یہ غلطی ہے کیونکہ چھوٹی عمر یا ادنیٰ قسم کے ساںڈ سے حمل نہیں رہتا ٭

احتیاط اور توجہ - ساںڈ کے باب میں پوری توجہ اور احتیاط ہونی چاہیے - بعض اشخاص ساںڈ کو اس کی مرضی کے موافق اِدھر اُدھر پھرنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں اور مناسب چارہ اور سانی نہیں دیتے - اور جو کچھ بھلا یا بُرا اُسکو ملے وہ اُسی کو چر چُگ کر اپنا پیٹ بھر لیتا ہے - اور نہ وہ اسکو کبھی سردی اور گرمی سے پناہ دیتے ہیں - نہ اسکی خاص طور پر خبرگیری کرتے ہیں - حالانکہ اگر ساںڈ کی خبرگیری نہ رکھی جائے تو وہ خراب ہو جاتا ہے - اس کو ہمیشہ شب کے وقت دوپہر کی دھوپ اور سخت بارش میں چھت دار مکان میں رکھنا چاہیے - اور اچھی خوشگوار باقاعدہ خوراک دینی چاہیے ٭

ساںڈ کی سانی - ساںڈ کو دن میں دو مرتبہ سانی دی جائے - ایک صبح کے آٹھ بجے - دوسرے شام کے وقت مندرجہ ذیل وزن دو مرتبہ کے لیے ہانسی نسل کے بڑے ساںڈ کے واسطے کافی ہے - کھلی دو سیر - بھوسی دو سیر -

سبز گھانس چار سیر - بھوسہ چار سیر - نمک ایک چھٹانک - گندھک پاؤ چھٹانک - اسکے علاوہ چوبیس گھنٹے میں اسکو بیس پولیاں چری کی دینی چاہئیں - یا پندرہ بنڈل خشک گھانس کے - یا بیس بنڈل سبز گھانس کے دیے جائیں - اور اگر چراگاہ قریب ہو اور اس میں سبز گھانس کثرت سے ہو تو ایک لمبی رسی میں اسکو باندھکر چرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے - ایسی حالت میں اس کو چری - یا خشک گھانس - یا زیادہ سبز گھانس دینے کی کوئی ضرورت نہیں ؞

سانی کھلانے کے برتن مکان اور کھریرا پھیرنا سانی کھلانے کے برتنوں کو اور اُس مکان کو جس میں سانڈ باندھا جائے بخوبی صاف رکھنا چاہیے - اور سانڈ کو باقاعدہ نہلانا اور کھریرا کرنا چاہیے - اور ہر روز تھوڑی بہت مشقّت بھی اُس سے لینی چاہیے - مثلاً اس سے پانی لانے یا کوڑا باہر ڈالنے کے لیے چھکڑا کھچوایا جائے - مگر اس کو بہت نہ تھکائیں - اِس طرح کام لینے سے وہ غریب اور فرماں بردار رہیگا ؞

موٹاپا - سانڈ کو کبھی بہت موٹا نہ ہونے دو بلکہ ہمیشہ اس کو معمولی حالت میں رکھنا چاہیے ؞

سانڈ کو علیحدہ رکھنا - بعض اشخاص سانڈ کو گلہ میں گایوں کے ساتھ چھوڑ دیتے ہیں - اگر سانڈ بڈھا اور غریب ہے تو اس کو گایوں کے ساتھ رکھنے میں کوئی نقصان نہیں - مگر بہتر یہی ہے کہ سانڈ کو علیحدہ رکھا جائے محض ضرورت کے وقت گائے کے پاس چھوڑا جائے ؞

سانڈ کا مِلانا - جب گائے آئنگ پر ہو تو اسکو رسّی کے ساتھ کھونٹے سے باندھ دیا جائے - اور سانڈ کو اسکے پاس چھوڑ دیا جائے - ایک یا دو دفعہ سانڈ کا چڑھنا کافی ہوتا ہے ؞

گایوں پر بار بار اور بہت دفعہ چڑھانے سے سانڈ خراب ہو جاتا ہے - اسلیے سانڈ کو ہفتہ میں دو گایوں سے زیادہ کے ساتھ نہ ملایا جائے - اگر اتفاقاً اس قاعدہ کے

برخلاف کیا جائے جبکہ وہ ہر ایک گائے پر محض ایک یا دو دفعہ ہی چھوڑا گیا ہو تو اسکو زیادہ نقصان نہ پہنچے گا - لیکن کثرت کے ساتھ ایسا کرنے سے سانڈ نکھٹو پڑ جاتا ہے یعنی وہ نسل کشی کے کام کا نہیں رہتا - یا اُسکی اولاد کمزور پیدا ہوتی ہے اور جلد مر جاتی ہے - بازاری اور سرکاری سانڈوں میں یہی بڑا نقص ہوتا ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ گایوں سے ملائے جاتے ہیں *

باب (۱۱)
بیل

بیل اور بھینسے - ہندوستان میں زیادہ بیل اور بھینسے ہل میں جوتنے کے کام آتے ہیں - اور ان کو گاڑیوں میں بھی کثرت کے ساتھ جوتا جاتا ہے - اگر اپنی گھر کی گاڑی اور اپنے گھر کا بیل ہو تو اس میں بڑا آرام اور بڑی بچت ہے *

عمدہ بیل کی علامات - عمدہ بیل کی علامات بھی وہی ہیں جو عمدہ سانڈ کی ہوتی ہیں - مگر بیل بہ نسبت سانڈوں کے بھاری جسم کے نہیں ہوتے - اور سانڈوں کی نسبت وہ زیادہ چست و چالاک اور غصیلے ہوتے ہیں - اور نسبتاً اُن کی رفتار بھی تیز ہوتی ہے - ملائی جیسے سفید رنگ کے بیل کو عوام الناس بہت مضبوط خیال نہیں کرتے مگر یہ شناخت ہمیشہ ٹھیک نہیں نکلتی - کمزور بیل کا کھیسہ گا بہت ہی بڑا ہوتا ہے - اور اسکے معدہ کے نیچے کی کھال بہت زیادہ ڈھیلی لٹکی ہوئی ہوتی ہے *

اختہ ہونے پر سانڈ کی صورت بدل جاتی ہے - اور بعض دفعہ وہ بالکل ہ سے دکھائی دیتا ہے *

بیل کی سانی - ہل کے بیلوں کو بھی سانڈ جیسی سانی کھلانی چاہیئے - مگر سانڈ

کی نسبت بیل کو نصف وزن کی سانی دی جائے - اور بجائے دو دفعہ کے تین دفعہ دی جائے - اوّل صبح کے وقت - پھر دوپہر کو ایک بجے - پھر شام کو - پھر اُن کو شب کے آرام کے لیے باندھ دیا جائے - اُن کو ہل میں جوتنے سے تھوڑی دیر پیشتر اور ہل سے کھولنے کے بعد آسی دَم سانی نہ دیجائے بلکہ ہل یا چھکڑے میں جوتنے سے دو گھنٹے پیشتر اور ہل - یا چھکڑے میں سے کھولنے کے دو گھنٹے بعد چارہ کھلانا چاہیے +

کھریرا پھیرنا - بیل گھر کی صفائی - بیلوں کے بدن پر ہمیشہ کھریرا پھیرا جائے - اور ان کو خوب صاف رکھا جائے - اور ان کا مکان اور سانی کھلانے اور پانی پلانے کے برتن بھی گایوں کے مکان اور برتنوں کی طرح صاف رکھے جائیں - اُن کو دوپہر کی دُھوپ زور کی بارش اور سرد اور تیز ہوا سے بچانا چاہیئے ÷

پانی - بیلوں اور سانڈوں کو صاف اور ستھرا پانی کثرت کے ساتھ پلایا جائے ÷

بیلوں کی پرورش - اگر بچھڑے کو ہل یا چھکڑے میں جوتنے کے لیے پالا جائے تو اس کو اس کی ماں کا سارا یا بہت سا دودھ پلایا جائے - اور عمدہ اور خوشگوار سانی کئی بار دی جائے - مہذب ملکوں میں گاڑیوں میں جتنے والے بیلوں کو شروع ہی سے اُن کی ماں کا سارا دودھ پلایا جاتا ہے اور وہ خوب کھلائے پلائے جاتے ہیں ÷

باب (یب)

دودھ نہ دینے والی گائیں

دودھ نہ دینے والی گایوں کا فروخت کرنا - بعض اشخاص دودھ نہ دینے والی گایوں کا رکھنا باعث

تکلیف جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اُن کے سبب سے خواہ مخواہ زیادتی خرچ کا بار اُٹھانا پڑیگا - اور اسی وجہ سے جب ان کی گائیں دودھ دینا بند کریں تو وہ اُن کو فوراً فروخت کرڈالتے ہیں - حالانکہ اگر گائے ادنیٰ درجہ کی ہو - یا خراب عادت کی ہو - یا بیمار ہو - یا بانجھ ہو تو ایسا کرنا چاہیے - ورنہ دودھ سے بھاگنے کے وقت اُس کو ہرگز فروخت نہ کیا جائے - کیونکہ ایک اچھی اور عمدہ نسل کی گائے بیاھنے پر دودھ نہ دینے کی حالت کے اخراجات کا مالک کو بخوبی معاوضہ دیدیتی ہے ❊

دودھ نہ دینے والی گائے کا رکھنا -

دودھ نہ دینے والی گایوں کے رکھنے میں جو قریب بیاہنے کے ہوں زیادہ خرچ نہیں آتا - اگر اُن کو فروخت کیا جائے تو وہ دودھ دینے والی گایوں کی نسبت نصف قیمت پر فروخت ہوتی ہیں اور اگر اُن کو رکھا جائے تو دوبارہ بچہ دینے کے زمانہ تک اُن کی خوراک اور رکھوالی کا خرچ اُن کی اور دودھ دینے والی گایوں کی قیمت کے فرق سے زاید نہیں ہوتا - اور بیاہ جانے پر عمدہ اور زیادہ دودھ ہونے کی وجہ سے جو مناسب خبرگیری اور انتظام سے ہوتا ہے - مالک کے خرچ کا معاوضہ ہو جائے گا ❊

کلکتہ میں دس سیر سے بارہ سیر تک ایک دن میں دودھ دینے والی گائے کی قیمت قریباً ایک سو پچاس [۱۵۰] روپیہ ہوتی ہے - ایسی گائے دس ماہ تک برابر دودھ دیگی - اور دودھ کی روزانہ اوسط چودہ پونڈ ہوگی - اور اس کا دودھ بیالیس سو [۴۲۰۰] پونڈ ہوگا - اور اس دودھ کی قیمت بحساب بارہ پونڈ فی روپیہ - تین سو [۳] پچاس روپیہ ہوگی - لیکن اس عرصہ کا چارہ اور رکھوالی کا خرچ دو سو [۲۰۰] روپیہ ہوگا - گائے احتیاط اور انتظام کے ساتھ رکھی جائے تو مندرجہ ذیل نفع ہوگا ❊

خرچ اگر دودھ نہ دینے کی حالت میں فروخت کی جائے تو گائے کی قیمت ایکسو پچاس روپیہ خرچ چارہ و رکھوالی وغیرہ دو سو روپیہ - میزان کل تین سو پچاس روپیہ ❊

آمدنی دودھ کی قیمت تین سو پچاس روپیہ - دس ماہ کے بچھڑے کی قیمت بیس روپیہ - قصائی کے ہاتھ گائے بیچنے کی قیمت پچاس روپیہ - میزان کل آمدنی چار سو بیس روپیہ - خرچ تین سو پچاس روپیہ - منافع ستر روپیہ ❊

خرچ اگر دوبارہ بیاہنے تک رکھی جائے تو گائے خریدنے کی قیمت ایک سو پچاس روپیہ دس ماہ تک خرچ خوراک و رکھوالی وغیرہ دو سو روپیہ - چار ماہ کا زاید خرچ جبکہ وہ دودھ نہ دے بارہ روپیہ - میزان کل تین سو باسٹھ روپیہ ❊

آمدنی دودھ کی قیمت ٣٥٠ روپیہ - بچھڑے کی قیمت ٢٠ روپیہ - گائے کی قیمت جبکہ دوبارہ بیاہ جائے ١٥٠ روپیہ - میزان کل ٥٢٠ روپیہ - خرچ ٣٦٢ روپیہ منافع ١٥٨ روپیہ ❊

پس معلوم ہوا کہ گائے کو دوبارہ بیاہنے تک رکھنے میں بہ نسبت اسکے کہ دودھ سے بھاگ جانے کے موقع پر فروخت کر دی جائے دگنا نفع ہوتا ہے - مگر حسن انتظام شرط ہے - ہندوستان میں گائے کو موٹا کر کے قصائی کے ہاتھ بیچ دینے میں کوئی منافع نہیں ہے - بلکہ اسکو اسی قدر نقصان ہوتا ہے جسقدر کہ اس گائے کو رکھ کر نسل کشی سے فائدہ ہوتا ❊

فائدہ - بیاہنے سے پیشتر گائے کے خریدنے میں فائدہ ہے - کیونکہ اس کا تمام دودھ حاصل ہوگا - مگر بیاہنے سے پہلے اور پیچھے اسکو اچھے انتظام کے ساتھ رکھا جائے - کیونکہ بدانتظامی کی حالت کی نسبت تجربہ کار شخص کی سپردگی میں ہونے سے وہ زیادہ دودھ دے گی ❊

بیاہنے سے پیشتر اسکو اپنے نئے خدمتگاروں اور نئے مکان سے پرچ جانا چاہیے - کیونکہ بیاہنے کے بعد مکان کے تبادلہ کی وجہ سے وہ چڑچڑے مزاج کی ہو جاتی ہے اور اس طرح اسکے دودھ پر برا اثر پڑتا ہے - اگر اسکا بچہ چھوٹا ہی ہے - یعنی وہ تھوڑے دنوں کی بیاہی ہوئی ہے تو اس قسم کی مزاحمتوں سے اسکا دودھ ہمیشہ کے لیے کم ہو جاتا ہے - یہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ خریدار اس امر کی شکایت کرتا ہے کہ گائے اسقدر دودھ نہیں دیتی جسقدر کہ وہ خریدنے

سے پیشتر دیتی تھی۔ حالانکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ بوجہ نئے مکان اور نئے خدمتگار ہونے کے گھبرا جاتی ہے۔ اور اسکا دودھ کم ہوجاتا ہے۔ بیاھنے پر گائے کو آرام پہنچانے اور اسکی خبرگیری رکھنے سے البتہ دودھ زیادہ ہوجاتا ہے +

(ھندوستان کی گائیں)

خوراک۔ یہ بتانا مشکل ہے کہ کس وقت گائے کی خوراک کو گھٹانا شروع کریں۔ یعنی کس وقت خوراک کو پوری مقدار سے گھٹا کر دودھ نہ دینے کی حالت کی پرہیزدار خوراک کی مقدار پر لایا جائے۔ مگر عام بات یہ ہے کہ جب گائے گیابھن ہو اور دودھ دے رہی ہو اور تمھارے پاس کوئی دودھ دینے والی گائے نہ ہو۔ اور تم اسکے دودھ سے مکھن نکالنا چاہتے ہو تو اسکو برابر سانی دیے جاؤ۔ لیکن جب تمھارے پاس کافی دودھ دینے کے لیے اور گائیں ہوں۔ اور اسکے دودھ کی قیمت اسکے خرچ چارہ وغیرہ سے کم ہو تو اسکی خوراک کم کردی جائے۔ اور اسکے بچھڑے کو اسکا تمام دودھ پلا دیا جائے جس سے گائے کو فائدہ ہوگا۔ اور بچھڑا طاقتور ہوجائیگا۔ (ہندوستان کی گائیں)

دودھ نہ دینے والی گای کو غلہ یا کوئی ایسی چیز جو اسکو موٹا کرے نہ دیجائے۔ کیونکہ موٹاپا بڑا نقص ہے۔ موٹی ہونے سے گائے تُو جاتی ہے۔ یعنی اسقاط حمل ہوجاتا ہے اور اکثر وہ بانجھ ہوجاتی ہے +

گیابھن گائے کو دن میں فراغت سے چراگاہ میں چرایا جائے۔ اور شب کے وقت کٹا ہوا سبز گھانس یا خشک گھانس یا بھوسہ۔ آدھ سیر بھوسی۔ اور آدھ چھٹانک نمک کے ساتھ ملا کر دیا جائے۔ مگر کسی صورت میں کھلی یا گرم چیز نہ دی جائے۔ بیاھنے سے چند ہفتہ پیشتر اسکو دبلا کرنا چاہیے۔ پھر اگر اسکو کافی سانی وغیرہ دینگے تو وہ بذات خود درست ہوجائیگی۔ مگر اسکو بالکل بھوکا مار کر بیمار نہ کیا جائے ورنہ بچھڑا کمزور اور بیمار پیدا ہوگا +

دودھ نہ دینے والی گائے کو زیادہ چارہ دینا۔ اگر دودھ نہ دینے والی گائے کو کثرت سے کھلایا جائے تو خوراک کی چربی بن جائیگی اور اگر ایکدفعہ خوراک کی چربی بن گئی تو بیاھنے کی

حالت میں بھی زیادہ کھلانے سے وہ موٹی ہوتی جائیگی۔ حتّٰی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ محض قصائی کے کام کی ہوجائیگی۔ اگرچہ موٹا ہونے کی حالت میں اس کا پیٹ بڑا اور اس کی باکھ پھولی ہوئی ہو مگر دودھ بہت تھوڑا ہوگا۔ البتہ بیاہنے پر اچھی سانی اور اچھا چارہ دل کھولکر دیا جائے تو عام خوراک کا دودھ بن جاتا ہے۔ اور تندرستی کی حالت میں اس کے عضلات مضبوط ہوجاتے ہیں مگر وہ موٹی نہیں ہوتی۔ پس خوب یاد رکھو کہ اگر گائے بیاہنے سے پیشتر موٹی ہوجائے تو بچھڑا کمزور پیدا ہوتا ہے"۔ (ہندوستان کی گائیں)

احتیاط۔ گیابھن گائے سے خوب مشقت لینی چاہیئے مگر یہ احتیاط رہے کہ وہ دوسری گایوں سے نہ لڑے۔ نہ کسی حادثہ میں مبتلا ہو۔ اُسکو دوڑنے اور بھاگنے نہ دیا جائے اور نہ تیزی کے ساتھ ہانکا جائے۔ اُسکے بدن پر آہستہ آہستہ کھریرا پھیرا جائے۔ اور نہلایا جائے۔ اور اُسکو صاف اور خشک رکھا جائے۔ حمل کے دنوں میں گائے نازک مزاج ہوتی ہے۔ اگر غفلت کی جائے۔ یا اُسکو کسی قسم کی تکلیف پہنچائی جائے تو وہ بیمار ہوجاتی ہے اور اسقاط حمل ہوجاتا ہے +

صفائی۔ گائے کے مکان۔ برتن۔ اور چارہ وغیرہ کو ہر حالت میں صاف رکھنا چاہیئے۔

حمل کا زمانہ حمل کا زمانہ دوسو نوے (۲۹۰) روز کا ہوتا ہے۔ عمر اور تندرستی کے لحاظ سے اِس مدتِ حمل میں بہت ہی تھوڑا فرق پڑتا ہے چوتھے یا پانچویں مہینے بچّہ پیٹ کے اندر جلد جلد بڑھنا شروع ہوتا ہے +

مشقت۔ گیابھن گائے کو تمام دن مکان میں نہ باندھنا چاہیے۔ بلکہ اسکو کھیت میں جو مکان سے نزدیک ہو چرنے کے لیے کھلا چھوڑ دیا جائے تو بہتر ہے۔ یا جنگل میں چالیس فٹ لمبی رسی باندھ کر چھوڑ دینا چاہیے۔ گیابھن گائے سے مشقت لینا بہت ضروری بات ہے +

اِس بات کی وجہ کہ بچّہ کیوں مرا ہوا پیدا ہوتا ہے یا پیدا ہوتے ہی کیوں مرجاتا ہے

اِس کی وجہ یہ ہے کہ گائے کو حد سے زیادہ موٹا کردیا جاتا ہے

ہم بیان کر چکے ہیں کہ گائے عام طور پر حد سے زیادہ کھلانے اور ورزش اور مشقت نہ ہونے کی وجہ سے موٹی ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ گرم خوراک جیسے کھلی وغیرہ کھلانے سے گائے تو جاتی ہے۔ اور دوبارہ سانڈ سے ملنا چاہتی ہے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ حمل کی حالت میں سانڈ سے مل جاتی ہے۔ اور اس سبب سے بچہ کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اور اسقاط حمل ہو جاتا ہے ÷

موٹی اور کثرت کے ساتھ کھلائی پلائی گائے کا بچھڑا اکثر دبلا۔ چھوٹا اور بیڈول پیدا ہوتا ہے۔ اور زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہتا ÷

چھوٹے سانڈ۔ بانجھ گائیں۔ یا شہوت میں آئی ہوئی گائیں۔ گیابھن گائے کو تنگ کرتی ہیں۔ اور اس وجہ سے بھی بچہ کو صدمہ پہنچتا ہے ÷

باب (یج)

گائے کے بیاہنے کے وقت کا اہتمام۔

وقت کی پہچان جب گائے چند ہی روز میں بیاہنے والی ہو تو اسکی صورت شکل میں فرق آجاتا ہے۔ اسکی پٹھے کی ہڈی کا پچھلا حصہ کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ اور اس کا معدہ سینہ کے اندر گھسا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر بوڑھی گائے ہو تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ بچہ کے قائم رہنے کی جگہ میں بڑا تبادلہ ہو گیا ہے۔ بعض گایوں کو اس زمانہ میں انتڑیوں اور مثانہ کی تکلیف ہوتی ہے۔ اور یہ تکلیف انکی متواتر دُم ہلانے اور گوبر کرنے کی بیفائدہ کوشش کرنے سے معلوم ہو جاتی ہے۔ انکی فرج کشادہ اور بڑی ہو جاتی ہے۔ اور اس میں سے بیاہنے کے دو یا تین ہفتہ پیشتر سے سفید یا زرد رنگ کی لسدار چیز خارج ہوتی رہتی ہے۔ جب یہ علامات ظاہر ہو جائیں تو گائے کو باہر چرنے کے لیے نہ بھیجا جائے۔ کیونکہ ایسا نہ ہو کہ بچہ کسی نامعلوم حادثہ کی وجہ سے قبل از وقت پیدا ہو جائے۔ پس اگر گائے کو ہر وقت مکان میں باندھ کر رکھا جائے۔

تو بہتر ہے - اگر گائے گھر سے باہر جنگل میں کھلی ہوا میں بچہ دے تو اسکے سردی میں آجانیکا اندیشہ ہوتا ہے - بہت سی گائیں شکل وصورت میں فرق آجانے کے ایک دن بعد ہی بچہ دیدیتی ہیں اور بعض ایک یا دو ہفتہ تک نہیں دیتیں - باکھ دس یا بارہ روز پیشتر سے بڑھنی شروع ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ وہ دودھ سے بھر جاتی ہے اور دودھ کی رگ پھیل جاتی ہے - ایسی حالت میں گائے کی نسبت سردی میں آجانے کا احتمال ہوتا ہے اس لیے اگر اسکو ایسی حالت میں نہلایا نہ جائے - بلکہ خشک رکھا جائے تو بہتر ہے -

جب باکھ بہت ہی بھر گئی ہو - اور دودھ کی رگ پھیل گئی ہو تو باکھ صبح اور شام خالی کر لی جائے - اگر ایسا نہ کیا گیا تو باکھ سوج جائیگی اور گائے کو دودھ کا بخار ہو جائیگا - پھر بچھڑے اور گائے دونوں کو نقصان پہنچے گا - اگر ایک دفعہ دھار نکال لی ہو تو بلا ناغہ ہمیشہ نکال لینی چاہیے - اور ایک ایک قطرہ دودھ کا نکال لیا جائے - دھار نکالنے کے بعد ہمیشہ سرسوں کا تھوڑا سا تیل باکھ پر مل دیا جائے ✣

دردِ زہ کی آمد - بچہ پیدا ہونے سے ایک یا دو گھنٹے پیشتر گائے کی صورت پر بیچینی سی برسنے لگتی ہے - آنکھیں چمکنے لگتی ہیں اور پتھرا جاتی ہیں - جب یہ علامات ظاہر ہوں تو فوراً اسکو گائے گھر میں لے جائیں - اور اسکے پاس شور وغل نہ ہوں - فرش پر کچھ گھانس بچھا دی جائے - اور اسکا دل بہلانے اور خوف کو دور کرنے کی غرض سے اُسکے آگے بہت سا ہرا نرم گھانس ڈالدیا جائے - گائے کا رکھوالا نزدیک رہے - مگر بے ضرورت اسکو نہ گھبرائے اور ایسی جگہ نہ بیٹھے کہ گائے اسکو دیکھ سکے - اگر کسی وقت درد تھم جائیگا تو وہ تھوڑا سا گھانس کھائیگی - جب وہ بے چینی کی حالت میں اُٹھنا بیٹھنا شروع کرے تو رکھوالے کو بچہ دینے کے وقت تک اسکے پاس کھڑا رہنا چاہیے - اور اُس کو لازم ہے کہ بچہ باہر نکلنے کے وقت سے اُسکے علیحدہ ہونے تک گائے کو کھڑا نہ ہونے دے " (ہندوستان کی گائیں)

دردِ زہ کی ترقی - جسوقت وہ جھلی جسکو پانی کا تھیلا بھی کہتے ہیں پھوٹ جانے پر

نکل پڑتی ہے تو دردِ زہ زور کا ہوتا ہے۔ اسوقت گائے عموماً بائیں کروٹ پر پیر پسار کر لیٹ جاتی ہے۔ اَب فرج میں سے بچّے کے پیر نکلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور درد کی شدت ہونے پر بچّے کا سر باہر آتا ہے۔ جو اگلی ٹانگوں سے بالکل ملا ہوا ہوتا ہے۔ اور تھوڑی گھٹنوں پر ٹکی ہوئی ہوتی ہے۔ بچّہ کی پیٹھ گائے کی پیٹھ کے متوازی ہوتی ہے سر باہر ہونے سے پانچ یا چار منٹ کے وقفہ کے بعد دھڑ اور پچھلی ٹانگیں اور دُم جو پوری لمبائی میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ رحم اور پردۂ شکم اور پیڑو کے عضلات کے باہر کو دھکیلنے والی کوشش کی وجہ سے ایک دَم باہر نکل پڑتی ہیں۔ بچہ پیدا ہونے سے چند سیکنڈ کے بعد گائے اُٹھ بیٹھتی ہے۔ اور کھڑی ہو کر بچہ کو چاٹنا شروع کرتی ہے۔ اور متواتر کچھ عرصہ تک چاٹتی رہتی ہے۔ بچہ اسوقت تک پیر پسارے بے حس و حرکت اور چُپ چاپ پڑا رہتا ہے۔ اور پھر وہ آہستہ آہستہ اپنا سر اوپر کو اُٹھاتا ہے۔ اور اپنے اگلے پیروں کو اپنے پیٹ کے نیچے کی طرف سکوڑتا ہے۔ پھر اُٹھنے کی کوشش کرتا ہے۔ آخر کار وہ اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ مگر ٹانگوں میں طاقت نہ ہونے کی وجہ سے لڑکھڑاتا ہوا اِدھر اُدھر چلتا ہے۔ پھر اُس کی ٹانگوں میں رفتہ رفتہ زور آجاتا ہے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد جسم کو بخوبی سہار لیتا ہے"۔ (ہندوستان کے مویشی)۔

مدد جو درکار ہوتی ہے۔ اکثر انسانی مدد کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ قدرت ماں اور بچّہ کی کامل سلامتی کے ساتھ اپنا کام پورا کرتی ہے۔ مگر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ پیدا ہوتے وقت بچّہ ترچھا ہو جاتا ہے۔ اُس وقت سلوتری کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور سلوتری کو اُسی حالت میں فوراً بلا لینا چاہیئے۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد گائے کا علاج ایک چھٹانک ہلدی اور پاؤ بھر سونٹھ کو خوب باریک پیسکر پاؤ بھر گڑ اور کسیقدر آٹے میں ملا کر دو حصّے کر لیے جائیں۔ اس میں سے نصف اسی وقت دیدیا جائے۔ اِس سے جیر گر جائے گی۔ اور وضع حمل کے بعد کا

درد بھی کم ہو جائیگا - یہ پچھلا درد طاقتور گائے کو بھی بہت تکلیف دیتا ہے - اور اُسکو بہت کمزور کردیتا ہے - چونکہ دودھ دینے والی گائے بہت نازک ہوتی ہے - اِس لیے بچہ دیتے وقت اُسکو بہت تکلیف ہوتی ہے - ایسی حالت میں یہ نسخہ نہایت ہی مجرب ہے باقی ماندہ نصف حصہ چھ گھنٹہ کے بعد دیا جائے - مگر اِس سے زیادہ نہ دیا جائے - ورنہ دودھ نکالنے پر گائے کو تکلیف ہوگی ۔ (دیکھو حصہ دوم کا تیسرا باب) 132

بڑی احتیاط اِس بات کی ہے کہ گائے کی فرج اور بچّہ کی نال - یا (ناف) گل نہ جائے - اور اس پر مکھیاں نہ بیٹھیں - دس بارہ روز تک صبح شام اُسکو گرم پانی سے دھوتے رہیں - اور نرم کپڑے سے صاف اور خشک کرکے ان پر مفصلہ ذیل چیزوں کی مالش کردیا کریں - میٹھا تیل - یا رائی کا تیل پاؤ بھر - کافور ایک تولہ - اسپرٹس آف ٹرپن ٹائن ایک چھٹانک ۔

سانی اور پانی - گائے کو پانی وغیرہ نہ پلایا جائے - بلکہ اُس پر گرم کپڑا ڈالدیا جائے ورنہ بچہ دینے کے بعد وہ سردی کھاجائے گی - اگر اسکی صحت ترقی کرتی جاتی ہو تو اسکا چپ چاپ کھڑا رہنا - اور کسی مرد کا اسکے پاس نہ جانا بہتر ہے - لیکن درد کے وقت اسکی آنکھیں روشنی کا عکس پڑنے سے شیشہ یا فولاد جیسے رنگ کی ہوجاتی ہیں - اور حلقوں میں گڑھے پڑجاتے ہیں - ایسی حالت میں بچّہ دینے سے چار گھنٹے بعد گرم پانی میں بھوسی گو پتلا کرکے پلادیا جائے - اِس سے معدہ گرم ہوجائیگا اور درد کم ہوجائیگا - چار دن تک یہی عمل کیا جائے - اِس سے گائی کی آنتیں صاف ہوجائینگی - اور دودھ آسانی سے اُترنے لگے گا - پہلے روز پانی بالکل نہ پلایا جائے پھر ایک ہفتہ تک شیر گرم پانی پلایا جائے - ورنہ سرد پانی پلانے سے گائے سردی کھاجائیگی اور اسکی بانکھ سوج جائیگی - اور تھنوں میں درد پیدا ہوجائیگا - اور ایسی ایسی تکلیف دہ بیماریاں پیدا ہوجائینگی - جن سے گائے کا دودھ سوکھ جائیگا - اور گائے کو اسقدر تکلیف ہوگی کہ نہ وہ دھار نکالنے دیگی اور نہ بچّہ کو چھونے دیگی " (ہندوستان کی گائیں)

دوسرے حصہ کا تیسرا باب دیکھو ٭

بچہ دینے سے ایک ہفتہ بعد تک گائے کو بجز سبز نرم گھانس کے جو کثرت سے ساتھ دیا جائے - اور بجز ایک سیر گیہوں کی بھوسی اور ایک چھٹانک نمک اور ایک چھٹانک پسی ہوئی ہلدی کے جو دن میں دو تین مرتبہ دی جائے - اور کسی قسم کا چارہ نہ دیا جائے اور نہ کسی قسم کی لذیذ سانی دی جائے - چری بھی تین روز تک نہ دیں - ورنہ باکھ سوج جائیگی ٭

بیماری - اگر بچہ دینے پر گائے کسی قسم کی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو فوراً علاج ہونا چاہیے ٭ (دیکھو دوسرے حصّہ کا تیسرا باب)

رحم کا باہر نکل پڑنا - (دیکھو دوسرے حصّہ کا تیسرا باب) ٭

دھار نکالنا - گائے کے بچّہ دینے سے ایک گھنٹہ بعد دھار نکال لینی چاہیئے - اور بچّہ کو چونگنے کے لیے اسکی ماں کے پاس کھُلا چھوڑ دیا جائے کیونکہ اسکے چونگنے سے دودھ کی رگیں کھُل جائینگی - بھوکا بچھڑا کسیقدر زور کے ساتھ چونگے گا اس طرح گائے کی تکلیف دور ہو جائیگی - بچہ دینے کے بعد تین روز تک دن میں تین مرتبہ دھار نکالنی چاہیے - اور ہر دفعہ سارا دودھ نکال لیا جائے - اور دھار نکالنے سے ایک گھنٹہ پیشتر بچّہ کو جدا کر لیا جائے - تیسرے روز دودھ اپنی اصلی آمد پر آجائے گا باکھ بڑھ جائیگی - اور دودھ مکھن بنانے کے قابل ہو جائیگا - جب بچہ ماں کے پاس چھوڑا جائے تو اس امر کی احتیاط رہے کہ گائے کا پیر بچّہ پر نہ آجائے - جو لوگ گائے پالنے کے فن سے واقف ہیں وہ بچھڑے کو آدھ گھنٹے - یا ایک گھنٹے تک چونگنے دیتے ہیں پھر ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے کے لیے اسکو باندھ دیتے ہیں - پھر آدھ گھنٹہ یا گھنٹہ بھر چونگنے کے بعد دوبارہ اسکو باندھ دیتے ہیں - اور ایک ہفتہ یا دو ہفتہ تک یہی عمل جاری رکھتے ہیں ٭

باب (۱۲)

بچھڑوں کی قیمت - اُن کی خبرگیری - اور اُن کا مکان

بچھڑوں کی قیمت - بچھڑوں کی قیمت اُن کی نسل پر منحصر ہے - اچھی نسل کا بچھڑا ادنیٰ نسل کے بچھڑے سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے - ایک سالہ بچھڑے کی قیمت تین روپیہ سے پچاس روپیہ تک ہوتی ہے - اور دو سالہ کی چھ روپیہ سے سو روپیہ تک ہوتی ہے - اڑھائی اور تین سال کی عمر کے درمیان بچھیا یا سانڈ کی قیمت اُسکی نسل اور خوبیوں کے موافق آٹھ روپیہ سے دو سو روپیہ تک ہوتی ہے - دیہات کے ادنیٰ درجے کے عام مویشی بہت تھوڑی قیمت کے ہوتے ہیں - بچھڑے کی قیمت بچھیا سے زیادہ ہوتی ہے - گائے کی زیادہ سے زیادہ قیمت پہلی بیانت پر ہوتی ہے - اور سانڈ اور بیل کی زیادہ سے زیادہ قیمت اُسوقت ہوتی ہے جبکہ وہ تین اور چار سال کے اندر ہو ؞

بہت سے بچھڑے بہت ہی ادنیٰ درجہ کے ہوتے ہیں اور اِس قابل نہیں ہوتے کہ اُنکو محنت اور خرچ کے ساتھ پالا جائے - ایسے بچھڑے کو جب اُن کی ماں دودھ دینا بند کرے - اور اُن کو نہ پونگائے فوراً فروخت کر دیا جائے ؞ لیکن اگر بچھڑا عمدہ قسم کا ہے تو اُسکو گلہ بڑھانے کی غرض سے رکھ لیا جائے کیونکہ اسکی چرائی اور رکھوالی وغیرہ کی لاگت اسکی قیمت سے کبھی زیادہ نہ ہوگی ؞

چارہ اور احتیاط - بچھڑوں کے ساتھ بے پروائی کرنے اور اُن کو بھوکا مارنے میں کوئی بچت نہیں ہوتی - کیونکہ بیمار ہو جانے سے ان کی بالیدگی اور ان کا اُٹھان نقصان پذیر ہو جاتا ہے - اور اس وجہ سے ان کی قیمت گھٹ جاتی ہے - اور اگر بچھڑا بے پروائی اور بھوک کی وجہ سے مر جائے تو گائے کا دودھ یقیناً گھٹ جاتا ہے - اور اسکے خراب ہونے کا احتمال ہوتا ہے - ایک مہینے کی عمر کا بچھڑا اچھے چارہ وغیرہ نہیں کھا سکتا - اِس عمر میں

اگر اسکو کافی دودھ نہ چونگایا جائے تو وہ بیمار اور دبلا ہو جاتا ہے۔ اسلیے بچھڑی کو کبھی اُسکی ماں کے دودھ سے محروم نہ رکھا جائے۔ اکیس ۲۱ روز کی عمر تک بچھڑے کو اُسکی ماں سے تین ۳ گھنٹہ سے زیادہ جدا نہ رکھا جائے۔ اکیسویں دن کے بعد دودھ دوماہ تک جبکہ وہ کسیقدر چارہ کھانے کے قابل ہو جائے۔ دوھنے کے وقت بچہ کو علیحدہ باندھ دیا جائے۔ پھر دھار نکالنے کے بعد تین ۳ گھنٹہ تک ماں کا دودھ چونگنے کے لیے چھوڑ دیا جائے۔ دوماہ کے بعد صبح شام صرف ایک گھنٹہ کے لیے چھوڑنا کافی ہوگا ✣

ہماری رائے یہ ہے کہ ہندوستانی بچھڑے انگریزی طریقہ پر پرورش نہ کیے جائیں۔ کیونکہ ہندوستانی گائے بچھڑے کا نظر سے غائب ہونا پسند نہیں کرتی۔ اگر بچھڑا اس سے علیحدہ کر لیا جائے تو وہ اسقدر زیادہ اور اتنی دیر تک دودھ نہیں دیتی جسقدر کہ وہ بچھڑے کی موجودگی میں دیتی ہے۔ انگریزی گائیں پشتہا پشت سے اس طریق پر سدھی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہی سبب ہے کہ بچھڑے کا ان سے جدا کر لینا ان کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ مگر ہندوستانی گایوں کو اس طور پر سدھانے کے لیے کہ وہ بغیر بچہ کے پاس ہونے کے دودھ دیں۔ کئی صدیاں درکار ہیں ۔ ہندوستانی گائے سے بچھڑے کو جدا کر لینے کی ہم ہرگز رائے نہیں دیتے۔ اگر گائے کی بخوبی ٹہل کی جائے تو بچھڑے کی موجودگی میں بہ نسبت بچھڑے کی غیر موجودگی کے وہ زیادہ دودھ دیگی۔ جب بچھڑا دس ۱۰ روز یا پندرہ ۱۵ روز کا ہو جائے تو اسکو صبح شام دلے ہوئے گیہوں۔ یا جو دیے جائیں اور ہری دوب دی جائے اور جب وہ تین ۳ ہفتہ کا ہو جائے تو اسکو دلے ہوئے اور بھگوئے ہوئے گیہوں اور جو کے ساتھ باریک کٹی ہوئی سبز دوب ملا کر دن میں تین ۳ بار دی جائے۔ مگر خشک بھوسی اور چری ہرگز نہ دیں۔ بہت سے آدمی ایسا کرتے ہیں مگر وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ دو مہینے کی عمر تک بچھڑے کو دلے ہوئے گیہوں یا جو اور سبز گھانس کثرت کے ساتھ

دی جائے۔ پہلے تین ۳ ہفتے۔ بلکہ تین ۳ مہینے تک وہ زیادہ نہیں کھائیگا۔ بلکہ اگر اسکو کسی قسم کا چارہ یا سانی دی جائے تو وہ اسکو کترنیگا اور بس پھر بہت جلد اُس کا کھانا سیکھ جائیگا +

جسقدر وہ بڑا ہوتا جائے۔ اُسیقدر اس کی سانی زیادہ کرتے رہیں۔ اور اس میں السی کی خوشگوار کھلی بھی ملادیں۔ مگر سرسوں کی کھلی بچھڑے کو راس نہیں آتی۔ تاہم نمک اور گندھک اوّل ہی سے دی جائے۔ ۲ دو یا ۳ تین ماہ کی عمر کے بچھڑے کے لیے صبح شام پاؤ بھر اناج پاؤ بھر گیہوں کی بھوسی اور پاؤ بھر السی کی کھلی کافی ہوگی۔ مگر سبز گھانس اور صاف شفاف پانی حسب خواہش بچھڑے کو بکثرت دیا جائے۔ جب بچھڑا ۲ دو اور ۳ تین ماہ کے درمیان ہو تو اناج کم کرنا شروع کردیں۔ اور کھلی کی مقدار بڑھادیں۔ حتیٰ کہ ۶ چھ ماہ کی عمر میں اس کو صرف کھلی دی جائے۔ ۶ چھ ماہ کے بچھڑے کو ڈیڑھ سیر اور دو برس کے بچھڑے کو دو سیر کھلی فی یوم دی جائے +

بچھڑے کو سانی دینے کا مناسب وقت وہ ہے۔ جبکہ گائے کی دھار نکال لی جائے۔ اور اسکو اسکی ماں سے علیحدہ کرلیا جائے +

بچھڑوں کا باندھ رکھنا۔ چھوٹے بچھڑوں کو باندھنا نہ چاہیے۔ اور اگر وہ باندھے جائیں تو تھوڑے عرصہ کے لیے باندھے جائیں۔ اور اگر اُن کو چھپر کے مکان میں جسکے چاروں طرف باڑہ ہو۔ کھلا چھوڑ دیا جائے تو بہت مناسب ہے +

بچھڑے کا مکان۔ بچھڑے دیگر مویشیوں سے علیحدہ رکھے جائیں۔ اُن کا مکان صاف ستھرا۔ خشک۔ گرم۔ اور بخوبی ہوادار ہو۔ فرش پختہ ہو۔ اور گوبر وغیرہ صبح شام کھرچ کر اُٹھا لیا جائے۔ ایک بچھڑے کے لیے چار فٹ چوڑی پانچ فٹ لمبی جگہ ہو اور فرش پر خشک گھانس وغیرہ بچھایا جائے +

بچھڑے کو بارش اور دھوپ سے بچانا۔ بچھڑے دوپہر کی دھوپ اور بارش میں کھلے نہ چھوڑے

جائیں۔ اُن کو شمالی اور شرقی ہوا سے بچانا چاہیے۔ بچھڑے بہت ہی نازک مزاج ہوتے ہیں۔ اور ایسی بے پروائی اُن کے لیئے ہلاکت کا باعث ہوجاتی ہے۔ کسی حالت میں بچھڑی کو ترگھانس یا نمناک زمین میں نہ بیٹھنے دیا جائے ✣

چچڑیاں بچھڑے کو چچڑیوں سے صاف رکھا جائے۔ کھریرا اور بُرش کرنے سے اُنکے بدن میں جوئیں اور چچڑیاں نہیں پڑینگی۔ چھوٹے بچھڑوں کو نہلایا نہ جائے ✣

بڑے بچھڑے جب بچھڑا چھ ماہ کا ہوجائے تو اُسکو باندھ کر کھلایا جاسے اور بچھیا کو چار پانچ ماہ کی عمر میں باندھ کر کھلایا جائے۔ مگر وہ سارے دن بندھی رہنی نہ چاہیے بچھڑوں کو اچھی طرح کھلایا جائے۔ اُن کی سانی اور چارہ کی مقدار بڑھاتے رہیں۔ حتی کہ دو سال کی عمر میں ان کو بڑے سانڈوں کی برابر خوراک ملنی چاہیے ✣

ہوشیاری کے ساتھ خبرگیری۔ بچھڑوں کے اہتمام میں بڑی ہوشیاری درکار ہے بیلوں اور گایوں کی عادت اور ان کا مزاج بچپن کے سلوک پر منحصر ہوتا ہے۔ اگر تم اچھے دودھ والی گائے چاہو تو ذیل کے بیان پر غور کرو۔

"تم گایوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ۔ کیونکہ حیوان بھی مثل انسان کے مہربانی کے مستحق ہیں۔ اور گایوں کے گلے میں تو اس کا ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ شروع شروع میں تم ان کو سدھانے میں اسقدر جلد کامیاب نہیں ہوسکتے کہ بچھیا یا بچھڑا بھاری آواز پر تمہارے پاس آئے۔ اور تم کو ہاتھ پھیرنے اور چمکارنے دے۔ لیکن یہ ضروری بات ہے کہ تم ان کو رفتہ رفتہ سدھاؤ اور اپنے ساتھ مانوس کرو۔ اگر گائے عمدہ نسل کی ہو مگر اچھے طور پر سدھی ہوئی نہ ہو تو وہ کسی کام کی نہیں ہوتی جیسے عمدہ نسل کا ہونا ضروری ہے ویسے ہی اچھے سدھاؤ کا ہونا بھی لازمی ہے۔ خراب انتظام سے اچھا جانور بھی خراب ہوجاتا ہے اور عمدہ چارہ کھلانے اور اچھی طرح خبرگیری کرنے۔ اور پیار چمکار کر رکھنے سے عمدہ نتایج حاصل ہونے میں قدرتاً مدد ملتی ہے" (امریکا کا کسان)

• بچھیا کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا تو نہایت ہی ضروری امر ہے - ہم نے دیکھا ہے کہ بہت سی گائیں بندھتی نہیں یہاں تک کہ وہ اپنے تئیں ہاتھ تک نہیں لگانے دیتیں اور مثل جنگلی گایوں کے وحشی ہوتی ہیں - ایسی حالت میں اگرچہ وہ عمدہ نسل کی کیوں نہ ہوں مگر قصائی کے مطلب کے سوا وہ اور کسی کام کی نہیں ہوتیں - یہ شرارتیں بجز اسکے کہ انکے ساتھ بچپن میں اچھا سلوک اور اہتمام نہیں ہوتا - اور کسی وجہ سے نہیں ہوتیں - چھکڑے - ہل - اور گاڑیوں میں جو تنے کے بچھڑوں کو بچھیا کے طور پر نہ سدھایا جائے - بلکہ جتنا کم انکو باندھا جائے اور جسقدر کم انکو پیار کیا جائے - اور جسقدر کم اُن کے بدن پر ہاتھ پھیرا جائے - اُسیقدر مناسب ہے - کیونکہ زیادہ پیار کرنے اور ہاتھ پھیرنے سے وہ چھکڑے اور ہل کھینچنے میں سست ہو جائینگے - اور اِس وجہ سے اُن کی قیمت گھٹ جائے گی •

• بچھیوں کی خاص طور پر احتیاط ہونی چاہیے - کیونکہ وہ اکثر اچھی طرح خبرگیری نہ کرنے - مناسب خوراک نہ ملنے اور دھوپ اور مینہ سے محفوظ نہ رکھنے کے سبب سے دودھ کے مطلب کی نہیں رہتیں - حد سے زیادہ کھلانے پلانے کا بھی بُرا اثر ہوتا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے بچھیا بانجھ ہو جاتی ہے - ایسی بچھیا آنگ پر بھی آتی ہے - سانڈ سے بھی ملتی ہے - مگر اسکو حمل نہیں رہتا - پس بچھیا کو تندرستی کی حالت میں تو ضرور رکھا جائے مگر موٹا نہ کیا جائے - اُنکو دودھ دینے والی گایوں کی مانند سانی دی جائے مگر اناج یا کھلی گایوں سے کم دی جائے اور بنولے تو بالکل نہ ہوں - البتہ سبز یا خشک گھانس زیادہ دیا جائے - بچھیا کی تندرستی قائم رکھنے کے لیے نمک اور صاف پانی کا ہونا بھی بہت ضروری ہے •

زیادہ بچھڑے کیوں مرتے ہیں

اکثر بچھڑے مناسب خبرگیری نہ ہونے اور عمدہ اہتمام نہ ہونے کی وجہ سے مرجاتے ہیں - اُنکو اُنکی ماں کے دودھ سے محروم کر دیا جاتا ہے - اُن کو خوشگوار اور پیٹ بھراؤ

خوراک نہیں دی جاتی۔ شب کے وقت سردی اور ٹھنڈی ہوا اور دن کو سخت دھوپ سے ان کو بچایا نہیں جاتا۔ اُن کے بدن پر چیچڑیاں اور جوئیں جم جاتی ہیں۔ اور اُنکے مکان صاف نہیں رکھے جاتے۔ اگر بچھڑے کی بخوبی خبرگیری کی جائے اور وہ عمدہ طریق سے پالا جائے تو گائے زیادہ مقدار اور عرصہ تک دودھ دیتی ہے۔ اور جو کچھ بچھڑے کی رکھوالی اور چارہ کا خرچ ہوتا ہے وہ بچھڑے کی قیمت سے پورا ہو جاتا ہے ؞

باب (یہ)

عمدہ بچھڑے اور بچھیا کی علامات

عمدہ بچھڑا۔ عمدہ بچھڑے کی علامات یہ ہیں کہ اُسکی ٹھوڑی سے کھینگے تک سینہ کے چاروں طرف اور پیٹ کے نیچے کھال ڈھیلی اور چھٹی ہوئی ہو۔ آنکھیں ایک دوسرے سے زیادہ فاصلہ پر ہوں۔ پیشانی چوڑی۔ ناک چھوٹی اور اوپر کو اُٹھی ہوئی ہو۔ جوڑ بڑے اور موٹے ہوں۔ بال لمبے۔ نرم۔ اور گھنگرو والے ہوں بہت چھوٹی گردن زیادہ طاقتور ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اگر وہ تندرست اور بھلا چنگا ہے تو اسکی ناک چمکدار ہوتی ہے۔ ادنی نسل کے بچھڑے کا سر چھوٹا۔ کان لمبے۔ آنکھیں چھوٹی اور ایک دوسرے کے پاس پاس۔ گردن لمبی اور جوڑ چھوٹے۔ اور ٹانگیں بکری کی ٹانگوں کی طرح گاؤ دُم ہوتی ہیں ؞

عمدہ بچھیا۔ عمدہ بچھیا کی بھی وہی علامات ہیں جو عمدہ بچھڑے کی ہوتی ہیں۔ مگ سر ویسا چوڑا اور گردن ویسی چھوٹی نہیں ہوتی مگر اعلیٰ نسل کی بچھیا ہے بجائے کھینگے کے اسکی ٹانگوں کے درمیان جہاں دودھ دینے کے وقت باکھ نمودار ہوتی ہے۔ جھرّیاں پڑی ہوئی زرد رنگ کی کھال ہوتی ہے۔ اور اگرچہ اسکو پیا ہوئے چند ہی گھنٹے کیوں نہ ہوں مگر تھن صاف دکھائی دیتے ہیں اور اچھا دودھ دینے والی بچھیا کے بال ریشم جیسے نرم ہوتے ہیں ؞ (ہندوستان کی گائیں)

باب (یو)

بچھڑوں کو اختہ کرنا

چھوٹی عمر میں اختہ کرنا۔ یورپ میں موافق قاعدہ کے بچھڑے کو ایک ماہ اور تین ماہ کی عمر کے درمیان اختہ کرتے ہیں۔ چھوٹی عمر میں اختہ کردینے سے یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ مویشی صورت شکل میں خوبصورت رہتا ہے۔ اور قد میں بڑھتا ہے۔ اور غریب اور فرمانبردار بن جاتا ہے۔ اور عموماً کاروبار کے لایق عمدہ بیل ہوجاتا ہے۔ برخلاف مذکورہ بالا قاعدہ کے ہندوستانی بچھڑے کو دو اور پانچ سال کی عمر کے درمیان اختہ کرتے ہیں یعنی جب اسکے دو سے چھ تک دانت ہوتے ہیں ÷

اختہ کرنے کا قاعدہ۔ عموماً ہندوستانی بغیر چیرا لگائے اس طریق سے اختہ کرتے ہیں کہ سانڈ کو اسکی چاروں ٹانگیں ایک رسی کے ساتھ باندھ کر نیچے گرا لیتے ہیں۔ اور فوطوں کی تھیلی کو ٹانگوں سے باہر نکال کر چند منٹ تک نرم کرنے کی غرض سے ہاتھوں میں ملتے ہیں۔ پھر لکڑی کے دو ڈنڈوں کو جو لمبائی میں پندرہ انچ اور قطر میں ڈیڑھ انچ ہوتے ہیں۔ ایک سرے پر مضبوط باندھ کر تھیلی کو معہ فوطوں کی گٹھلی کے ان میں پہلے لیتے ہیں پھر ایک گٹھلی کو پیڑو کی طرف اوپر کو چڑھا دیتے ہیں۔ اور دوسری گٹھلی کو تھیلی میں رہنے دیتے ہیں۔ اب ڈنڈوں کا دوسرا سرا مضبوط باندھ کر ان کو نیچے کی طرف کھینچتے ہیں۔ اور ایک آدمی سامنے بیٹھ کر ڈنڈوں کی درمیان گٹھلی لے لیتا ہے اور بہت زور سے ڈنڈوں کو دباتا ہے۔ حتی کہ گٹھلی تھیلی کے اندر پھوٹ جاتی ہے اور پھر وہ پھوٹی ہوئی گٹھلی کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لیکر خوب مسلتا ہے یہاں تک کہ گٹھلی کا نرم گودا بن جاتا ہے۔ پھر دوسری گٹھلی بھی نیچے اُتار کر اسی طرح پھوڑی

اور مسلی جاتی ہے۔ پھر فوطوں پر تھوڑی سی ہلدی یا تھوڑا سا گوبر لگا دیتے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی ناک کے نتھنوں کے درمیانی ہڈی کو لکڑی یا فولاد کی سوئی کے ساتھ چھید ڈالتے ہیں۔ اور پانچ چھ انچ کی موٹی رسّی اس چھیدے ہوئے سوراخ میں بطور ناتھ کے ڈالدی جاتی ہے۔ اور رسّی کو سر پر سینگوں کے پیچھے باندھ دیتے ہیں۔ ایک اور رسّی گلے کے اردگرد مانند کالر کے باندھ دیتے ہیں۔ پھر لوہے۔ یا پیتل کا ایک چھلّا ناک اور گردن کی رسّی میں ڈالدیتے ہیں۔ اور تیسری رسی بطور لگام کے اس چھلّے میں باندھ دی جاتی ہے۔ اس عمل کے بعد اکثر دوا دارو کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ کیونکہ مویشی دس روز میں خود بخود بھلا چنگا ہو جاتا ہے ❖

اسطور پر اختہ کرنیکا اثر۔

اس طور پر اختہ کرنے سے چیرا دیکر اختہ کرنے کی طرح کسی قسم کا زخم اور درد نہیں ہوتا۔ صرف فوطوں کی تھیلی سوج جاتی ہے۔ مگر دس یا پندرہ روز کے بعد گٹھلی بالکل معدوم ہو جاتی ہے اور صرف خالی تھیلی باقی رہ جاتی ہے۔ اور کسی قسم کا خطرہ نہیں رہتا۔ اس عمل سے مویشی کی مردانہ صورت قائم رہتی ہے۔ حالانکہ چیرا دیکر اختہ کرنے سے اسکی مردانہ صورت باقی نہیں رہتی اور وہ جسقدر بڑا ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر اسکی شکل گائے جیسی ہوتی جاتی ہے۔ البتہ کچل کر اختہ کرنے میں مویشی کا اٹھان ایسا نہیں ہوتا۔ جیسا کہ چیرا دیکر اختہ کرنے میں ہوتا ہے ❖

اختہ کرنے کا ٹھیک وقت۔

چیرا دیکر اختہ کرنا دو ماہ اور چھ ماہ کی عمر کے درمیان ہونا چاہیے۔ اور مسل کر اختہ کرنا ڈیڑھ سال اور دو سال کی عمر کے درمیان ہو ❖

اختہ کرنے میں احتیاط

مسل کر اختہ کرنے میں بڑی احتیاط یہ ہونی چاہیے کہ گٹھلی بالکل کچلی جائے۔ ورنہ وہ وقت بے وقت گایوں کو

تنگ کریگا۔ اور جب چیرا دیکر اختہ کیا جائے تو یہ احتیاط کرنی چاہیئے کہ زخم پر مکھیاں نہ بھنکیں۔ اور زخم پک نہ جائے ؎

بچھڑوں کو دیر سے اختہ کرنے کی خرابی۔ اُن بچھڑوں کو جو اکثر گایوں کے ساتھ پھرتے رہتے ہیں دیر سے اختہ کرنے میں یہ نقصان ہوتا ہے۔ کہ اُن کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ جسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہندوستانی گلہ بان سانڈوں کو گایوں سے علیحدہ نہیں رکھتے۔ گلہ میں عمدہ نسل کا بڑا سانڈ ہی کیوں نہ ہو مگر چھوٹے سانڈ بوجہ اپنی چستی و چالاکی اور اپنے جسم کے ہلکاپن کے بڑے سانڈ کو دھوکا دیکر گایوں پر چڑھنے میں غالب آجاتے ہیں ؎

باب (یز)

گایوں کا سانڈ سے ملنا

نہایت ہی ضروری بات۔ گایوں کے مالک کے لیئے یہ نہایت ہی نازک موقع ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسے موقع پر ذرا سی غلطی بھی اُس فائدہ کو جو ہمیں گائے سے لینا ہے سخت نقصان پہنچاتا ہے ؎
پس سانڈ کے ساتھ ملانے سے پیشتر مالک کو یہ تحقیق کر لینا چاہیئے کہ گائے گیابھن تو نہیں ہے۔ کیونکہ اگر گیابھن گائے کو سانڈ سے ملا دیا جائے تو سخت تکلیف ہوتی ہے اور اسقاط حمل ہو جاتا ہے۔ اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ گیابھن گائے شہوت انگیز نہیں ہوتی۔ اور نہ اس پر سانڈ چڑھتا ہے۔ یہ ان کا خیال بالکل لغو ہے۔ کیونکہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ گیابھن گائے شہوت کے زور میں دوسری گایوں پر چڑھتی ہے اور گیابھن گائے کے پیچھے پھرتے ہوئے سانڈ بھی دیکھے گئے ہیں ؎

حمل کے اوّل مہینے۔ اول مہینوں میں اس امر کا یقین مشکل سے ہوتا ہے کہ آیا گائے گیابھن ہے یا نہیں ہے مگر یہ جاننا ضروری ہے کہ آیا گائے خالی

ہے کہ اسکو سانڈ سے ملا دیا جاوے۔ یا کہ گیا بھن ہے کہ اسکو سانڈ سے نہ ملایا جائے +

حمل کی علامات

نہایت ہی یقینی علامت تو یہ ہے کہ حمل کے زمانہ میں گائے کی فرج میں سے تھوڑا بہت ایک قسم کا لعاب نکلتا رہتا ہے اگر یہ لعاب نہ نکلے تو غالباً گائے حاملہ نہیں ہوتی۔ پچھلے مہینوں میں اسکی صورت شکل اور قد سے بھی یہ امر صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور چوتھے پانچویں مہینے حمل کا پورا یقین ہو جاتا ہے۔ اگر انگلیوں کے سروں کے ساتھ گائے کے دائیں پہلو کو دبایا جائے تو بچہ محسوس ہوتا ہے۔ یعنے انگلیوں کے سروں کو گوشت کا ایک سخت لوتھڑا سا محسوس ہوتا ہے اور اسکے علاوہ چوتڑوں کی طرف ہو کر پہلو کو غور کے ساتھ دیکھنے سے ایک حرکت سی معلوم ہوتی ہے۔ اور دائیں پہلو اور باکھ کے درمیانی حصہ پر کھلا ہوا ہاتھ رکھنے سے یہ حرکت اور بھی صاف محسوس ہوتی ہے +

گائے کسوقت آلنگ پر آتی ہے

بچھڑا پیدا ہونے کے بعد تین مہینے تک گائے کو سانڈ سے نہ ملایا جائے۔ کیونکہ اسوقت اسکا رحم کمزور ہوتا ہے۔ اور تخم پکڑنے کے ناقابل ہوتا ہے۔ وہ اس وقت سے پیشتر سانڈ سے مل جائے تو حمل نہیں رہتا۔ مگر یہ بھی واضح ہو کہ اس موقع پر اسکی نفسانی خواہش کے پورا نہ ہونے سے اسکو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اگر تین ماہ گذرنے سے پیشتر وہ آلنگ پر آجائے تو اسکو ہر صبح نہار منہ دودھ اور مکھن کچھ دنوں تک دو۔ مگر دودھ اور مکھن کھٹا نہ ہو۔ اور دن میں سرد پانی سے نہلاؤ۔ اس طریق سے اسکی شہوت ٹھنڈی پڑ جائیگی مگر بچہ جننے کے تین ماہ بعد اگر اسکی خواہش نفسانی پوری نہ ہوئی تو اسکو ضرور نقصان پہنچتا ہے۔ اور وہ بانجھ ہو جاتی ہے یا آیندہ سانڈ کے ملنے سے جو حمل ہوتا ہے وہ ساقط ہو جاتا ہے +

طاقتور اور عمدہ خوراک اور حد سے زیادہ کھلانے پلانے کی وجہ سے بھی گائے مناسب وقت سے پیشتر آلنگ پر آجاتی ہے۔ بعض بچھیاں اٹھارہ ماہ کی عمر میں

سانڈ سے مِل جاتی ہیں۔ اور بعض تین۳ سال تک آلنگ پر نہیں آتیں۔ بچھیا کو باقاعدہ کِھلانے پلانے اور اُسکی بخوبی خبرگیری کرنے سے وہ دو سال کی عمر میں سانڈ سے مِلنے کے قابل ہوجاتی ہے۔ بعض گائیں بچّہ دینے سے تین۳ ماہ بعد آلنگ پر آجاتی ہیں۔ ایسی گائیں ہر بار۱۲ھویں یا تیر۱۳ھویں مہینے بچّہ دیتی ہیں۔ اور بعض بچہ ہونے کے بعد چھہ۶ یا آٹھ مہینے تک برابر دودھ دیئے جاتی ہیں۔ اور آلنگ پر نہیں آتیں ٭

آلنگ پر آنے کی علامات ۔ جب گائے آلنگ پر آتی ہے تو دودھ کم ہوجاتا ہی اور وہ بےچین دکھائی دیتی ہے۔ وہ بار بار گوبر اور پیشاب کرتی ہے۔ اُسکی دُم ہمیشہ حرکت میں رہتی ہے۔ اُسکو بھوک نہیں لگتی۔ وہ ہمیشہ چِلّاتی رہتی ہے۔ اسکی فرج سُرخ اور گرم ہوجاتی ہے۔ اور اس میں سے ایک صاف اور شفاف لعاب نکلتا ہے۔ اگر وہ گلّہ میں ہو تو دوسری گایوں پر چڑھتی ہے۔ اور اگر رسی سے بندھی ہوئی ہو تو زمین پر پیر مارتی ہے۔ اور رسّی کو کھینچتی ہے بعض گایوں کی حالت وحشیانہ ہوجاتی ہے۔ اور وہ سینگ مارتی ہیں۔ اور بعض اپنی حالت کو بہت کم ظاہر کرتی ہیں۔ اور آہستہ آہستہ چِلّایا کرتی ہیں۔ ایسی گایوں کو سانڈ سے مِلانے میں غفلت ہوجاتی ہے۔ کیونکہ انکی حالت جلد معلوم نہیں ہوتی۔ اگر سانڈ سے مِل جانے کے بعد تخم رحم میں قرار نہ پکڑے تو یہ علامات پھر تین۳ ہفتہ کے بعد ظاہر ہوتی ہیں اور جب تک تخم رحم میں قرار نہ پکڑے ایسا ہی متواتر ہوئے جاتا ہے۔ موٹی اور حد سے زیادہ کھلائی پِلائی گائے حاملہ ہونے سے پیشتر بار بار سانڈ سے مِلنا چاہتی ہے۔ ایسی گائے کو حاملہ ہونے سے پیشتر کسیقدر خوراک کم کرنے سے کچھ دُبلا کر دیا جائے تو بہتر ہے ٭

گائے کا دیر میں حاملہ ہونا ۔ اگر گائے ایک سال سے زیادہ عرصہ تک حاملہ نہ ہو تو اُسکو باقی ماندہ گایوں کے ساتھ چراگاہ میں چرنے کے لیئے کُھلا چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ صحبت۔ خوراک۔ اور آب و ہوا کا تبادلہ نیا اثر پیدا کریگا۔ اگر گائے مُشکل سے حاملہ ہوتی ہو تو اُسکو مہوے کا عرق پلایا جائے۔

اور وہ اس مطلب کے لیے مفید ہوگا۔ مگر دودھ دینے والی گائے کو نہ دیا جائے۔ کیونکہ وہ بہت گرم ہوتا ہے اور دودھ کو خشک کر دیتا ہے ٭

بانجھ گائیں

بانجھ گائیں سخت تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ انکو علیحدہ رکھنا بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دوسری گایوں کو دق کرتی ہیں۔ عموماً مارچ اور اپریل کے مہینوں میں گائیں آلنگ پر آتی ہیں۔ ان ہر دو ماہ میں بانجھ گایوں کو سانڈ کے ساتھ ملانے میں احتیاط کی جائے۔ اگر سانڈ سے ملجانے پر ایک دفعہ بھی حاملہ ہوکر بچہ دیدیا تو ہمیشہ کے لیئے انکی عادت تبدیل ہو جائیگی۔ اور وہ متواتر بچہ دیا کرینگی۔ اگر گائے دودھ سے بھاگنے کے وقت سے ایک سال بعد تک یا پچھلا بچہ دینے کے وقت سے دو سال بعد تک گیابھن نہ ہو تو اسکا رکھنا بے فائدہ ہے۔ غالباً وہ آیندہ کبھی بچہ نہ دیگی ٭

سانڈ کے تجویز کرنے میں بڑی احتیاط چاہیے

گائے سے ملانے کے لیے عمدہ سانڈ تجویز کیا جائے عمدہ دودھ دینے والی نسل کا سانڈ عمدہ دودھ والی بچھیاں پیدا کرائیگا۔ اس معاملہ میں بڑی احتیاط سے کام لیا جائے۔ اگر گائے کو عمدہ نسل کے سانڈ سے ملایا جائے تو صرف یہی فائدہ نہیں ہوتا کہ اسکا بچہ اچھا پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ اسکا دودھ بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ دیسی گایوں کو انگریزی سانڈوں سے نہ ملایا جائے۔ حصار۔ یا نیلور۔ یا گجراتی نسل کا سانڈ بہت ہی عمدہ ہوتا ہے۔ حصار۔ یا نیلور۔ یا۔ گجراتی نسل کے سانڈ اور چھوٹے سینگوں والی گائے کے آپس میں ملنے سے جو دوغلہ سانڈ پیدا ہوتا ہے۔ وہ بھی نسل کشی کے لیے اچھا ہوتا ہے۔ مگر انگریزی سانڈ اور دیسی گائے کے آپس میں ملنے سے جو سانڈ پیدا ہوتا ہے وہ اچھا نہیں ہوتا۔ یہ سخت غلطی ہے کہ آلنگ پر آنے کے وقت گایوں کو باہر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور وہ ادنیٰ نسل کے سانڈوں سے مل جاتی ہیں۔ اگر ایک قدآور اور عمدہ نسل کی گائے کو چھوٹے اور ادنی نسل کے سانڈ سے ملایا جائے تو حمل نہیں رہتا۔ برخلاف اسکے دیر سے حاملہ ہونے والی گائے کو اگر عمدہ نسل کے

قدآور سانڈ سے ملایا جائے تو وہ عموماً حاملہ ہو جاتی ہے - قاعدہ کے موافق بچھیاں باپ پر اور بچھڑے ماں پر ہوتے ہیں ❊

سانڈ کے ملانے کا قاعدہ - فطرتی قاعدہ تو یہی ہے کہ گائے اور سانڈ کو ایک احاطہ میں آپس میں اٹھکھیلیاں کرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے - مگر جب گائے بہت ہی بے چین ہو جائے تو اسکو دو بلیوں کے درمیان درخت سے باندھ دیا جائے۔ تاکہ وہ اِدھر اُدھر نہ کود سکے - اور سانڈ آسانی سے اُس پر چڑھ جائے - ورنہ گائے کے اِدھر اُدھر کودنے سے سانڈ اُس پر چڑھنے کی بیفائدہ کوشش کریگا - اور بار بار کی اِس حرکت سے تھک جائیگا - جب بچھیا یا گائے پر سانڈ چڑھنے سے فراغت پالے تو بچھیا یا گائے کو سرد پانی سے نہلایا جائے - اور اُس کا بدن خشک کر کے اسکو کھونٹے سے باندھ دیا جائے اور اسکے قریب شور و غل نہ کیا جائے - وہ عموماً چپ چاپ بیٹھ جائیگی - اور چند گھنٹے تک حرکت نہ کریگی - اُس روز سوائے سبز گھانس یا چری اور پانی کے دوسری چیز نہ دی جائے ❊

بعض دفعہ بچھیا خوف اور ڈر کی وجہ سے دقّت سے حاملہ ہوتی ہے اور اکثر تو جب تک کہ بڑی عمر کی نہ ہو جائیں حاملہ نہیں ہوتیں - اور بیشتر اسکے کہ سانڈ اچھی طرح اُن پر چڑھے انکو کئی بار سانڈ سے ملانا پڑتا ہے - پس اگر ایسی بچھیوں کو درخت سے باندھ دیا جائے تاکہ سانڈ آسانی سے اُن پر چڑھ جائے تو بہت مناسب ہے ❊

حکماً بچھڑا یا بچھیا پیدا کرنا - یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ شہد کی مکھیوں کی ملکہ اول مادین انڈے دیتی ہے پھر نر انڈے دیتی ہے - اور مرغی کا بھی یہی قاعدہ ہے کہ پہلے دیے ہوئے انڈوں سے مادین بچے پیدا ہوتے ہیں اور بعد کے انڈوں سے نر پیدا ہوتے ہیں اور اگر گھوڑیاں آننگ پر آنے کے وقت ذرا دیر سے سانڈ کے ساتھ ملائی

جائیں تو بجائے بچھڑیاں دینے کے بچھڑے زیادہ دیتی ہیں +

"ان امور کا خیال کر کے **ایم۔ تھرز۔** پروفیسر **اکاڈمی آف جینیوا** نے گلہ بانوں کے لیے یہ اصول مقرر کیا ہے کہ اگر تمکو مادین بچے درکار ہیں تو شہوت کی اوّل علامات پر بچھیا کو سانڈ سے ملاؤ" +

ملک سوئٹزرلینڈ کا ایک گلہ بان اس امر کی تصدیق کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اوّل متواتر بیالیس[۴۲] دفعہ بچھیاں پیدا کرنی چاہیں۔ میری گائیں شُرز نسل کی تھیں۔ اور میرا سانڈ اصلی ڈرہم نسل کا تھا۔ میں ان گایوں کو شہوت کی اوّل علامات پر اس سانڈ کے ساتھ ملانے سے اپنے ارادہ میں کامیاب ہوا۔ ڈرہم نسل کی گائے خریدنے پر مجھکو پہلے سانڈ کے علاوہ جو میں نے بڑی قیمت پر خریدا تھا دوسرا نیا سانڈ خریدنا پڑا۔ اس غرض سے کہ اس گائے اور سانڈ کے آپس میں ملانے سے بچھیاں حاصل کروں۔ اور پہلے سانڈ اور پہلی گایوں کو آپس میں ملانے سے بچھڑے حاصل کروں۔ چنانچہ میں نے پروفیسر تھرز کے اصول پر عمل کیا۔ اور مجھکو کامیابی ہوئی یہ اصول دوسری مرتبہ بھی سچا ثابت ہوا +

"غرضکہ میں نے مسٹر تھرز کے نئے اصول کے موافق اُنتیس[۲۹] تجربے کیے ہر تجربہ میں حسب منشا بچھڑا یا بچھیا پیدا کرانے میں کامیاب ہوا۔ اور ایک دفعہ بھی ناکامیاب نہ ہوا۔ تمام تجربے بغیر کسی غیر شخص کے توسط کے میں نے بذات خود کیے۔ میں کہتا ہوں کہ میں پروفیسر تھرز کے قاعدہ کو اصلی اور مکمل جانتا ہوں"۔

یہ قاعدہ فرانس کے شاہی گلہ میں بھی آزمایا گیا تھا اور کامیابی حاصل ہوئی تھی قسم کے حیوانوں کے لیے بھی یہ قاعدہ درست ہے +

باب (۵)

بانجھ گائیں

اگر گائے ایک دفعہ سانڈ سے ملنے کے بعد حاملہ نہ ہو تو یہ اسکے بانجھ ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ اکثر عمدہ نسل کی بڑی گائے کئی مرتبہ سانڈ سے ملنے کے بعد حاملہ ہوتی ہیں۔ مثلاً ہانسی نسل کی ایک گائے پانچ مرتبہ سانڈ سے ملنے پر بھی حاملہ نہ ہوئی مگر چھٹی مرتبہ حاملہ ہو گئی۔ بہت مرتبہ گائیں مشکل سے اور بہت زیادہ عرصہ میں حاملہ ہوتی ہیں۔ ایسی حالت میں مالک کو استقلال سے کام لینا چاہیئے اور وہ کامیاب ہو جائیگا +

اگر گائے بچہ دینے کے بعد دو سال تک حاملہ نہ ہو تو وہ بانجھ ہوتی ہے۔ اور غالباً وہ آیندہ کبھی بچہ نہیں دیتی۔ ایسی گائے کے رکھنے سے کوئی نہیں۔ وہ روز بروز موٹی ہوتی جائیگی۔ اسلیئے جسقدر قیمیت پر وہ فروخت ہو اسکا فروخت کر دینا بہتر ہے +

گائے کے بانجھ ہونے کے اسباب۔

حد سے زیادہ کھلانا۔ گرم چیزوں کا کھلانا خلاف قدرت ذرائع سے دودھ کا نکالنا، بچہ کا خراب طور پر پیدا ہونا۔ اسقاطِ حمل ہو جانے کی وجہ سے رحم کا بے موقع ہو جانا۔ تمام مذکورہ بالا وجوہات سے گائے بانجھ ہو جاتی ہے۔ انکے سوا بعض ایسی بیماریاں بھی بانجھ ہونے کا سبب ہوتی ہیں جن سے رحم کی ساخت اور ترکیب میں فرق آجاتا ہے۔ مگر بانجھ گائے کو اچھی گایوں میں رکھا جائے تو دوسری گائیں بھی بانجھ ہو جاتی ہیں کیونکہ یہ بیماری متعدی ہے +

علاج۔ اگر کوئی گائے دقت اور مشکل سے حاملہ ہوتی ہو تو اسکو دبلا کیا جائے۔ اور اس غرض سے اسکو محض خشک گھانس۔ یا سبز گھانس یا چری کھلائی جائے۔ صرف اسی علاج سے وہ درست ہو جائیگی۔ ورنہ اسکو کھلا چھوڑ دیا جائے اور اس سے مشقت لی جائے۔ اگر اب بھی حاملہ نہ ہو تو چھ روز تک اسکو ہر روز پانچ سے دس گرین تک سوہاگا دو۔ اگر یہ بھی فائدہ نہ بخشے تو سانڈ کے ساتھ ملنے سے پیشتر اور بعد دو روز تک ہر روز پانچ گرین ارگٹ آف رائی دیتے رہیں۔ یہ علاج بہت فائدہ مند ہو گا۔ علاوہ اسکے جب سانڈ چڑھ چکے تو گائے کو سانڈ سے علیحدہ باندھ دیا جائے +

باب (یط)

مویشیوں کی عمر اور مختلف عمر میں اُنکے نام

عمر

مویشیوں کی عمر کا حساب عموماً مستقل دانتوں یا سینگوں کے گِرد کے حلقوں سے ہوتا ہے۔ مگر سینگوں پر تین ۳ سال کی عمر کے بعد حلقے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لیے سینگوں کے حلقوں سے عمر کا حساب کرنے میں حلقوں کی تعداد پر دو سال کا اضافہ کیا جائے۔ مثلاً اگر مویشی کے سینگ پر چھ ۶ حلقے ہیں تو اسکی عمر آٹھ ۸ سال کی ہوگی۔ دونوں مذکورہ بالا قاعدوں میں دانتوں سے اندازہ کرنے کا قاعدہ زیادہ قابل اعتبار ہے مگر پیشتر اسکے کہ بچھڑا اپنے دودھ کے دو بیچ کے دانت نکالے۔ اِس طریق سے اسکی عمر کا اندازہ کرنا مُشکل ہوتا ہے۔ اور پانچ سال کی عمر کے بعد بھی جبکہ جانور تمام دانت نکال لیتا ہے۔ اِس قاعدہ سے عمر کا اندازہ لگانے میں مُشکل پیش آتی ہے کیونکہ چھٹے سال میں آٹھوں مستقل دانت نکل آتے ہیں۔ اور وہ ایک سطح میں ہموار ہوتے ہیں۔ خیال کرتے ہیں کہ اِس عمر کے بعد جانور گھٹنا شروع ہوتا ہے۔ یعنی اُس عمر کو پہنچ جاتا ہے۔ جبکہ اُسکی قیمت گھٹنے لگتی ہے۔ چھ ۶ سال کی عمر کے بعد قیاسی اندازہ ہوتا ہے۔ اور عمر کا ٹھیک اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اِس حالت میں صرف وہی اشخاص کسیقدر ٹھیک اندازہ لگا سکتے ہیں جنکو مویشیوں کا زیادہ تجربہ ہوتا ہے۔ وہ دانتوں کو۔ اُنکے گھساؤ کی قدکو۔ سینگوں کے حلقوں کو اور جانور کی عام صورت کو غور کے ساتھ دیکھنے سے کسیقدر عمر کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ پیدا ہونے پر دودھ کے بچلے دانت نچلے جبڑے میں ہوتے ہیں۔ اور اوپر کا جبڑا خالی ہوتا ہے۔ ایک ہفتے کے بعد چار۔ تیسرے ہفتہ کے بعد چھ ۶ اور ایک ماہ کے بعد آٹھ دودھ کے دانت نکل آتے ہیں۔ چھ ۶ ماہ تک یہ دانت صاف سفید رنگ کے اور برابر اونچے رہتے ہیں۔ مگر چھ ۶ ماہ کے بعد ان کا رنگ بدلنا۔ اور وہ گھسنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پہلے بچلے دو دانت آٹھ ماہ کی عمر میں۔ چار بارھویں ۱۲ مہینے۔ چھ ۶

پندرھویں مہینے - اور دو سال کی عمر میں آٹھوں دانت بخوبی گھس جاتے ہیں اور بیچ
کے دونوں دودھ کے دانت گر پڑتے ہیں اور دوسرے مضبوط دانت انکی جگہ نکل
آتے ہیں - جو اپنی اونچائی اور شکل کی وجہ سے دودھ کے دانتوں سے بالکل ممتاز
ہوتے ہیں - تیسرے سال چار - چوتھے سال چھ - پانچویں سال آٹھوں مستقل دانت
نکل آتے ہیں اور منہ بھر جاتا ہے - چھ سال کی عمر میں یہ دانت بھی گھسنے شروع ہو جاتے
ہیں مگر ان کا گھساؤ زیادہ تر خوراک پر منحصر ہے - اگر گائے - بیل - سانڈ - وغیرہ کی بخوبی
خبرگیری کی جائے تو وہ بڑی عمر کو پہنچتے ہیں - اور اُن کی بچہ پیدا کرنے کی قوت زیادہ عرصہ
تک قائم رہتی ہے - گائے تین ۳ سال کی عمر میں بچہ دینا شروع کرتی ہے اور بیس ۲۰ سال
تک دیے جاتی ہے - سانڈ تین سال کی عمر میں نسل کشی کے کام کا ہوتا ہے - اور آٹھ
سال کی عمر تک اچھی طرح کام آتا ہے - اس عمر کے بعد اسکی اولاد اچھی نہیں ہوتی
اور اسکو نسل کشی کے کام میں نہیں لایا جاتا - بلکہ ہل یا چھکڑے میں جوت دیا جاتا ہے -
وہ تین سال کی عمر سے پیشتر نسل کشی کے کام میں لانے کے قابل نہیں ہوتا - اگر تین ۳
سال کی عمر تک اس سے نسل کشی نہ کرائی جائے تو وہ ان تین ۳ سال کے چارہ اور
رکھوالی کا خرچ اس عمر کے بعد اعلیٰ قسم کے بچے جنوانے سے پورا کر دیگا ÷

پیدایش کے وقت



دوسرے ہفتے میں



تیسرے ہفتے میں



چوتھے ہفتے میں



آٹھ مہینے کی عمر میں



گیارہ مہینے کی عمر میں



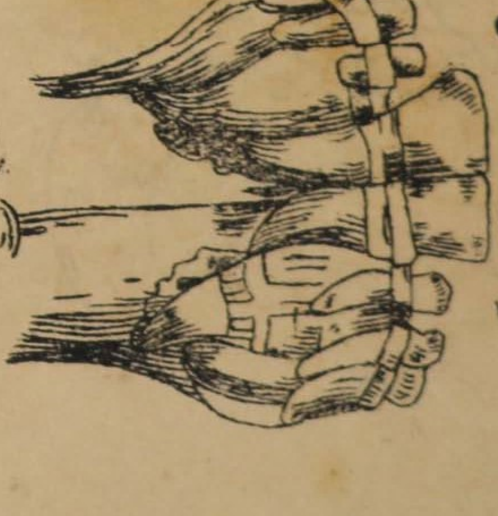
پندرہ مہینے کی عمر میں



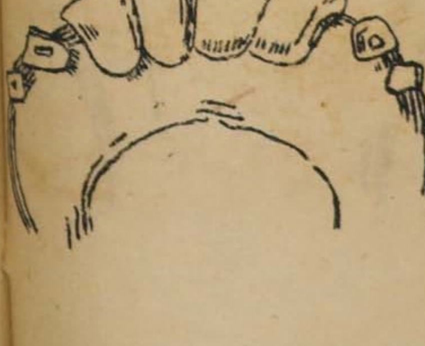
اٹھارہ مہینے کی عمر میں



دو سال کی عمر میں



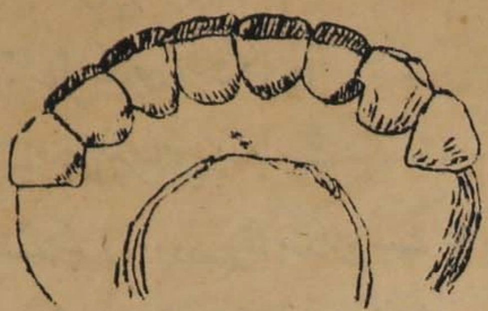
تین سال کی عمر میں



چار سال کی عمر میں



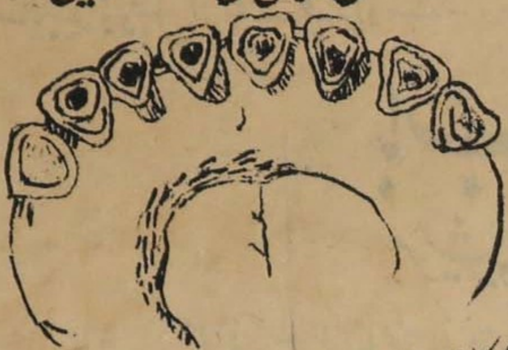
پانچ سال کی عمر میں



چھ سال کی عمر میں



دس سال کی عمر میں



سینگ کے حلقے جن سے عمر کا اندازہ کیا جاتا ہے



مختلف عمر میں گائے بیل کے نام مختلف ہوتے ہیں اور وہ نام ذیل کی فہرست میں درج کیے جاتے ہیں

	ہندی	بنگالی	انگریزی
نیا پیدا ہوا بچہ	بچھڑد	بچور	کاف
نر	شیر بچھڑد	شیر بچور	بُل کاف
مادہ	بکن	بوکن	کَو کاف۔ یا ہیفر
اختہ کیا ہوا بچھڑا	بدھیا بچھڑا	بلد بچور	سٹوٹ کاف
سانڈ	بیل	بلد یا دمرا	سٹیر
گائے	گائے	گاے	کَو

سانڈ .... شارہ ...... شار .... بُل

ایک سال کی عمر کا بچہ .... یَرلِنگ

تینؔ سال کے بعد اختہ کیا ہوا .... اوکس یا۔ بلوک

بچھیا جبکہ اُسپر سانڈ چڑھ جائے .... ہَیفر۔ یا۔ ہَیفر وَڈ۔ یا۔ کَوَرڈ

گائے جبکہ وہ دودھ دینا بند کردے .... یلڈ کَیو

گائے جبکہ وہ سانڈ کے چڑھنے سے حاملہ نہ ہو ...... بانجھ .... ایل

گائے جبکہ وہ قبل از وقت بچہ گرادے ...... توٹی ہوئی .... ایل

باب (ل)

مویشیوں کی قیمت

مویشیوں کی قیمت بلحاظ مختلف ممالک اور سال کی مختلف موسموں کے مختلف ہوتی ہے۔ عموماً مویشی اپنے دیس میں سستے ہوتے ہیں۔ اور جسقدر وہ دیس سے دور ہوں اُسیقدر مہنگے ہوتے ہیں۔ بنگال میں لوگ موسم گرما میں ہل چلانے کے بعد اپنے مویشیوں کو بیچ ڈالتے ہیں۔ مئی سے ستمبر کے آخر تک کھیتوں میں کاشت ہوتی اور مویشیوں کے واسطے چارہ وغیرہ کے لیے خالی زمین نہیں ہوتی اور بوجہ قلت چارہ کے مویشی کثرت سے مرتے ہیں۔ اِسلیے بہت لوگ اپنے مویشیوں کو ان دنوں میں بیچ دیتے ہیں۔ پھر اکتوبر و نومبر میں خرید لیتے ہیں مویشیوں کی قیمت اکتوبر سے فروری تک گراں ہوتی ہے۔ اور اکثر غریب لوگ اپنی زمینوں کا لگان ادا کرنے کی غرض سے برسات میں دوبارہ اپنے مویشیوں کو بیچ ڈالتے ہیں۔ اکتوبر سے دسمبر تک وہ لوگ اپنی کھیتی کاٹتے ہیں اور انکے ہاتھ میں روپیہ آجاتا ہے اسیوقت وہ مویشیوں کو خرید لیتے ہیں ؂

گائے کی قیمت۔ گایوں کی قیمت بلحاظ نسل اور دودھ کی مقدار اور کیفیت کے

مختلف ہوتی ہے۔ کلکتہ میں پورا دودھ دینے کی حالت میں جبکہ گائے کے ساتھ ایک ماہ سے کم عمر کا بچھڑا ہو مفصلۂ ذیل قیمت ہوتی ہے۔ اگر عمدہ نسل کی بڑی گائے ہے تو اسکی قیمت بحساب دودھ کے جو وہ چوبیس [24] گھنٹہ میں دے فی سیر بارہ سے تیرہ روپیہ تک ہوگی اور متوسط درجہ کی گائے کی قیمت فی سیر دس سے بارہ روپیہ تک ہوگی۔ اور ایک ادنیٰ گائے کی قیمت فی سیر آٹھ روپیہ سے دس روپیہ تک ہوگی۔ پس اگر ایک بڑی گائے دن میں دس سیر دودھ دیتی ہو تو اسکی قیمت ایک سو بیس [120] روپیہ ہوگی۔ اور ایک ادنیٰ گائے کی قیمت جو دن میں پانچ سیر دودھ دیتی ہو چالیس روپیہ ہوگی بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ ایک جگہ چھوڑ کے دوسری جگہ جاتے ہیں اور مویشیوں کو ساتھ لیجانا مشکل ہوتا ہے۔ اسلیے وہ اُن کو بازار کی قیمت سے بہت کمی پر فروخت کر دیتے ہیں۔ نیلام کے موقع پر بھی گائیں سستی مل جاتی ہیں۔ مفصلات میں بہ نسبت شہر کے دودھ دینے والی گایوں کی قیمت کم ہوتی ہے۔ گائیں اپنے دیس میں بہت سستی ہوتی ہیں وہ گائے جسکی قیمت کلکتہ میں ایک سو بیس [120] روپیہ ہو شمالی ہندوستان میں ساٹھ روپیہ کو خریدی جاسکتی ہے۔ تین اور پانچ سال کی درمیانی عمر میں جبکہ گائے دوسری بیہانت کی ہو اُسکی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے ہماری مراد بڑی گایوں سے ہانسی۔ یا نیلور یا گجراتی نسل کی گائیں ہیں۔ اور متوسط سے عمدہ دوغلی گائیں۔ اور ادنیٰ سے عام دوغلی گائیں۔ جب گائے دودھ دینے سے بھاگ جاتی ہے تو اسکی قیمت گھٹ جاتی ہے اور پورا دودھ دینے کی حالت کی نسبت اسکی قیمت تین چوتھائی سے دو تہائی تک ہو جاتی ہے

سانڈوں کی قیمت۔ سانڈ کی قیمت بہت گراں ہوتی ہے۔ تین سال کی عمر کے ہانسی۔ یا۔ نیلور۔ یا۔ گجراتی نسل کے سانڈ کی قیمت ڈیڑھ سو روپیہ سے تین سو روپیہ تک ہوتی ہے ✤

بیلوں کی قیمت۔ بیلوں کی قیمت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ بنگالی نسل کے عمدہ بیلوں کی قیمت فی جوڑی چالیس [40] روپیہ سے

ساٹھ روپیہ تک ہوتی ہے۔ معمولی بیلوں کی قیمت فی جوڑی چودہ روپیہ سے بیس روپیہ تک ہوتی ہے۔ اچھی نسل کے دوغلے بیلوں کی قیمت فی جوڑی اسّی روپیہ سے ایکسو بیس روپیہ تک ہوتی ہے۔ عمدہ نسل کے بیلوں کی قیمت فی جوڑی دوسو روپیہ سے چارسو روپیہ تک ہوتی ہے +

نسل - قد - عمر اور طاقت کے لحاظ سے مویشیوں کی قیمت میں بڑا اختلاف ہوتا ہے۔ تین اور چھ سال کی درمیانی عمر کا بیل بڑی قیمت پاتا ہے پھر اسکی قیمت گھٹ جاتی ہے +

بچھڑوں کی قیمت } (دیکھو چودھواں باب) + 171

باب (۱۷)

دودھ

دودھ کی مقدار - دودھ کی کمی بیشی گائے کی نسل - بھلا یا بُرا چارہ جو وہ کھائے اور بچہ دینے کے بعد کے کم وبیش عرصہ پر منحصر ہے - عمدہ نسل کی بخوبی کھلائی پلائی اور خبرگیری کی ہوئی گائے معمولی گائے کی نسبت زیادہ دودھ دیتی ہے - بعض گائیں اٹھارہ سیر پختہ دودھ ایک دن میں دیتی ہیں - دس سیر سے بارہ سیر تک دودھ دینے والی گائے اچھی گائے ہوتی ہے - موسم کے اثر اور بار بار دھار نکالنے سے بھی دودھ زیادہ ہوتا ہے - اگر دن میں دو مرتبہ دھار نکالی جائے تو بہ نسبت کبھی کبھار دھار نکالنے کے زیادہ دودھ ہوگا - اور اس دودھ میں مکھن بھی زیادہ ہوگا - دودھ کی پیداوار پر زمین کی خاصیت کا اثر بھی ہوتا ہے سرد ملکوں میں دودھ کم ہوتا ہے - اور گرم اور سرسبز ملکوں میں زیادہ ہوتا ہے - وہ گائے جسکو گھر میں باندھ کر بخوبی کھلایا پلایا جائے - اُس گائے کی نسبت زیادہ دودھ دیتی ہے جسکو باہر تمام دن کھلا چھوڑ دیا جائے - قاعدہ کی بات ہے کہ گائے دوسری

بیہات پر بہ نسبت پہلی بیہات کے زیادہ دودھ دیتی ہے۔ اور اس دودھ میں مکھن زیادہ ہوتا ہے۔ آٹھ سال کی عمر کے بعد دودھ کم ہو جاتا ہے مگر اسکی کیفیت بدستور رہتی ہے۔

دودھ کی کیفیت۔ ہر ایک گائے کا دودھ مختلف رنگ اور مختلف کیفیت کا ہوتا ہے۔ اور قوام کے لحاظ سے بھی وہ مختلف درجہ کا گاڑھا اور پتلا ہوتا ہے۔ (۱) زردی نما سفید رنگ کے دودھ میں چکناہٹ جو مکھن کے لیے ضروری ہے زیادہ ہوتی ہے (۲) زیادہ سفید رنگ کے گاڑھے دودھ میں وہ مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ جو پنیر بنانے کے لیے درکار ہے۔ (۳) نیلگوں رنگ کا پتلا دودھ میٹھا اور خوشگوار ہوتا ہے۔ مگر اس میں مکھن اور بلائی زیادہ نہیں ہوتی۔ اچھا دودھ وہ ہوتا ہے جس میں سے ایک چھٹانک مکھن فی سیر نکلے ٭

جب بچھڑا چھوٹا ہوتا ہے تو دودھ پتلا ہوتا ہے۔ مگر جسقدر بچھڑا عمر میں بڑھتا ہے اُسیقدر دودھ گاڑھا ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ جسقدر جلد دودھ کم ہوتا ہے اسقدر جلد مکھن کی مقدار کم نہیں ہوتی۔ تھوڑی مقدار کے دودھ میں بوجہ اسکے گاڑھے پن کے زیادہ مکھن ہوتا ہے۔ اسی لیے جب گائے دودھ سے بھاگنے کے قریب ہوتی ہے تو اسکے دودھ میں سے زیادہ مکھن نکلتا ہے ٭

گائے کے آلنگ پر آنے کے زمانہ اور قریب بیاہنے کے زمانہ کا دودھ صغیر سن بچوں کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔

بچہ دینے سے بعد کا دودھ کھانے پینے کے کام کا نہیں ہوتا۔ اسکو کھیس کہتے ہیں۔ پس بچہ دینے سے ایک گھنٹہ بعد دھار نکالکر دودھ کو پھینکدیا جائے۔ پھر بچھڑے کو چونگنے کے لیے جسقدر کہ وہ چونگ سکے چھوڑ دیا جائے۔ تین روز تک بچھڑے کو جسقدر کہ وہ چونگ سکے چونگاتے رہیں پھر دھار نکالکر باقی ماندہ دودھ کا مکھن بنالیا کریں مگر یہ دودھ بچوں کو نہ دیا کریں۔ تیسرے روز کے بعد دودھ چاء۔ قہوہ۔ اور مکھن بنانے کے کام کا ہو جاتا ہے۔ مگر بیاہنے کے روز سے اکیس روز

بعد تک بچوں کے پینے کے لایق نہیں ہوتا ÷

لیکٹومیٹر یا مقیاس اللبن وہ شیشے کا آلہ ہے جس سے دودھ کی کیفیت کا امتحان کیا جاتا ہے۔ مگر حقیقت میں وہ قابل اعتبار نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ دودھ کی کیفیت ٹھیک طور پر نہیں بتا سکتا۔ دودھ کے ٹھوس ذرّے بہ نسبت پانی کے ذرّوں کے بھاری ہوتے ہیں۔ مگر ان میں چکناہٹ ہلکی ہوتی ہے۔ اِسوجہ سے جب لیکٹومیٹر سے دودھ کا امتحان کیا جائے تو اعلیٰ قسم کا دودھ بمقابلہ ادنیٰ قسم کے دودھ کے خراب معلوم ہوتا ہے۔ اگر پانی ملے ہوئے دودھ میں چینی ملا دیجائے تو لیکٹومیٹر اسکو بھی اعلیٰ قسم کا ظاہر کریگا۔ اسکے علاوہ لیکٹومیٹر کے ذریعہ سے نیلگوں رنگ کا خالص دودھ پانی ملا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ گوالیے اِس سے واقف ہوتے ہیں اور وہ اپنے ادنیٰ قسم کے دودھ کو لیکٹومیٹر کے ذریعہ سے چالاکی کرکے اعلیٰ قسم کا ظاہر کردیتے ہیں ÷

دودھ کا زمانہ۔ دودھ کے زمانہ کی درازی کے باب میں مختلف رائیں ہیں۔ بہت لوگ کہتے ہیں کہ گائے اپنی آیندہ بیہات سے ایک ماہ پیشتر تک دودھ دیتی ہے۔ مگر ایسی گائے مُشکل سے دستیاب ہوتی ہے۔ اوسطاً گائے بیاہنے کے بعد چار ماہ تک پورا دودھ دیتی ہے۔ چوتھے مہینے سے چھٹے مہینے تک اسکے دودھ میں کسیقدر کمی ہوجاتی ہے۔ اور ساتویں مہینے تو دودھ بہت گھٹ جاتا ہے اگرچہ وہ اسکے بعد دو۔ تین ۳۔ چار۔ بلکہ سات مہینے اور اِس سے بھی زیادہ عرصہ تک دودھ دیے جاتی ہے مگر دودھ بہت ہی کم ہوتا ہے۔ ÷

بعض گائیں ہر سال یا ہر تیرہ مہینے کے بعد بچہ دیتی ہیں۔ اور صرف آٹھ یا نو ۹ مہینے تک دودھ دیتی رہتی ہیں۔ مگر دوبارہ بچہ دینے سے تین ۳ یا چار ماہ پیشتر احتیاطاً گائے کی دھار نکال لی جایا کرے تو بہتر ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو آیندہ بیہات

ہیں۔ خواہ وہ جلد بچہ دے یا دیر سے دے۔ بہت جلد دودھ دینے سے بھاگ جائیگی۔ مگر دوبارہ بچہ دینے سے دو ماہ پیشتر تک گائے کی دھار نکالنا سراسر غلطی اور بیوقوفی ہے۔ جب گائے کا دودھ کمی پر ہوتا ہے۔ تو چارہ بمکان خدمتگار بلکہ دودھ دوہنے کی جگہ اور دھار نکالنے والے کے بدل جانے سے دودھ اور بھی جلد گھٹ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ گائے خود دودھ نہیں اُتار سکتی بلکہ دودھ کا نکلنا بالکل بند ہوجاتا ہے ٭

جب بغیر کسی ظاہری سبب کے دودھ کم ہوجائے تو سمجھنا چاہیے کہ گائے کی صحت اور اسکے ہاضمہ میں فرق ہے۔ ایسی حالت میں ایک پونڈ کنڈیشن پوڈر (دیکھو کتاب کا دوسرا حصہ) کی گولیاں بناکر چند روز تک گائے کو کھلائی جائیں۔ اور بچھڑے کو دو روز تک ہر وقت اسکے پاس کھلا رہنے دیا جائے کیونکہ بچھڑے کے متواتر چوسنے سے چڑھا ہوا دودھ اُتر آتا ہے۔ یا پپیتے کے پتے اور پھل کو باریک کوٹ کرکے اس میں تھوڑا سا آٹا اور شراب ملا دیں اور اسکی گولیاں بناکر گائے کو دیں۔ اس سے بھی بند ہوا دودھ جاری ہوجاتا ہے ٭

دھار نکالنے کا قاعدہ۔ دھار نکالنے سے پیشتر گائے کو سانی کھلائی جائے۔ اور بچھڑے کو تھن چوسنے کے لیے کھلا چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ اس سے دودھ کی رگیں کھل جاتی ہیں۔ اور گائے بچہ کو اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھ کر زیادہ دودھ اُتار دیتی ہے۔ یعنی چند ہی منٹ میں بالکھ پھول جاتی ہے۔ اور اسوقت گائے کو موافق عقل حیوانی کے ایک قسم کی تسکین ہوجاتی ہے۔ اس حالت میں بچھڑے کو اسکی اگلی ٹانگ سے یا اسکے منھ کے پاس گھونٹے سے باندھ دیا جائے تاکہ وہ دھار نکلواتی ہوئی بچھڑے کو چاٹتی اور چمکارتی رہے۔ لات مارنے والی گائے کی پچھلی ٹانگیں رسی سے باندھ دینی چاہئیں مگر لات نہ مارنے والی گائے کی ٹانگیں نہ باندھی جائیں ورنہ وہ لات

مارنا سیکھ جائیگی ؞

گائے کی دھار ہمیشہ ایک ہی شخص نکالے۔ ورنہ وہ سرکش ہوجاتی ہے گائے اُس شخص سے دھار نکلوانا پسند کرتی ہے جو ہلکے ہاتھ سے دھار نکالے۔ وہ آرام اور خاموشی اور باقاعدگی کو پسند کرتی ہے۔ جس گائے کو حسب معمول ایک ہی وقت پر سانی دی جائے۔ اور جسکی ایک ہی آدمی سے اور ایک ہی جگہ اور ایک ہی وقت میں دھار نکالی جائے وہ کبھی سرکش نہیں ہوتی ؞

اگر گائے دِقّت سے دھار نکلوائے تو دھار نکالنے والے کو تبدیل کر دیا جائے وہ شخص جو دھار نکالنے کے قواعد سے بخوبی واقف ہو تھوڑے ہی عرصہ میں گائے کو اگرچہ وہ سرکش اور شرارتی ہو اور مشکل سے دھار نکلواتی ہو غریب اور فرمانبردار کر لیتا ہے ؞

بعض دفعہ گائے کے تھن سوج جاتے۔ یا۔ پھٹ جاتے ہیں۔ جس سے گائے کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور وہ درد کی شدّت سے اِدھر اُدھر لات مارتی ہے۔ گایوں کو یہ تکلیف پیدائشی ہوتی ہے۔ مگر اکثر گایوں کو یہ عارضہ اسطرح ہوجاتا ہے کہ انکے تھنوں کو بعد دھار نکالنے کے کھلی ہوا میں خشک ہونے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے اس تکلیف سے بچنے کے لیے گایوں کی باکھ کی بڑی احتیاط رکھنی چاہیے۔ اور شروع سے اس پر مکھن چپڑ دیا کریں۔ یا سرسوں کا تیل اور موم اور چربی برابر حصّوں میں ملا کر جوش دے کر مل دیا کریں۔ عمدہ تدبیر یہ ہے کہ بیانے سے دو مہینے بعد تک تھنوں پر اور باکھ پر مکھن یا مذکورہ بالا مرہم چپڑ دیا کریں۔ اِس سے تھن بغیر پھٹنے کے سخت ہوجائیں گے۔ پھٹے ہوئے تھن سخت تکلیف دیتے ہیں اور گائے کا دودھ کم ہوجاتا ہے ؞ اگر بچھڑا چونگتے وقت دانت مارتا ہو تو اسکو ایک وقت میں زیادہ عرصہ تک نہ چونگایا جائے ؞

دھار نکالنے کا طریق- دھار نکالنا آسان ہے۔ مگر جب یہ بات منظور ہو کہ بغیر کسی تکلیف اور دِقّت کے زیادہ دودھ نکلے تو

اسکی ایک ترکیب ہے - جسکا تجربہ اور مہارت ہونی چاہیے - دھار نکالنے کی دو ترکیبیں ہیں کھنچاؤ - اور دباؤ - کھنچاؤ سے دھار اس طرح نکالی جاتی ہے کہ تھن کو انگوٹھے اور انگلیوں سے پکڑ لیا جائے - اور آہستہ دباؤ کے ساتھ ان کو تھن کے نچلے سرے تک کھینچا جائے تاکہ جو دودھ تھن میں ہے باہر نکل آئے - دباؤ سے دھار اس طریق پر نکالی جاتی ہے کہ تھن کو مٹھی میں پکڑ لیا جائے - اور دودھ باہر نکالنے کی غرض سے اسکو انگلیوں کے ساتھ ہاتھ کی ہتیلی پر دبایا جائے - پھر مٹھی کو ڈھیلا کر دیا جائے - تاکہ دودھ تھن میں دوبارہ بھر جائے - اس طرح متواتر اور جلد جلد مٹھی کے دبانے - اور ڈھیلا چھوڑنے سے باکھ میں سے تمام دودھ نکل آتا ہے - ان دونوں قاعدوں میں سے پہلے قاعدہ کا عمل چھوٹی گایوں کے ساتھ اور دوسرے قاعدہ کا عمل بڑی گایوں کے ساتھ ہونا چاہیے - مگر ہر ایک شخص کا دھار نکالنے کا جداگانہ طریق ہوتا ہے - بعض لوگ ایک ہی گائے کی دھار ایک ہی وقت میں دونوں طرح سے نکالتے ہیں - جس طریق کی مشق کی جائے اُسی کی عادت پڑ جاتی ہے - دھار جلد جلد نکالنی چاہیے ورنہ دھار دیر میں نکالنے سے گائے دِق ہو جاتی ہے - اور دودھ کو اوپر چڑھا لیتی ہے

دودھ کے برتن - دودھ کے برتن - مٹی - پیتل - تانبے - یا ٹین کے ہونے چاہییں - خواہ برتن کسی قسم کا ہو مگر صاف اور ستھرا ہونا چاہیے +

جب بچھڑا مر جائے تو دھار کیونکر نکالی جائے - گائے کا بچھڑا مر جانے پر دودھ کی دھار نکالنے میں سخت دِقت پیش آتی ہے - بچھڑا مرتے ہی فوراً اسکو مرے ہوئے بچھڑے کے رنگ اور صورت اور عمر کا دوسرا بچھڑا گائے سے لگا دینا چاہیے - مگر لگانے سے پیشتر یہ دیکھ لینا چاہیے کہ بچھڑا تندرست ہے - پھر اسی گائے کا آدھ سیر تازہ دودھ لیکر بچھڑے کے منھ پر - سر پر - پشت پر - اور ناف پر مل دیا جائے - تب گائے اسکو سونگھے گی اور چاٹے گی - اور بچھڑے کو بہت جلد چونگانے لگیگی - بعض گائیں دوسرے

بچھڑے سے مانوس نہیں ہوتیں۔ اس صورت میں مُردہ بچھڑے کی کھال کھینچکر اور اُسمیں بھوسہ وغیرہ بھرکر گائے کے سامنے کھڑا کر دیا جائے۔ تاکہ دھار نکالتے وقت وہ اسکی طرف دیکھتی اور اسکو چاٹتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائیگا تو گائے دودھ نہ اُتاریگی۔ مگر اسکے ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ ایسی حالت میں اسکا دودھ گھٹ جاتا ہے۔ کیونکہ دھار نکالنے والا تمام دودھ نہیں نکال سکتا۔ بچھڑا مرتے ہی فوراً یا کھٹیک کو بلاکر اُسکی کھال کھچوالی جائے۔ اور اُس میں بھوسہ وغیرہ بھرکر دھوپ میں سُکھالیا جائے۔ اگر بچھڑا کسی متعدی بیماری سے مرگیا ہے تو ایسا نہ کیا جائے۔ نہ اُس کھال کو رکھا جائے۔ ورنہ اُس کھال سے بیماری پھیل جائیگی ؀

صبح شام دودھ کا ایک ایک قطرہ نکال لیا جائے

جب دھار نکالنے والا دھار نکال لے تو بچھڑے کو چھوڑ دیا جائے۔ وہ تمام دودھ چونگ لیگا۔ اگر باکھ میں ذرا سا بھی دودھ باقی رہجائے تو گائے بہت جلد دودھ دینا بند کردیتی ہے۔ کیونکہ باکھ میں رہا ہوا دودھ وہیں سوکھ جاتا ہے۔ اور دودھ کی دھار کم ہوجاتی ہے۔ جسقدر زیادہ دھار نکالی جائے۔ اور جسقدر زیادہ بچھڑے چونگے۔ اسیقدر زیادہ دودھ پیدا ہوتا ہے۔ خصوصاً اوّل تین ہفتہ میں یعنی بیانے سے تین ہفتہ بعد تک ایسا کیا جائے تو دودھ بہت زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اس امر کا بھی خیال رہے کہ دھار نکالنے سے پیشتر یا دھار نکالنے کے وقت گائے کو بدکایا یا ڈرایا نہ جائے۔ ورنہ وہ سرکش ہوجائیگی۔ اور دھار مشکل سے نکلوائیگی ؀

دودھ کی مقدار کو جبراً بڑھانا۔

بعض آدمی گرم پانی میں بھوسی۔ آٹا۔ اور میٹھا وغیرہ ملاکر گائے کو کثرت سے پلاتے ہیں تاکہ وہ خوب پیئے اور کثرت سے دودھ دے۔ بعض لوگ نمک زیادہ کھلاتے ہیں تاکہ پیاس شدّت سے ہو اور گائے زیادہ پانی پیئے۔ اور زیادہ دودھ دے۔ یہ خلافِ قدرت قاعدے جو مجہول اور بیہودہ آدمی کرتے ہیں گائے کو سخت نقصان

پہنچاتے ہیں۔ اور ان سے دودھ خراب ہو جاتا ہے۔ اِن طریقوں سے پیدا کیا ہوا دودھ پانی سا ہو جاتا ہے اور بے ذائقہ ہوتا ہے۔ اور پینے والے شخص کو بیمار کر دیتا ہے۔ دوسرے یہ نقصان ہوتا ہے کہ اس خلافِ قدرت طریق سے بڑھا ہوا دودھ اپنی کمی کو بھی پورا کرتا ہے۔ یعنی کچھ عرصہ کے بعد دودھ بہت کم ہو جاتا ہے۔ اور جسقدر ایک وقت بڑھتا ہے۔ اُسیقدر دوسرے وقت کم ہو جاتا ہے۔ اِسکے علاوہ مذکورہ بالا طریقوں میں سے ہر ایک طریقہ گائے کے ہاضمہ کو خراب کر دیتا ہے۔ اور اس میں اندرونی بیماری پیدا کر دیتا ہے۔ اور بچہ پیدا کرنے کی قوت کو ضائع کر دیتا ہے۔ چنانچہ گائے پھر بچہ نہیں دیتی ❖

باب (کب)

ملائی

پانی مِلا ہوا دودھ۔ پانی ملا ہوا دودھ نیلگوں رنگ کا ہوتا ہے۔ اور گلاس میں ڈالنے سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے۔ اور خالص دودھ کی نسبت زیادہ شفاف ہوتا ہے۔ مگر چکھنے سے بخوبی پرکھا جاتا ہے۔ کیونکہ پانی ملا ہوا دودھ خالص دودھ کے مقابلہ میں بالکل مختلف ذائقہ کا ہوتا ہے۔ اور زبان کو لگتا ہی اور کھردرا سا اور بے ذائقہ ہوتا ہے۔ حالانکہ خالص دودھ۔ نرم۔ خوشگوار اور چکنا ہوتا ہی مگر اُسکو لیکٹومیٹر کے ذریعہ سے پرکھنا قابل اطمینان نہیں ہوتا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہی لیکٹومیٹر نیلگوں رنگ کے دودھ کو نصف پانی ملا ہوا ظاہر کرتا ہے۔ حالانکہ وہ خالص دودھ ہوتا ہے۔ اور بوڑھی گائے کے دودھ کو جوان گائے کے دودھ کے مقابلہ میں ادنیٰ درجہ کا ظاہر کرتا ہے۔ مختلف قسم کی خوراک بھی جو گائے کو کھلائی جائے دودھ کی ماہیت پر اثر کرتی ہے ❖

پانی ملا ہوا دودھ بہ نسبت خالص دودھ کے جلد گھٹیا جاتا ہے۔ پس اگر دودھ

جلد کھٹیا جائے تو تم کو یقین کرنا چاہیے کہ اس میں پانی ملا ہوا تھا۔ ایک اور طریق
رہنے کا یہ ہے کہ دودھ کو تھوڑی دیر کے لیے جما دیا جائے۔ اگر ملائی کی پپڑی موٹی (۲
ہو تو وہ خالص ہے۔ ورنہ پانی ملا ہوا ہوتا ہے۔ پانی ملے ہوئے دودھ کی سطح پر ملائی کی پپڑی پھٹی
ہوئی رہتی ہے۔ اور موٹی نہیں ہوتی۔ اور بہ نسبت خالص دودھ کے مشکل سے اُترتی
ہے۔ پانی ملا ہوا دودھ ملائی اُتارنے پر نیلے رنگ کا ہو جاتا ہے۔ عمدہ کڑھے ہوئے (۳
اور کافی عرصہ تک جمے ہوئے دودھ کی ملائی سے زیادہ مکھن پیدا ہوتا ہے۔ دیسی لوگ ایک اور قسم کی ملائی بناتے ہیں جسکو وہ اپنی زبان میں کھویا کہتے ہیں۔ یہ صرف دودھ کو بہت عرصہ تک کڑھانے سے بنتی ہے۔ یہاں تک کہ دودھ منجمد صورت اختیار کر لیتا ہے۔ مگر اس سے مکھن نہیں نکلتا ہے۔ البتہ گھی نہایت ہی عمدہ تیار ہوتا ہے +

دودھ کو عمدہ حالت میں رکھنا۔ اگر چند باتوں کا خیال رہے تو دودھ عمدہ حالت میں رہ سکتا ہے۔ چینی کے برتنوں میں گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے دودھ اپنے ذائقہ سے جلد اُتر جاتا ہے۔ یا پھٹ جاتا ہے دودھ رکھنے کے لیے نہایت ہی مناسب برتن تانبے کے ہوتے ہیں۔ جو بارہ سے پندرہ انچ تک لمبے۔ سات انچ چوڑے اور ڈیڑھ انچ چوڑے ہوتے ہیں۔ یہ برتن قلعی دار ہونے چاہییں۔ اور استعمال میں لانے سے پیشتر ان کو کوئلے کی سوکھی ہوئی راکھ سے خوب مانجھ لینا چاہیے۔ تاکہ چکناہٹ دور ہو جائے۔ پھر ان کو گرم پانی سے کھنگال کر دھوپ میں رکھ دیا جائے۔ ان برتنوں کو تختوں پر برابر رکھ دیا جائے۔ اور ہر ایک برتن تین چوتھائی دودھ سے بھر دیا جائے۔ دودھ کو علیحدہ کمرہ میں جمایا جائے۔ ایسا کمرہ نہ ہو جس میں دستہ چلتا ہو بلکہ ایسا ہو کہ بند ہو سکے۔ اور ٹھنڈا رہ سکے۔ آدمیوں کے اندر باہر ہونے سے کمرہ کی ہوا بگڑ جاتی ہے اور ملائی اچھی طرح نہیں جمتی۔ موسم گرما میں کمرہ کے دروازے شب کے وقت کھول دیں اور کمرہ کی ہوا کو ٹھنڈا رکھا جائے۔ ملائی کے برتن اُن میں دودھ ڈالنے کے

وقت سے ملائی جمنے کے وقت تک ہلائے اور چھوئے نہ جائیں۔ سرد ہوا میں ملائی عمدہ جمتی ہے۔ اور اس غرض سے بعض اشخاص برتنوں کو نمناک جگہ رکھتے ہیں۔ موسم کا تغیر و تبدل بھی دودھ جمنے پر اثر کرتا ہے (اکثر ابر کے دن ملائی بالکل پتلی اُترتی ہے ہوا کم ہونے کی وجہ سے ہبس کی حالت میں دودھ جلد کھٹیا جاتا ہے۔ پچھوا ہوا چلنے سے ملائی بہت کم ہو جاتی ہے۔ ایک روشن اور صاف ہوا دار اور بے بادل دن اسکے لیے نہایت ہی مناسب ہوتا ہے۔ پچھوا ہوا اور آندھی کو کھڑکیاں اور دروازے بند کر کے روک دیا جائے۔ ملائی اُترا ہوا دودھ جسکو بارہ گھنٹہ سے زیادہ نہ جمایا گیا ہو عمدہ ہوتا ہے اور گھر بار کے خرچ میں بخوبی آسکتا ہے۔ اگر دوبارہ جوش دیکیا جائے تو ملائی اُترا ہوا دودھ زیادہ عرصہ تک عمدہ حالت میں رہ سکتا ہے۔ لیکن اگر دودھ بارہ گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک جمایا گیا ہے تو ملائی اُتارنے کے بعد اسکو کھانے پینے کے کام میں نہ لایا جائے۔ بلکہ بطخوں۔ مرغابیوں۔ مرغیوں۔ کتوں۔ بکریوں وغیرہ کو پلا دیا جائے۔ اگر دودھ پانی ملا ہوا نہ ہو تو ملائی اُترنے پر بھی عمدہ غذائیت رکھتا ہے اور عضلات کو مضبوط کرتا ہے۔ اور چونکہ یہ بغیر ملائی اُترے ہوئے خالص دودھ کی نسبت سستا ہوتا ہے۔ اس لیے روزانہ استعمال کے لیے عام طور پر پسند کیا جاتا ہے

دودھ کا کڑاہنا۔ گرمی اور برسات میں اگر دودھ کو بخوبی نہ کڑاہا جائے تو وہ زیادہ عرصہ تک اچھا نہیں رہتا۔ کڑاہے ہوئے دودھ پر سے بہ نسبت بغیر کڑاہے ہوئے دودھ کے زیادہ ملائی اُترتی ہے۔ اس دودھ کو جس میں سے ملائی نکالنی منظور ہے۔ بہ نسبت اُس دودھ کے جو چاء اور قہوہ میں ڈالا جائے زیادہ دیر تک کڑاہنا چاہیئے ؞

دودھ کی قوتِ متاثرہ۔ دودھ۔ مکھن۔ اور ملائی میں کسی تیز بودار چیز کے پاس ہونے سے بو پیدا ہو جاتی ہے اور دودھ جب کڑاہا جا رہا ہو تو اکثر کسی بدبودار چیز کے پاس آنے سے وہ کھٹیا جاتا ہے۔ اور

بدبودار ہو جاتا ہے - چاندی اور چینی کے برتنوں میں رکھنے اور اسی قسم کے چمچے استعمال میں لانے سے بھی دودھ کھٹیا جاتا ہے - لوہے کے برتن میں دودھ سرخ اور ملائی سیاہ ہو جاتی ہے - مگر ذائقہ کھٹا نہیں ہوتا - تانبے کے برتن بھی اگر ان پر قلعی کی ہوئی نہ ہو دودھ کو کھٹیا دیتے ہیں - پیتل کے برتن میں وہ سبز رنگ کا ہو جاتا ہے - اور اس میں ایک خاص بو پیدا ہو جاتی ہے - ٹین کے برتن میں اگر زیادہ عرصہ تک رکھا جائے تو چائے میں ڈالنے سے وہ نیلے رنگ کا ہو جاتا ہے - مٹی کے کورے برتنوں میں دودھ ملائی اور مکھن رکھنے سے ان میں مٹی کی تیز اور خراب بو پیدا ہو جاتی ہے - چینی کے برتنوں میں گرمی ہوتی ہے - اس لیے وہ دودھ رکھنے کے لیے مناسب نہیں ہیں - البتہ جست - قلعی شدہ تانبے کے برتن - اور لکڑی کے برتن دودھ رکھنے کے لیے نہایت ہی مناسب ہوتے ہیں +

ونیلا دودھ کو عمدہ اور خوشگوار رکھنے میں ایک عجیب اثر رکھتی ہے - اسکے ایسنس کی ایک بوند دودھ کو عمدہ رکھنے میں کافی ہوتی ہے +

دودھ بیماری کو بھی اپنے ساتھ لے آتا ہے - اس لیے بازار سے دودھ خریدا جائے تو اسکو استعمال میں لانے سے پیشتر خوب اُبال لینا چاہیے ورنہ جو بیماری شہر میں پھیلی ہوئی ہوگی وہ اپنا اثر دودھ پینے والوں پر بھی ضرور کریگی +

باب (ج)

مکھن

کڑھا ہوا دودھ اور بغیر کڑھا ہوا دودھ - جب تک حرارت ستر درجہ پر نہ ہو بغیر کڑھے ہوئے دودھ سے مکھن نہ بنایا جائے - بعض کہتے ہیں کہ بغیر کڑھے ہوئے دودھ کا مکھن کڑھے ہوئے دودھ کے مکھن کی نسبت زیادہ اچھے ذائقہ کا ہوتا ہے - مگر اس میں شک نہیں کہ کڑھے

ہوئے دودھ کا مکھن بغیر کڑھے ہوئے دودھ کے مکھن کی نسبت مقدار میں زیادہ نکلتا ہے۔ جسقدر زیادہ دودھ کو کڑھایا جائے اُسیقدر زیادہ بلائی اور زیادہ مکھن پیدا ہوتا ہے۔ اگر تمام دودھ کو مکھن بنانے کے کام میں لانا ہے تو سردی کے موسم میں چھتیس ۳۶ گھنٹے تک اور گرمی کے موسم میں چوبیس ۲۴ گھنٹے تک جمانا چاہیے۔ دہی کی موٹی پپڑی اسکی سطح پہ جم جائیگی اور نیچے بالکل پانی سا پتلا اور خراب دودھ رہ جائیگا۔ پھر یہ دودھ کھانے پینے کے کام کا نہیں رہتا۔ بلکہ جانوروں کے آگے ڈالدینے کے قابل ہوتا ہے۔ اگر مکھن نکالکر بچے ہوئے دودھ کو کھانے پینے کے کام میں لانا ہے تو سردی کے موسم میں بارہ ۱۲ گھنٹے یا زیادہ سے زیادہ سولہ ۱۶ گھنٹے تک اور گرمی کے موسم میں بہ نسبت سردی کے موسم کے ایک دو گھنٹے کم جمایا جائے بہتر یہ ہے کہ دودھ کو بارہ گھنٹے سے زیادہ نہ جمایا جائے کیونکہ اس صورت میں بچا ہوا دودھ کھانے پینے کے کام میں بھی آسکتا ہے اور مکھن بھی کافی نکلتا ہے۔ لیکن اگر دیر تک دودھ کو جمایا جائے تو مکھن تو زیادہ نکل آئیگا مگر بچا ہوا دودھ کھانے پینے کے کام کے لیے اچھا نہ ہوگا۔

دہی جمع کرنا۔ جب دہی جم جائے تو اسکو کسی بڑے برتن میں اُتار لینا چاہیئے۔ اور برابر کسی برتن میں جمع کرتے رہیں۔ حتیٰ کہ دہی کی کافی مقدار جمع ہوجائے جب دو یا تین ۳ دن کا دہی اکٹھا ہوجائے تو اُس سے مکھن بنالیا جائے۔ تازہ دہی کا بنا ہوا مکھن چند ہی گھنٹے میں کھٹیا جاتا ہے۔ لیکن دہی چوبیس ۲۴ سے اڑتالیس ۴۸ گھنٹے تک رکھا جائے تو کیمیائی اثر سے کھٹاس کا جزو چکنائی کے جزو سے علیحدہ ہوجاتا ہے۔ اور مکھن آسانی سے نکل آتا ہے ✣

مکھن بنانے کا قاعدہ۔ مکھن بنانے کا قاعدہ نہایت ہی سہل ہے۔ وہ یوں ادا ہو بلونی میں بنایا جاتا ہے۔ یہ اُن انگریزی دکانوں سے مل سکتی ہے۔ جن پر لوہے کے برتن فروخت ہوتے ہیں۔ اس بلونی کو انگریزی زبان میں ایٹماسفیرک چرن کہتے ہیں ✣ دیسی طریقہ سے مکھن بنانے کا قاعدہ نہایت ہی سادہ ہوتا ہے

اِس طریق سے بہت مکھن نکلتا ہے۔ مگر نقص یہ ہے کہ تمام بچا ہوا دودھ ناکارہ ہوجاتا ہے
کیونکہ وہ بہت کھٹا ہوجاتا ہے۔ اور یہ کھٹا دودھ جسکو چھاچھ یا لسّی کہتے ہیں۔ چاء وغیرہ
کے قابل نہیں رہتا۔ مگر تازہ تازہ پینے کی حالت میں ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔ خاصکر
گرمی کے موسم میں اسکو لوگ بہت شوق سے پیتے ہیں۔ اور اب بعض یورپین بھی اسکا
پینا پسند کرنے لگے ہیں۔ اِس طریقہ سے مکھن بنانے میں اوّل دودھ کو خوب کڑھا لیا
جاتا ہے۔ پھر اسکو ایک بڑے مٹکے میں ڈالکر اس میں ایک چمچہ دہی کا ضامن ڈالدیتے
ہیں۔ پھر اسکو کسی ٹھنڈی جگہ چوبیس ۲۴ گھنٹے تک جمنے کے لیے رکھ دیتے ہیں۔ بعد
جمنے کے سرد پانی اس میں ڈال کر بلو لیتے ہیں۔ اِس طریق سے مکھن بنانے میں
فی سیر آدھ چھٹانک مکھن نکلتا ہے۔ اب ہم دیسی طریقہ دودھ بلونے اور مکھن نکالنے کا بیان
کرتے ہیں۔ اس طریقہ میں دودھ بلونے کے اوزار یہ ہوتے ہیں۔ اوّل ایک لکڑی چار
یا پانچ فٹ اونچی زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔ اور اُس میں ایک ٹکڑا رسّی کا ڈالکر
اسکے دونوں سروں پر گرہ دیتے ہیں۔ رسّی کا یہ ٹکڑا دُہرا ہوکر دو فٹ لمبا ہونا
چاہیے۔ بعض لوگ لکڑی گاڑنے کی جگہ لوہے کا ایک حلقہ دیوار میں گاڑ دیتے
ہیں اور اُس حلقہ میں رسّی کا ٹکڑا باندھتے ہیں۔ رسّی کے دُہرے ٹکڑے کے
درمیان ایک اور لکڑی رہتی ہے جسکو رئی کہتے ہیں۔ یہ اکثر پانچ فٹ لمبی ہوتی
ہے اور اسکے نیچے کے سرے پر لکڑی کا ایک پھول اٹکا رہتا ہے۔ اِس
پھول کی چار شاخیں ہوا کرتی ہیں۔ اور انکی لمبائی اکثر تین ۳ یا چار ۴ انچ کی ہوتی ہے
بعض دفعہ رئی لکڑی کی جگہ بانس کی ہوتی ہے۔ اور اسکے نیچے کا سرا چار ۴
شاخوں میں پھٹا ہوا ہوتا ہے۔ اور ان شاخوں کے درمیان ایک چھوٹی سی ترچھی
لکڑی رہتی ہے۔ رئی کا نیچے کا سرا دودھ کے مٹکے میں ڈالدیا جاتا ہے اور اوپر کا
سرا رسّی کے حلقے کے درمیان رہتا ہے۔ دودھ کے مٹکے پر لکڑی کا ایک گول
سرپوش رکھا جاتا ہے جو ٹھیک اُسکے منھ پر آجاتا ہے۔ سرپوش کے درمیان ایک

سوراخ ہوتا ہے۔ اور رسّی اس سوراخ کے درمیان رہتی ہے۔ دودھ بلونے والا ایک اور رسّی کو رئی پر لپیٹ کر اسکے دونوں سرے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ اور بار بار اُنکو کھینچتا اور رئی کو ہلانا شروع کرتا ہے۔ اکثر بیس منٹ کے عرصہ میں مکھن بنکر دودھ کی سطح پر تیرنے لگتا ہے۔ اسکو دودھ سے علیحدہ جمع کر لیتے ہیں اور اس میں نمک ملاکر رکھتے ہیں۔ مکھن نکلا ہوا دودھ جس سے ہماری مُراد چھاچھ یا لسّی ہے۔ بعض مقامات میں چار پیسے سیر تک فروخت ہو جاتا ہے۔ لوگ اسکو پیتے ہیں۔ یا جانوروں کو پلاتے ہیں۔

ہوادار بلونی۔ انگریزی طریقہ سے نکلا ہوا دودھ کام میں آسکتا ہے۔ مگر مکھن زیادہ نہیں نکلتا۔ دیسی طریق سے بلونے میں فی سیر آدھ چھٹانک سے ڈیڑھ چھٹانک تک مکھن نکل آتا ہے۔ مگر ہوادار بلونی سے آدھ چھٹانک سے پون چھٹانک تک مکھن نکلتا ہے۔ اور اس طریق سے مکھن نکلا ہوا دودھ کام میں آجاتا ہے۔ اگر انگریزی طریقہ پر مکھن بنانا ہوتا ہے تو پہلے دودھ کو بلونی میں ڈالتے ہیں۔ پھر ٹھنڈے پانی کے چند گلاس اُس میں اور ملاتے ہیں۔ ٹھنڈے پانی کا یہ فائدہ ہے کہ وہ دودھ کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ اور چونکہ دودھ سے زیادہ رقیق ہے اس لیے وہ مکھن کو ابھارنے میں دودھ کی نسبت زیادہ مدد دیتا ہے۔ یہ خیال رہے کہ بلونی کا مُنھ خوب بند رکھا جائے۔ اور بلونے والا اسکو اپنے پاؤں سے نہ پکڑے جیساکہ دیسی طریقہ سے دودھ بلونے والے کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ پاؤں کی حرارت پاکر مکھن پگھل جاتا ہے۔ بلونے والا جسقدر آہستہ بلوئیگا۔ اُسی قدر زیادہ اور عمدہ مکھن برآمد ہوگا۔ اس طریقہ پر عمل کرنے سے رفتہ رفتہ بلونی میں مکھن کا ڈلا بندھ جاتا ہے۔ مگر خیال رکھو کہ ڈلا بندھنے سے پہلے مکھن نہ نکالو۔ ورنہ مکھن کے چھوٹے چھوٹے ذرّے جو ابھی دودھ سے علیحدہ یکجا جمع نہیں ہوئے ضائع جائیں گے اور مکھن بہت تھوڑا نکلیگا۔ جب مکھن تیار ہو جائے تو باقی دودھ کو باہر نکال لو اور مکھن

باسی اور ٹھنڈے پانی سے دھوؤ کیونکہ کوئیں اور نل وغیرہ کا تازہ پانی گرم ہوگا اور مکھن کو پگھلا دیگا - جب اس کام سے فراغت پاؤ تو مکھن میں نمک ملا کر اسکی ٹکیاں بنا لو - اس طریق سے بنا ہوا مکھن بہت عرصہ تک ذائقہ دار اور خوشگوار رہتا ہے - مکھن کو تیار ہونے کے بعد چند منٹ تک نہ چھوا جائے - اور نہ اسکو گرم جگہ میں رکھا جائے - اسکے لیے بانس اور لکڑی کے چمچے استعمال کیے جائیں - دودھ ہمیشہ صبح کے وقت سویرے ہی بلویا جائے تو بہتر ہے - کیونکہ جب ہوا کی حرارت ستر درجہ سے اوپر ہو جاتی ہے تو مکھن بنانا مشکل ہوتا ہے - اور گرمی اسکو نرماتی اور پگھلاتی ہے - بلوتے وقت برف کی ڈلیاں بلونی میں چھوڑ دی جائیں تو اور بھی مناسب ہے تا کہ مکھن جما رہے - اسکے علاوہ بلونی کو سرد پانی میں ٹب کے اندر رکھنا چاہیے ؛

صفائی - گرمی کے موسم میں صفائی کا زیادہ تر لحاظ ہونا چاہیے - ذرا سی کثافت سے مکھن خراب ہو جاتا ہے - اس چمچے سے جس سے کہ صبح کے وقت کام لیا گیا ہے - شام کے وقت کام نہ لیا جائے - تمام برتنوں کو صاف اور ستھرا رکھنا چاہیے اور استعمال میں لانے کے وقت تک انکو صاف پانی میں بھگوئے رکھنا چاہیے ؛

مکھن کو عرصہ تک بچائے رکھنے کا قاعدہ - بلونے کے بعد مکھن کو دھو لیا جائے اور نمکین کر لیا جائے - پھر پانی سے بھری ہوئی مٹی کے برتن میں رکھدیا جائے اور برتن سرد جگہ میں رکھا جائے - پانی صبح شام بدل دینا چاہیے - برف کا صندوق مکھن رکھنے کے لیے بہت مناسب اور موزوں ہوتا ہے

میٹھا یا کھٹا دہی - میٹھا دہی مکھن بنانے کے کام کا نہیں ہوتا - کیونکہ اسمیں سے بہ نسبت خفیف ترشی دار دہی کے کم مکھن نکلتا ہے خفیف ترش دہی سے عمدہ اور زیادہ مکھن نکلتا ہے جو دودھ کو ساٹھ یا باسٹھ درجہ کی حرارت والے کمرہ میں رکھنے اور اس سے تیار کیے ہوئے دہی کو اسی حرارت کے کمرہ میں چوبیس ۲۴ گھنٹے تک رکھنے - پھر اسی کمرہ میں اسکو بلونے سے پیدا ہوتا ہے ؛

جب دہی بہت کھٹا یا گرم ہو تو بلونی کے اندر جھاگ مے آتا ہے اور کاربانک ایسڈ گیس جو مکھن کے بننے میں خارج ہوتی ہے۔ کثرت سے پیدا ہوتی ہے اسکا علاج یہ ہے کہ اس میں ٹھنڈا پانی ڈالدیا جائے۔ جھاگ بند ہو جائینگے اور گیس نکل جائیگی۔ پھر مکھن علیحدہ ہو جائیگا۔ یہ جھاگ گرمی کے موسم میں کثرت سے پیدا ہوتے ہیں سردی کے موسم میں بسبب سخت سردی کے دہی کے پتلے پتلے پرت ہو جاتے ہیں جن سے مکھن نہیں نکل سکتا۔ اسکا علاج یہ ہے کہ اس میں گرم پانی ڈالدیا جائے۔ چونکہ دہی بہت ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اس لیے گرم پانی کے ملنے سے مکھن کے چھوٹے چھوٹے دانے علیحدہ ہو جائینگے۔ (امریکا کا کسان)

باب (کد)

گھی

گھی بنانا چند روز کا مکھن جمع کرلو اور اسکو دیگچی میں ڈالکر پگھلنے کے لیے کوئلوں کی دھیمی آنچ پر رکھ دو۔ اول اس میں جھاگ اٹھینگے۔ پھر رفتہ رفتہ بہت سے جھاگ اسکی سطح پر جمع ہو جائینگے اور ان میں چھوٹے چھوٹے غیر شفاف ذرے دکھائی دینگے۔ پھر یہ ذرے دیگچی کے تلے میں بیٹھنے شروع ہونگے اور گول بلبلے اٹھینگے اسوقت چمچے سے آہستہ آہستہ ہلاتے رہو تاکہ سطح پر جمع ہوئے جھاگ نیچے بیٹھ جائیں مگر جو تلے میں ٹکیا سی جم گئی ہے اسکو مت ہلاؤ جو کچھ عرصہ کے بعد تلے ہوئے انڈے کی جھلی کی طرح دکھائی دیگی اور اوپر کی سطح پر گھی صاف و شفاف اور نتھرا ہوا رہ جائیگا اب گھی بالکل تیار ہو گیا۔ اسکو آگ سے اُتار لیا جائے۔ اور کسی بڑے منہ کی خالی بوتل میں آہستگی کے ساتھ ڈال لیا جائے۔ اور جب وہ ٹھنڈا ہو جائے تو بوتل کا منہ کاگ سے مضبوطی کے ساتھ بند کرکے کاگ پر موم لگا دیا جائے ورنہ چیونٹیاں کاگ کو کھا جائینگی۔ جب گھی جم جائیگا تو وہ عمدہ شہد کی مانند دکھائی دیگا۔ اسمیں شک نہیں کہ اگر گھی

احتیاط کے ساتھ بنایا جائے تو وہ برسوں نہیں بگڑتا مگر یہ خیال رہے کہ مکھن کو تیز آنچ پر نہ پگھلایا جائے - ورنہ گھی جل جائیگا اور بدذائقہ ہوجائیگا - گھر کا بنا ہوا گھی کھانے میں لذیذ و خوشگوار ہوتا ہے مگر بازار کا گھی بدذائقہ اور ملاوٹ کا ہوتا ہے - اگر گھی عرصہ تک رکھا رہا ہو اور اس سبب سے بگڑ گیا ہو تو اس میں ایک پیالہ دودھ چمچہ بھر نمک - چند لونگیں اور لیموں کے کچھ پتّے ڈالکر اسکو دوبارہ تالیا جائے - اس عمل سے وہ تازہ بنے ہوئے گھی کی مانند خوشگوار اور صاف ہوجائیگا ❊

باب (کہ)

پنیر اور دہی

پنیر - اسکے بنانے کا طریق آسان ہے - اوّل دودھ کو پھاڑ لیں - پھر اسکو ایک صاف کپڑے میں ڈالکر نچوڑ لیں اور اسکا پانی نکالدیں - پھر کپڑے میں سے نکالکر اسکو ایک رکابی میں رکھ لیں اور اس میں نمک ملا دیں - اب اسکو دوبارہ ایک صاف کپڑے پر پھیلائیں - مگر اس کپڑے کو تہ بہ تہ کرکے دُہرا یا تہرا کر لیں - پھر اس کپڑے کو لکڑی کے دو تختوں کے درمیان رکھکر اس پہ کوئی بھاری چیز رکھدیں تاکہ بچا کھچا پانی بھی نکل جائے - اب وہ کھانے کے قابل ہوجاتا ہے - مگر یاد رہے کہ تازہ پنیر خوش ذائقہ ہوتا ہے - اور زیادہ دن تک رکھنے سے خراب ہوجاتا ہے -

دہی - دہی اس طرح بنایا جاتا ہے کہ دودھ کو دھیمی آنچ پر اسقدر کڑھایا جائے کہ وہ اصلی مقدار سے نصف یا دو تہائی رہجائے - پھر اسکو مٹی کی کھلی منہہ کی رکابی میں اُلٹ لیا جائے - پھر فی سیر نصف پیالی دہی اس میں بطور جامن کے ڈالکر اسکو مکان کے خاموش اور ٹھنڈے حصہ میں رکھ دیا جائے - بارہ گھنٹے کے بعد دہی جم جائیگا - مگر سخت جاڑے کے موسم میں کسی قدر گرمی اسکو ضرور پہنچانی چاہیے ❊

باب (کو)

جوئیں چیچڑیاں۔ مکھیاں

جوئیں۔ مویشیوں کو ہر ایک قسم کے مضر کیڑوں سے بچانا چاہیے۔ خاصکر سردی کے موسم میں جب انکے بال لمبے ہو جاتے ہیں تو اُن میں چھوٹی آسمانی رنگ کی جوئیں پڑجاتی ہیں اور اُن کو سخت تکلیف دیتی ہیں۔ اگر انکو جلدی دور نہ کیا جائے تو مویشی بوجہ سخت کھجلی کے بہت جلد بیمار ہو جاتے ہیں۔ انکا سہل علاج یہ ہے۔ خالص فی نایل کو پانی میں ملاکر اُن کے بدن پر مل دیں۔ یہ جوئیں اتنی چھوٹی ہوتی ہیں کہ بالوں کو بغیر اسکے کہ غور کے ساتھ دیکھا جائے نظر نہیں آتیں۔ جب گائے اپنے بدن کو بار بار کھجاتی ہو تو جوئیں دیکھکر اُن کو نکال دیا کریں ٭

بچھڑوں میں اکثر اس قسم کی جوئیں پڑجاتی ہیں اگر اُن کی احتیاط نہ رکھی جائے تو بچھڑے بیمار ہو جاتے ہیں اور مر جاتے ہیں ٭

کتا چیچڑی۔ کتا چیچڑی گائے کو بڑی تیزی کے ساتھ کاٹتی ہے۔ انکو بڑی احتیاط کے ساتھ گائے بیل کے جسم پر سے چن لیا جائے۔ زیادہ تر یہ چیچڑیاں بالکھ کے اِردگرد۔ بغلوں میں۔ کہنیوں کے نیچے۔ یا اُس جگہ جہاں غریب جانور کھجا نہیں سکتا۔ چھپی رہتی ہیں۔ جب اُن کو غریب جانور کے جسم پر سے چن لیا جائے تو وہ اُن سے خلاصی پاکر سر نیچا کر لیتا ہے۔ اور آرام سے سانس لیتا ہے (چیچڑیاں دور کرنے کے بعد جانور کے بدن پر پانی اور فی نایل بیس اور ایک کی نسبت سے ملاکر مل دیا جائے) ٭

مکھیاں۔ مکھیاں گائے بیل کو سخت تکلیف دیتی ہیں۔ اگر مویشیوں کے بدن پر کھریا ہوتا ہے۔ اور انکو صاف اور ستھرا رکھا جائے اور کبھی کبھی پانی میں تھوڑا سا فی نایل ملاکر اسکو نہلا دیا جائے۔ تو مکھیاں بہت دق

نہیں کرتیں ٭

مچھر - مچھر گائے بیل کو بیمار کر دیتا ہے۔ اسکے لیے گائے گھر کے دروازہ پر ہوا کا رُخ دیکھکر سوکھی ہوئی گھانس اور سوکھا ہوا گوبر ہمیشہ شام کے وقت دھیما دھیما جلانا چاہیے۔ تاکہ گائے گھر میں دھواں پھیل جائے۔ اور مچھر بھاگ جائیں اور آگ پر گندھک کا تھوڑا اسفوف۔ یا عرق بھی ڈالدیا جائے تو بہتر ہے۔

مکھیوں۔ چیچڑیوں۔ جوؤں۔ مچھروں وغیرہ کا یہ بھی علاج ہے کہ سرسوں کا تیل آٹھ چھٹانک۔ اسپرٹس آف ٹرپن ٹائن چار چھٹانک۔ گم کیمفر دو چھٹانک پسی ہوئی گندھک۔ چار چھٹانک۔ فی نایل ایک چھٹانک۔ ان تمام اجزا کو آپس میں ملاکر جانور کے بدن پر مل دیں ٭

باب (کز)

سال کے موسم

ہندوستان میں سال کے تین موسم ہوتے ہیں۔ سردی۔ گرمی۔ برسات ٭

سردی کا موسم - سردی کا موسم ۱۵ اکتوبر سے یکم مارچ تک رہتا ہے۔ اس موسم میں گائے بیل کو گرمی کے موسم کی نسبت زیادہ اور طاقتور چارہ دیا جائے۔ شب کے وقت ان پر کمبل ڈالدیا جائے۔ یا گرم جھول ڈالدی جائے اس موسم میں اُسوقت کے سوا جو بارہ بجے سے دو بجے تک ہوتا ہے تمام دِن مویشی کا جنگل میں رہنا بہتر ہوتا ہے۔ مگر تیز اور سرد ہوا اور بارش کے دن اسکو جنگل میں نہ چھوڑا جائے۔ اور شب کو گرم مکان میں بند کر دیا جائے۔ دودھ دینے والی گائے کو سردی زیادہ محسوس ہوا کرتی ہے۔ اگر اس پر گرم کپڑا نہ ڈالا جائے تو اس کا دودھ کم ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس موسم میں کھیتوں اور چراگاہوں میں گھانس کثرت کے ساتھ ہوتی ہے اس لیے آخر ستمبر سے اوّل مارچ تک خشک گھانس اور بھوسہ اور چری کا

کافی ذخیرہ جمع کرلیا جائے۔ تاکہ یہ ذخیرہ یکم مارچ سے پندرہ جولائی تک جبکہ گھانس اورچری کمیاب ہوتی ہے۔ مویشی کے کھانے کے لیے کافی ہو۔ اکتوبر سے مارچ تک غلہ ارزاں ہوتا ہے۔ اسوقت تمام سال کے خرچ کا غلہ خریدکر رکھ لینا چاہیے۔ فروری میں گیہوں۔ کولائی اور بھوسہ کثرت سے ہوتا ہے۔ اس لیے ان دنوں میں اس قسم کا اناج ضرور خرید لینا چاہیے ؎

گرمی کا موسم۔ گرمی کا موسم یکم مارچ سے شروع ہوکر پندرہ جون۔ یا یکم جولائی تک رہتا ہے۔ اس موسم میں چارہ کی قلت کی وجہ سے سخت تکلیف ہوتی ہے اگر حفظِ ماتقدم نہ کیا جائے تو مویشی بھوکے مرجاتے ہیں۔ دوپہر کی دھوپ مویشیوں کے لیے سخت نقصان دہ ہوتی ہے۔ شب کے وقت ان کو مکان سے باہر باندھنا چاہیے اسلیے کہ اگر گائے گھر کے اندر اُن کو بند کردیا جائے تو دم گھُٹ جانے کی وجہ سے دودھ بھی گھوٹ جائیگا۔ چونکہ سبز گھانس اُس زمانہ میں نہیں ہوتی۔ اس لیے بھوسہ اور خشک گھانس کثرت سے کھلائی جائے۔ درختوں کی سبز پتیاں مویشی کے لیے عمدہ چارہ ہیں پس اس موسم میں بجائے سبز گھانس کے انھیں سے کام لیا جائے ؎

برسات کا موسم۔ پندرہ جون یا یکم جولائی سے پندرہ اکتوبر تک رہتا ہے۔ اس موسم میں سبز گھانس اور ہر قسم کا سبز چارہ کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس موسم میں ہلکی بوچھار۔ یا ترشح سے کوئی نقصان مویشی کو نہیں پہنچتا۔ مگر سخت بارش اور طوفان کے روز انکو جنگل میں نہ چھوڑا جائے۔ اور شب کو جبکہ مویشی بھیگے ہوئے ہوں ان کو گھر کے اندر بند کردیا جائے۔ ملازموں کی ہمیشہ دیکھ بھال کرنی چاہیے ورنہ وہ گائے گھر کو صاف نہ کرینگے۔ بلکہ اسکو گیلا اور میلا کچیلا رہنے دینگے اور اس سے مویشی بیمار ہوجائینگے ہر ایک موسم میں مویشی دن کے وقت باہر جنگل میں چھوڑ دیے جائیں۔ مگر بارش اور سخت سردی کے روز اور دوپہر کی دھوپ میں اُن کو باہر نہ چھوڑا جائے۔ جس زمین میں دلدل ہو اُس میں بھی اُن کو نہ رکھا جائے۔ ہر ایک موسم میں اُن کو وبا سے بچایا جائے۔ اس غرض سے جسقدر روہ رستہ چلنے کی سڑکوں سے اور گاؤں کے مویشیوں سے دور رکھے جائیں

اسی قدر بہتر ہے ٭

باب (ح)

گوبر

گوبر۔ دیسی لوگ گوبر کو ایندھن اور لپائی کے کام میں کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ اور بعض اسکی کھاد بناتے ہیں۔ کھاد کا بنانا بہت ہی عمدہ کام ہے۔ اگر لوگ گوبر کو نہ جلائیں بلکہ اپنے کھیتوں میں اسکی کھاد ڈالیں تو انکے کھیتوں میں زیادہ پیداوار ہوگی۔ اور لکڑی اور کوئلے کو جو صحت کے لیئے ضروری ہیں۔ ایندھن کے واسطے خرید کرنے کے قابل ہو جائینگے چھوٹی ذات کے لوگ جو مویشی پالتے ہیں وہ اپنے مویشیونکے گوبر کی کرسیاں اور اُپلے پاتھ لیتے ہیں۔ اور انکو دھوپ میں سکھا کر جلاتے ہیں اس وجہ سے ان کو کبھی ایندھن کے لیے لکڑی اور کوئلہ خریدنا نہیں پڑتا۔ اور جب وہ انکے خرچ سے زاید ہوتے ہیں تو اور لوگوں کے ہاتھ جو مویشی نہیں پالتے بیچ ڈالتے ہیں ٭

فائدے۔ تازہ گوبر بھی فروخت ہوتا ہے۔ اس سے ایندھن کے لیے کرسیاں پاتھ لیتے ہیں۔ یا کھاد کے لیے خرید لیتے ہیں۔ ایک گائے جسکی اچھی طرح خبرگیری کی جاتی ہو۔ ایک دن میں ایک پیسہ کی قیمت کا گوبر کرتی ہے ٭

کھاد کا غار۔ کھاد کا غار چار فٹ مربع۔ یا مویشیوں کی تعداد کے موافق بڑا ہونا چاہیے اور اس میں صبح شام تمام گوبر اور سانی کا فضلہ ڈالدیا جایا کرے۔ جب غار بھر جائے تو فضلہ کو تر کرنے کی غرض سے اس پر پانی چھڑک دیا کریں اور پھر اُسپر ڈیڑھ فٹ اونچی مٹی چڑھا دی جائے۔ اور چھ ماہ تک غار کو بند رکھا جائے۔ بعد چھ ماہ کے عمدہ کھاد تیار ہو جائیگی۔ کھاد کے غار رہنے کے مکانات سے دور ہوں۔ تالاب اور کوؤں سے دور نہ ہوں۔ بلکہ انکی سطح سطح آب کے لیول سے نیچی ہو۔ اُن کو بڑی

احتیاط کے ساتھ چاروں طرف سے بند کر دیا جائے ورنہ بیماری پھیلنے کا خطرہ ہے۔

باب (ط)

چراگاہ

ہندوستان میں مویشیوں کے لیے چارہ بہم پہنچانے کا مسئلہ گورنمنٹ اور بہت سے زمینداروں کے لیے قابل غور و توجہ ہے۔ لوگ چارہ کی زمین کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے اور اپنے مویشیوں کو بھوکا مار ڈالتے ہیں۔ مویشیوں کو سڑک پر ادھر اُدھر چرنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ یا مکان کے آس پاس کے کھیتوں میں چرنے کے لیے اُن کو باندھ دیتے ہیں۔ اور اُن کے لیے کسی قسم کا خاص چارہ خاص طریق پر مہیا نہیں کیا جاتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مویشیوں کے بدن میں ہڈی اور چمڑے کے سوا اور کوئی چیز باقی نہیں رہتی اور بوجہ کمزوری کے وہ جفاکشی کے کام کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ علاوہ اسکے ہر سال بہت سے مویشی مرتے ہیں۔ اور غریب لوگ کھیتی باڑی کرنے سے معذور ہو جاتے ہیں۔ پھر نہ وہ لگان ادا کر سکتے ہیں اور نہ اپنے بال بچوں کے لیے کافی غلّہ جمع کر سکتے ہیں۔ بدیں وجہ یہ لازمی امر ہے کہ ہر ایک گانؤں میں مویشیوں کے لیے چراگاہیں ہوں۔

ہر ایک گاؤں میں کسان اور زمیندار لوگوں کو کم سے کم ایک بیگھہ فی مویشی کے حساب سے قانوناً چراگاہ کے لیے زمین رکھنی چاہیے۔ ہر ایک مویشی رکھنے والا قانوناً اُسقدر بیگھے زمین کرایہ پر رکھنے پر مجبور کیا جائے جسقدر کہ وہ مویشی رکھتا ہے اور زمیندار کو اس زمین پر بہت تھوڑا کرایہ وصول کرنا چاہیے۔ لیکن جب مویشی رکھنے والا اس زمین میں چارہ کے سوا کوئی اور چیز بوئے۔ یا اسکو مویشی چرانے کے سوا کسی اور کام میں لائے تو اسکو سزا دی جائے۔ ضلع کے مجسٹریٹ کو دورہ کے موقع پر ہر ایک گاؤں میں یا تو بذات خود۔ یا اپنے ماتحتوں کی معرفت چراگاہ کے لائق زمین معین

کرنی چاہیے۔ یورپین اور دیسی اُمرا لوگ اپنے مویشیوں کے لیے چارہ خرید لیتے ہیں اور اُن کو بھوکا نہیں مرنے دیتے۔ مگر گھانس اور سبز چارہ کے خریدنے میں زیادہ خرچ آتا ہے اگر زمین کا ایک قطعہ گھانس کے لیے علیحدہ بچایا جا سکے تو اس میں چارہ کا بو دینا نہایت عقلمندی ہے۔ کیونکہ خریدنے کی نسبت بویا ہوا چارہ ارزاں پڑیگا۔ اور مویشی کو تمام سال سبز چارہ کھانے کو ملیگا ✤

زمین جسقدر رکھ چاہیے - ایک گائے کے لیے سبز چارہ بہم پہنچانے کے لیے ساڑھے تین بیگھہ یا ایک ایکڑ زمین ہونی چاہیے گاؤں کے مویشیوں کو ایک ہی بیگھہ فی راس پیٹ بھرنے کے لیے کافی ہوگی۔ مگر عمدہ نسل کی بڑی گائے کا گذارہ ساڑھے تین بیگھہ سے کم زمین میں نہیں ہو سکتا۔ کارخانہ مویشیان کی ایک گائے کے لیے جہاں چارہ کا خرچ زیادہ ہوتا ہے دو ایکڑ یا سات بیگھہ زمین ہونی چاہیے۔ تاکہ اس زمین سے ہر ایک قسم کا چارہ حسب ضرورت ملسکے۔ بعض کہتے ہیں اُس زمین میں غلہ بویا جاوے اور بعض کہتے ہیں کہ تمام زمین میں گھانس بوئی جاوے تاکہ مویشیوں کو بخوبی سبز گھانس ملے وہ خوب موٹے تازے ہوں۔ ہماری رائے یہ ہے کہ دو بیگھہ زمین گھانس کے لیے چھوڑ دی جائے۔ اور باقی کی زمین پر گیہوں۔ جو۔ کولائی بو دی جائے۔ تاکہ مویشیوں کو تمام سال کافی گھانس۔ دانہ۔ بھوسی۔ اور بھوسہ کھانے کو مل سکے ٭

زمین کی زرخیزی - بعض آدمی برس کے بارہ مہینے چراگاہ میں اپنے مویشی چراتے ہیں۔ یا گھانس کاٹ لیتے ہیں اور کبھی زمین کو تر و تازہ کر دینے کا خیال تک نہیں کرتے۔ اُن کا خیال ہے کہ گھانس کی زمین یعنی چراگاہ کے کسی خاص انتظام و احتیاط کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ان کا خیال بالکل غلط ہے چراگاہ کا بخوبی انتظام اور اسکی بخوبی نگرانی ہونی چاہیے۔ زمین کی زرخیزی برقرار رکھنے کے دو قاعدے ہیں یا تو اُس میں کھاد ڈالی جائے۔ یا زمین کی مٹی کو اُلٹ پلٹ کر دیا جائے باقاعدہ سینچنا بھی زمین کے زرخیز کرنے کا ایک موزوں طریق ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ ہندوستان کے بعض

اضلاع میں بارش کا پانی ضائع ہو جاتا ہے۔ اگر اسکو عقلمندی سے بچایا جائے تو وہ گرمی کے موسم میں چراگاہ کو سینچنے کے لیے بخوبی کام میں آسکتا ہے۔ بعض ضلاع میں پانی کی قلت ہوتی ہے۔ پس سب سے عمدہ اور آسان قاعدہ کھاد ڈالنے کا ہے۔ زمین میں کھاد ڈالنے کا مناسب وقت ماہ مارچ ہے۔ کیونکہ اسوقت چراگاہ میں کچھ اُگا ہوا نہیں ہوتا۔ اور مارچ کی بارش کھاد کو گھانس کی جڑوں میں پہنچا دیتی ہے *

زمین کی تیاری۔ چونکہ جھاڑ جھنکاڑ زمین کی طاقت کو جذب کر لیتے ہیں اسلیے کھاد ڈالنے سے پیشتر اُن کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالنا چاہیے۔ پھر زمین میں ہل چلا کر کھاد ڈالدیں۔ اسکے بعد دوبارہ ہل پھیر دیا جائے۔ اور پتھر روڑے چگ لیے جائیں۔ اور زمین کو صاف کر لیا جائے۔ اول مرتبہ کھاد ڈالنے میں ہل چلانا ضروری ہے۔ پھر ہر پانچ سال کے بعد ہل چلانا چاہیے۔ گائے گھر کی کھاد عمدہ ہوتی ہے *

پانی نکال ڈالنا۔ چراگاہ میں سے بارش کا اکٹھا ہوا پانی نکال دینا چاہیے اگر نالیوں میں نقص آجائے تو اُن کو درست کرنا چاہیے۔ ورنہ پانی نکلنے کی حالت میں گھانس نہیں بڑھیگی اور پژمردہ ہو کر مر جائیگی *

دوب۔ دوب بہت اچھی طرح اُگتی ہے۔ اگر چراگاہ میں خراب اور ناقص قسم کی گھانس ہو تو ہل چلا کر کھاد ڈالدینی چاہیے۔ اور دوب بو دی جائے چونکہ دوب ایک نرم اور خوش گوار گھانس ہے۔ اسلیے گائے بیل۔ بھیڑ۔ بکری۔ اُسکو چاہ کر کھاتی ہے۔ اول تو اسکے بیج باغات سے مل سکتے ہیں۔ اگر نہ ملیں تو دوب کو جڑ سے اُکھاڑ کر اسکے ٹکڑے ایک ایک انچ لمبے کر لیے جائیں اور اُن ٹکڑوں کو زمین میں بچھا کر پٹیلا پھیر دو۔ گنی گھانس بھی مویشی کے لیے عمدہ ہوتی ہے لوسرن گھانس ہندوستانی گایوں کے لیے مضر ہوتی ہے۔ کیونکہ خون میں گرمی پیدا کرتی ہے۔ دودھ کو خشک کر دیتی ہے حاملہ گائے اگر اسکو کھائے تو وہ وقت مقررہ سے

پیشتر بچہ دیدیتی ہے۔ مگر وہ سانڈوں اور بیلوں اور گھوڑوں کے حق میں مفید ہوتی ہے اگر چھوٹی عمر میں بیاہنا منظور ہو تو یہ گھانس بچھیا کو بھی دی جائے۔ مگر خلاف قدرت جلدی گرابھا نہیں ہوتا۔ کیونکہ چھوٹی عمر کی گائے کا بچہ کمزور ہوتا ہے۔ اور گائے خود کمزور ہو جاتی ہے *

سبز چارہ۔ گیہوں۔ جو۔ کولائی۔ چری۔ مکئی۔ جوار کے سبز پودے مویشی کے لیے عمدہ چارہ ہوتے ہیں اور انکے کھانے سے گائے کا دودھ زیادہ ہوتا ہے *

باب (ل)

دودھ دہی کا کارخانہ

اکثر سنا گیا ہے کہ ہندوستان میں دودھ اور مکھن کا کام کر کے روزی حاصل کرنی مشکل اور نا ممکن ہے۔ اور اکثر ایسے آدمی بھی معلوم ہوئے ہیں جو اس کام میں اپنا زر کثیر خرچ کر چکے ہیں اور ان کو کچھ فائدہ نہیں ہوا بلکہ انکا روپیہ برباد ہو گیا۔ تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ ان کا معاملہ اس وجہ سے بگڑا کہ ان کو اس کام کا بالکل تجربہ نہ تھا۔ بہت لوگ مکھن کے کام کو ایک آسان کام سمجھتے ہیں کہ چند گائیں خرید کر گوالیوں کو ملازم رکھ لیا جائے اور دودھ فروخت کر دیا جائے۔ اِس خیال کے آدمی گایوں کی اصلیت سے واقف نہیں ہوتے۔ اور وہ گوالیوں کی معرفت ان کو خریدنی پڑتی ہیں اور چارہ وغیرہ سے واقفیت نہ ہونے کے سبب سے وہ ملازموں کے ہاتھ میں تمام اختیار دیدیتے ہیں۔ اور ملازم جو چاہتے ہیں مویشیوں کو کھلاتے ہیں۔ وہ اس امر سے بھی واقف نہیں ہوتے کہ گایوں کی ٹہل کیسی ہونی چاہیے۔ پس گایوں کی ٹہل بخوبی نہیں ہو سکتی اسکے علاوہ دودھ اور مکھن بنانے کی نسبت وہ کچھ نہیں جانتے۔ اِسلیے دودھ اور مکھن بنانے کا انتظام ملازموں کی سپردگی میں کر دیا جاتا ہے۔ اور ملازم مکھن اور دودھ میں

بہت سی ناقص چیزیں ملا دیتے ہیں۔ ایسے لوگ بہت زور شور سے اُٹھتے ہیں۔ اور اپنے بہت سے دوستوں اور ہمسایوں کو کام میں شریک ہونے کے لیے ترغیب دیتے ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہ اپنے وعدہ کو پورا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جو دودھ مکھن وہ بہم پہنچاتے ہیں وہ خراب اور ناقص ہوتا ہے۔ پس کوئی خریدار اُنکے پاس نہیں آتا۔ اِسی وجہ سے ملازموں کی تنخواہ اور چارہ دانہ کا خرچ دودھ اور مکھن کی بکری سے زاید ہو جاتا ہے۔ اور غریب کارخاندار کا دیوالہ نکل جاتا ہے۔ اگر بفرض محال دیوالہ نہ نِکلا تو اسکو قرض تو ضرور لینا پڑتا ہے۔ مگر چھ ماہ۔ یا ایک سال کے بعد کام بالکل بند ہو جاتا ہے۔ تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی اس امر کو سمجھ سکتا ہے کہ ایسی صفات کے لوگ دودھ دہی کے کام سے کیونکر فائدہ اُٹھا سکتے ہیں +

دودھ اور مکھن کے کام میں چند امور ضروری ہیں

جنکے بغیر اس کام میں فائدہ اٹھانا بالکل ناممکن ہے، (اول)، کارخاندار اس کام کا علمی تجربہ رکھتا ہو یعنی اپنا کام چلانے سے پیشتر وہ کسی باقاعدہ دودھ مکھن کے کارخانہ میں ڈیڑھ سال تک شاگردی کر چکا ہو۔ (دوسرے) وہ تن دہی کرنے والا ہو یعنی کام کا بہت سا حصہ بذات خود نمٹاتا ہو اور یہ جانتا ہو کہ کیا اور کس وقت اور کس طور پر کرنا چاہیے۔ وہ بذات خود ہر ایک کام کو کرنے کا حکم دے اور ہر ایک کام کا بذات خود اہتمام کرے۔ اور ملازم اسکے حکم کے فرمانبردار ہوں۔ (تیسرے) اسکو دیانتدار و ایماندار ہونا چاہیے۔ اور جو بات کہ وہ خود نہ کرتا ہو اپنے نوکروں کو بھی نکرنے دے۔ وہ دودھ دہی خریدنے والوں کی نظروں میں اپنا اعتبار جو کہ وہ اُس پر رکھتے ہیں جمانے کی کوشش کرے۔ (چوتھے) وہ اس قابل ہو کہ دودھ اور مکھن کی مانگ کو جو دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ پورا کر سکے۔ اگر تھوڑی دیر کے لیے بھی وہ اس قابل نہ ہوا یعنی خریداروں کی احتیاج کو پورا نہ کر سکا تو وہ گاہک جنکی احتیاج کو اسنے پورا نہیں کیا دوسری جگہ خریدنا شروع کر دینگے اور وہ ہمیشہ کے لیے ایسے گاہک ہاتھ سے کھو بیٹھے گا۔ اور یہ بہتان

کیا گیا ہے کہ وہ دودھ اور مکھن کے کام کے لیے چار چیزیں ضروری ہیں۔ تجربہ۔ تندہی۔ ایمانداری۔ اور سرمایہ۔ اگر یہ چاروں باتیں نہ ہوں تو یہ کام کچھ عرصہ تک بھی نہیں چل سکتا ÷

دودھ مکھن کے کام کے لیے ہندوستان نہایت ہی عمدہ ملک ہے کیونکہ یہاں زمین اور چارہ ارزاں ملتا ہے اور محنت کم کرنی پڑتی ہے اور مویشی بھی ارزاں ہوتے ہیں۔ اور ہندوستانی گائے کا دودھ امریکہ اور انگلینڈ کے دودھ کی طرح عمدہ ہوتا ہے۔ ہندوستان کی بعض گائیں جرسی جیسا دودھ دیتی ہیں۔ نیز ہندوستان میں بہ نسبت امریکہ اور انگلستان کے دودھ۔ دہی۔ اور مکھن کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ ہم ذیل میں ہندوستان انگلستان اور امریکہ کا مقابلہ کرتے ہیں۔ انگلستان میں دو سے چار گیلن یا پچیس سے چالیس پونڈ دودھ ایک پونڈ مکھن بنانے میں خرچ آتا ہے۔ برخلاف اسکے ہندوستان میں ایک پونڈ مکھن بنانے کے لیے بارہ سے چوبیس پونڈ دودھ خرچ ہوتا ہے (گیلن پانچ سیر اور پونڈ آدھ سیر کا ہوتا ہے) انگلستان میں عمدہ مکھن کی قیمت ایک شلنگ سے ایک شلنگ دو پنس تک ہوتی ہے۔ امریکہ میں اس قسم کا مکھن بارہ سے بیس سینٹ فی پونڈ تک بکتا ہے ÷ اور ملک ہندوستان میں اس قسم کے ایک پونڈ مکھن کی قیمت ایک روپیہ سے سوا روپیہ تک ہوتی ہے۔ انگلستان میں دودھ کی قیمت فی گیلن آٹھ پنس سے ایک شلنگ تک ہوتی ہے۔ امریکہ میں فی گیلن بارہ سے بیس سینٹ تک قیمت ہوتی ہے۔ ہندوستان میں خالص دودھ کی قیمت فی گیلن تیرہ آنے سے ایک روپیہ تک ہوتی ہے ÷ ہندوستان میں بہ نسبت انگلستان اور امریکہ کے دودھ دہی پیدا کرنے میں زیادہ لاگت نہیں آتی ہے اور بیچنے میں زیادہ قیمت اٹھتی ہے۔ پس ہندوستان میں دودھ دہی کا کام پوری کامیابی کے ساتھ چل سکتا ہے ÷

تجربہ ہم ہر شخص کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ دودھ دہی کا کام چلانے سے پیشتر پہلے ایک سال تک کسی اول درجہ کے دودھ دہی کے کارخانہ میں خواہ وہ

ہندوستان میں ہو یا انگلستان میں اور خواہ وہ کارخانہ سرکاری ہو یا عام لوگوں کا ہو کام سیکھے۔ چھوٹا کام کتابوں کے مطالعہ کرنے اور ہر روز کے تجربہ سے چل سکتا ہے مگر بڑا کام چلانے کے لیے عملی تجربہ کی بہت ضرورت ہے ٭

سرمایہ۔ دودھ دہی کا کام چلانے میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ملازموں کی تنخواہ اچھی ہو تاکہ وہ اہل وعیال کو بخوبی پال سکیں۔ اگر پچاس سے سو تک گائیں پالی جائیں تو مویشیوں کا۔ زمین کا۔ مکان کا۔ برتنوں کا۔ اور دیگر سامان وغیرہ کا خرچ چالیس پچاس ہزار روپیہ ہونا چاہیے۔ ایک چھوٹے سے گلہ کا خرچ جسمیں تیس گائیں ہوں۔ دس ہزار سے پندرہ ہزار روپیہ تک ہوتا ہے۔ اگر مکان اور زمین بجائے خریدنے کے کرایہ پر لیے جائیں تو کسیقدر خرچ کم ہو جاتا ہے۔ مگر کرایہ زیادہ ہونے کی حالت میں نقصان رہتا ہے۔ یا منافع کا بڑا حصہ کرایہ میں خرچ ہو جاتا ہے ٭

کارخانہ کی جگہ۔ کارخانہ ریلوے اسٹیشن کے نزدیک شہر یا قصبہ کی نواح میں ہونا چاہیے۔ مکھن اور دودھ گاہکوں کو اوقات مقررہ پر دیا جائے۔ معمولی وقت صبح کو پانچ سے چھ بجے تک اور شام کو چار سے پانچ بجے تک ہونا چاہیے۔ جب تک کہ کارخانہ ایسی جگہ پر واقع نہ ہو کہ کام آسانی اور کم خرچ سے چل سکے۔ اس کام کا کامیابی کے ساتھ چلنا ناممکن ہوتا ہے۔ کارخانہ چوطرفہ زمین سے اونچائی پر ہو۔ تاکہ اس کا فضول پانی بخوبی نکل جائے۔ زمین خشک رہنی چاہیے۔ نیز سخت بارش کے دنوں میں اس میں پانی نہ کھڑا رہے۔ کارخانہ سے متصل یا اس سے تھوڑے فاصلہ پر زمین کا ایک بڑا قطعہ ہو۔ جہاں گیابھن گائیں بچھڑے۔ اور دودھ دینے والی گائیں چرنے کے لیے چھوڑ دی جائیں۔ چراگاہ کی زمین بحساب دو ایکڑ یا سات بیگھہ فی راس ہوتی چاہیے۔ اگر چراگاہ کی زمین کارخانہ کے متصل مل جائے تو دودھ دینے والی گایوں اور بچھڑوں کی ورزش کے لیے کافی زمین چھوڑ کر چراگاہ ذرا آگے بڑھ کر بنانی چاہیے۔ چراگاہ کی زمین مختلف قطعوں پر

تقسیم کی جائے۔ مثلاً ایک تہائی زمین مویشیوں کے چرنے اور مشقت کرنے کے لیے چھوڑ دی جائے۔ باقی دو تہائی میں گیہوں۔ کولائی۔ جو مویشیوں کی سانی کے لیے بو دیے جائیں اور اس میں اس غرض سے کہ مویشیوں کو سایہ میں کھڑی ہونے جگہ مل سکے۔ بڑے گھن دار درخت بھی ہوں۔

کس قسم کے مویشی چاہئیں — دودھ اور مکھن کے کام کا منافع خاصکر گلّہ کی گایوں پر منحصر ہوتا ہے۔ کم دودھ دینے والی گائیں زیادہ کھایا کرتی ہیں۔ پس بہتر یہ ہے کہ زیادہ دودھ دینے والی گائیں خریدی جائیں۔ ایسی گایوں کو جو دس ماہ کے عرصہ میں چھتیس سو (۳۶۰۰) پونڈ سے کم دودھ اور ایک سو اسی (۱۸۰) پونڈ سے کم مکھن دیں ہرگز گلّہ میں نہ رکھنا چاہیے۔ ایک روز میں دس سیر دودھ اور سوا پونڈ مکھن دینے والی گائے عمدہ ہوتی ہے بعض گائیں ایک دن میں بارہ سے پندرہ سیر تک دودھ دیتی ہیں۔ اور اس دودھ سے ڈیڑھ پونڈ سے دو پونڈ تک مکھن نکلتا ہے۔ بعض گائیں دس یا بارہ مہینے تک اور بعض چھ یا آٹھ مہینے تک دودھ دیتی ہیں۔ ہر حالت میں اُس گائی کا رکھنا فائدہ مند ہوتا ہے۔ جو زیادہ عرصہ تک عمدہ دودھ دے۔ ایسی گائے کا تھوڑے داموں میں خرید لینا جو صرف چھ یا آٹھ ماہ تک دودھ دیتی ہو۔ اور بہت تھوڑا دودھ دیتی ہو سراسر بے عقلی ہے۔ چونکہ دودھ دہی اور مکھن کے کام میں کامیابی اور ناکامیابی کا ہونا زیادہ تر مویشیوں پر منحصر ہے۔ پس مویشیوں کے خریدنے میں بڑی احتیاط چاہیئے ہر ایک نسل میں عمدہ اور زیادہ دودھ دینے والی گائیں ہوتی ہیں۔ اصلی نیلوری ناگوری۔ گوگیری۔ گجراتی۔ سندھی۔ یا انگریزی نسل کی گائیں اور سانڈ کے ملنے سے دوغلی پیدا ہوئی گائیں بھی بہت اچھا دودھ دیتی ہیں۔ مگر عمدہ نسل اور معمولی قسم کے مویشیوں کے آپس میں ملنے اور انگریزی سانڈ اور ہندوستانی گائے کے آپس میں ملنے سے پیدا ہوئی دوغلی گائے اچھا دودھ نہیں دیتی۔

دودھ سے بھاگی ہوئی گائیں - اگر عمدہ نسل کی گائیں دودھ دینا بند کردیں تو ڈنگار کھ لینا بہ نسبت قصائی کے ہاتھ ان کو بیچ دینے کے بہتر ہوتا ہے - اگر گایوں کی مناسب احتیاط اور خبرگیری کی گئی ہے - تو وہ بیاھنے کے بعد تین یا چار مہینے تک دودھ دیتی ہیں - پھر سانڈ سے مِل جاتی ہیں - سانڈ سے مِل جانے کے بعد چھ مہینے تک دودھ دیتی ہیں - اسکے بعد بیاھنے سے پیشتر تین یا چار مہینے تک دودھ نہیں دیتیں ❊

گلّہ بڑھانے کے لیے نسل کشی کرنا - گھر کی گائے سے نسل کشی کر کے گائیں حاصل کرنے میں بہ نسبت خریدنے کے زیادہ فائدہ ہوتا ہے - اگر گلّہ کی بخوبی خبرگیری کی جائے اور بڑی چراگاہ ہو تو نسل کشی میں بہت کم خرچ آتا ہے (دیکھو باب - نسل کشی) ❊

سانڈ - ہر ایک گلّہ میں حصار یا نیلور نسل کے دو عمدہ سانڈ ہونے چاہئیں جو گایوں کے آلنگ پر آنے کے وقت کام میں لائے جائیں - اگر سانڈ گلّہ میں نہ ہونے کی وجہ سے گائے کو ٹھیک آلنگ پر آنے کے وقت سانڈ سے نہ ملایا گیا تو گائے ہمیشہ کے لیے خراب ہو جاتی ہے ❊

ضروری امور - سانی اور چارہ کھلانے - ورزش اور صفائی کی ضرورت - گایوں - اور بچھڑوں کے ساتھ مہربانی کے ساتھ پیش آنے کے باب میں ابواب گذشتہ میں بہت کچھ لکھا جاچکا ہے - ان سب ہدایتوں کا بخوبی لحاظ رکھنا چاہیے ❊

بھینس - ہندوستان میں لوگ دودھ کی غرض سے بھینس زیادہ پالتے ہیں - عمدہ نسل کی بھینس زیادہ اور اچھا دودھ دیتی ہے - بعض پانچ گیلن سے آٹھ گیلن یعنی پچاس سے اسّی پونڈ تک دودھ دیتی ہیں - اور عموماً بھینس کے دودھ میں سے بحساب فی بارہ پونڈ دودھ کے ایک پونڈ مکھن نکلتا ہے - مگر بھینس کھاتی بہت زیادہ ہے اور اسکی خوراک گائے کی نسبت سہ چند ہے - اور گائے کی نسبت وہ زیادہ

نازک مزاج ہوتی ہے - اور بہت جلد بیمار ہو جاتی ہے - کٹڑا بہ نسبت بچھڑے کے مشکل
سے پالا جاتا ہے (ہماری رائے میں بھینس کا دودھ اچھا نہیں ہوتا - کیونکہ وہ گرم ہوتا ہے
اگر اسکے دودھ پر سے ملائی نہ اُتاری جائے - اور زیادہ پانی نہ ملایا جائے تو وہ دیر سے
ہضم ہوتا ہے - اگرچہ پہاڑی مقامات اور سرد آب و ہوا میں اس سے زیادہ نقصان
نہیں پہنچتا - مگر میدانی مقامات پر وہ بالکل زبوں ہوتا ہے - پس والدین کو لازم ہے کہ
وہ بھینس کا دودھ اپنے بچوں کو ہرگز نہ پلائیں - اگر بچوں کو پلا دیا گیا تو وہ درد جگر اور
دیگر صفراوی بیماریوں یا اُن بیماریوں میں جو گرم خون کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں - مبتلا
ہو جائینگے - مسٹر ایچ - اے - ہوبین اپنی رپورٹ میں جو انھوں نے سنہ ۱۸۹۰ء میں
ہندوستان کے دودھ دہی کے کارخانوں کی نسبت گورنمنٹ کو کی ہے اس بیان کی
تائید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھینس کا دودھ بچے اور مریض شخص کے جگر پر برا اثر پیدا کرتا
ہے - کیونکہ انھوں نے یہ معلوم کیا تھا کہ بمبئی کے اسکاٹش یتیم خانہ میں بھینس کا دودھ
استعمال کیا گیا تھا اور اسکے سبب سے بہت بچے بیمار ہو گئے تھے - بعض بے ایمان
گھوسی اور دودھ بیچنے والے حلوائی گائے کا دودھ بیان کر کے بھینس کا دودھ
بیچتے ہیں اور اکثر گائے اور بھینس کے دودھ کو آپس میں ملا کر بیچتے ہیں - تجربہ کار گھوڑوں
کی نسل کشی کرنے والے بھی گھوڑوں کو بھینس کا دودھ نہیں دیتے - وہ کہتے ہیں کہ
وہ گھوڑے جو بھینس کے دودھ سے پالے جاتے ہیں اُن گھوڑوں کی نسبت جو
گائے کے دودھ سے پالے جاتے ہیں جلد تھک جاتے ہیں - اور زیادہ گرمی
مانتے ہیں - بھینس کا دودھ گائے کے دودھ کی نسبت ذائقہ میں اچھا نہیں ہوتا
مگر بھینس کے دودھ کا مکھن گائے کے دودھ کے مکھن کی نسبت زیادہ سفید ہوتا ہے
تاہم ذائقہ میں گائے کے مکھن کی طرح خوشگوار نہیں ہوتا - البتہ اسکے دودھ کا گھی
اچھا ہوتا ہے - اور اسکے خالص اور عمدہ دودھ کے مکھن سے بنایا ہوا گھی نہایت ہی
عمدہ ہوتا ہے مگر اکثر نالائق لوگ اسکے گھی میں تیل وغیرہ خراب چیزیں ملا دیتے ہیں جو صحت

کے لیے سخت مضر ہوتی ہیں۔ اس لیے بعض عالی دماغ امیر اسکے گھی کو ناپسند کرتے
اور وہ اسکی بو کو پہچان جاتے ہیں۔ اسکا گھی گائے کے گھی کے مقابلہ میں ارزاں
بھی ہوتا ہے۔ پس مکھن اور دودھ کے کارخانہ والے کو گائے کے دودھ کا گھی بناکر فروخت
نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ سوا پونڈ یا ڈیڑھ پونڈ مکھن میں سے ایک پونڈ گھی نکلتا ہے اور گھی
روپیہ کا تین یا چار پونڈ فروخت ہوتا ہے۔ ان تمام امور پر لحاظ کرکے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ
دودھ مکھن کے کام والے کو بھینس نہ خریدنی چاہیے۔ بلکہ اسکو صرف گایوں سے اپنا
کام چلانا چاہیے ؛

کچھ مشکلات۔ دودھ دہی کے کارخانہ والے کو یہ خیال نہ ہونا چاہیے۔ کہ تمام
کام اسکے آگے آسان ہیں۔ فرض کیا کہ وہ مناسب احتیاط اور
خبرگیری سے مویشیوں کو بیمار نہ ہونے دیگا۔ وہ اچھی طرح چھانٹ کر گائیں خریدنے
اور انکا عمدہ انتظام کرنے کی وجہ سے اپنے مویشیوں سے فائدہ اٹھا سکیگا۔ مگر بڑے
دشمن ملازم ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ جھوٹ بولینگے۔ چرائینگے۔ مویشیوں کی خبرگیری نکرینگے
کام سے بچنے کی کوشش کرینگے۔ اپنے فرض منصبی کو پورا نہ کرینگے۔ اور ہر طرح سے
تکلیف کو بڑھاتے رہینگے۔ پس کارخانہ دار کو ان کی بخوبی نگرانی کرنی چاہیے اور جب وہ کام
کریں انکے سر پر کھڑا رہے۔ ورنہ وہ بڑا دھوکا دینگے جس سے شدید نقصان پہنچیگا۔
کھلی۔ غلہ۔ بھوسہ۔ چری کا دینے والا اپنے فائدہ کی غرض سے اشیاء مذکورہ بالا
کے زیادہ خرچ میں آنے کے لیے ملازموں کو کمیشن دیگا۔ پس خرچ زیادہ ہوگا۔ جب
چارہ زیادہ خریدا گیا تو ملازموں کا فائدہ ہوگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ زیادہ خرچ
کرینگے۔ اور اگر وہ اسقدر خرچ نکر سکے تو کھلی۔ غلہ۔ چری اور بھوسہ وغیرہ چرائینگے ؛
چمار بھی اپنے فائدہ کی غرض سے ملازموں کو کمیشن دینگے تاکہ ان کو مویشیوں کی
کھالیں زیادہ دستیاب ہوں۔ اس حالت میں مالک حیران ہوگا کہ اسکے مویشی زیادہ
کیوں مرتے ہیں وہ اس بات سے بے خبر ہوگا کہ اسکے ملازم گائے اور بچھڑوں کو

زہر دیتے ہیں۔ دودھ بیچنے والے بھی کارخانہ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرینگے وہ اپنا مطلب نکالنے کے لیے کارخانہ کے ملازموں کو رشوت دینگے جسکی وجہ سے وہ دودھ اور مکھن میں بہت کچھ غبن کرینگے۔ اور مالک یہ نتیجہ نکال لیگا کہ اسکی گائیں اسقدر دودھ اور مکھن نہیں دیتیں جسقدر کہ انکو دینا چاہیے۔ سب سے بڑی آفت خریداروں کے ملازم ہوتے ہیں۔ وہ دستوری اور رشوت طلب کرتے ہیں۔ اگر نہ دی جائے تو خفیہ طور پر دودھ میں کچھ ناقص چیز ملا دیتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر گاہکوں کی شکایتیں کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ اور اکثر گاہک دودھ خریدنا چھوڑ دیتے ہیں۔ کیونکہ اکثر لوگ ایسے بیوقوف اور جاہل ہوتے ہیں۔ جو اپنے ملازموں کے کہنے میں ہوتے ہیں۔ اور جو کچھ انکے بدمعاش ملازم ان سے کہیں۔ اس پر یقین کر لیتے ہیں۔ یہ ہیں وہ دقتیں اور مشکلیں جو دودھ دہی کے کارخانہ والوں کو پیش آتی ہیں۔ اگر کوئی کارخاندار ان دقتوں اور مشکلوں پر غالب آجاتا ہے تو اسکو اس کام میں یقینی اور پوری کامیابی ہوتی ہے ٭

تمّت